ہلکی ہلکی ملاقاتیں

By Tania Tahir

وہ چاروں ٹیبل پر بیٹھے کھانے کے منتظر تھے نائمہ ان سب کے لیے کھانا گرم کر رہی تھی جبکہ وہ چاروں ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے۔

چاروں ہی سنجیدگی سے بیٹھے تھے جبکہ یہ حیران کن ہی بات تھی جب وہ چاروں اکٹھے ہوتے تو کبھی سنجیدگی سے آج تک بیٹھے ہی نہ تھے۔۔

کھانا نائمہ نے ان چاروں کے آگے رکھا اور ایک نظر دیکھا۔

اسنے سوچ لیا تھا سدھر گئے اسکے گھر کے لڑکے سنجیدگی سے انھوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا اج تو موبائل کو بھی نہیں چھیڑا اپنے بیٹے زاویر کو پیار کر کے وہ اندر چلی گئی اُن چاروں نے کن انکھیوں سے نائمہ کو کمرے میں جاتے دیکھا اور ابھی وہ بولتے کے نائمہ پھر پلٹی

" اچھا بچوں کچھ چیز چاہیے ہو تو مجھے بتا دیجیے گا آپ لوگ میں جاگ رہی ہوں

"نہیں رہنے دیں چچی جان آپ نے اتنا کر دیا بہت خوشی ہوئی

نائمہ مسکراتی ہوئی پلٹی

۔۔ اتنی تمیز تہذیب میرے بیٹے میں کہاں سے اگئ

وہ حیرانگی سے پلٹ کر اس تک اگئ جبکہ زاویر نے کھینچ کر لات ماری تھی نیچے سے

شازین کو جس پر وہ تلملا کر کچھ اسکے منہ پر مار کر منہ توڑ دیتا نائمہ کی وجہ سے خاموش

۔ رہا تھا

رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور ہم سب نے ایک اچھا مسلمان بننے کا سوچ لیا ہے"

۔۔۔ سب سے چھوٹا ماہر بولا

۔ اچھا" وہ اپنی ہنسی انکے سنجیدہ چہرے دیکھ کر روکنے لگی

چچی یہ لوگ فضول بول رہے ہیں کچھ چاہیے ہوا تو آپ کو ضرور بلا لیں گے" بالاج

۔۔۔۔ نے کہا تو نائمہ سر ہلا گئ

" معلوم نہیں کیوں کچھ گڑبڑ محسوس ہو رہی ہے

ارے نہیں ماں کیا ہو گیا ہے کھانا کھا کر اپنے کمروں میں جا رہے ہیں" زاویر نے

۔ جلدی سے ماں کے شانوں پر ہاتھ رکھا اور اسے اسکے کمرے کی جانب لے گیا

"زاویر کوئی شرارت مت کرنا تمھیں پتہ ہے پھر بابا جان خفا ہوتے ہیں

" مام میری شکل لگ رہی ہے کہ میں ہنستا بھی ہوں

وہ بولا اور سنجیدگی سے اسے دیکھا یہ ہی مسلہ ہے کہ کیا کرنا چاہ رہے ہو تم لوگ اچھا

" تم لوگوں نے تراویح پڑھ لی

۔ جی پوری بیس" ماہر ایکدم بولا جبکہ بالاج کے منہ سے بے آواز استغفر اللہ نکلا تھا

عشاء بمشکل پڑھی تھی ان تینوں نے تراویح شروع ہوتے ہی نکل کے اگئے تھے

" چلیں اچھی بات ہے کھانا کھا کر سو جایئے گا

جی بہتر چچی" شازین بولا تو نائمہ پھر رک جاتی کہ زاویر نے اندر اسے بھیجا اور خود

مڑا اور شازین کی جانب اپنی ہتھیلی کر کے پانچ انگلیاں واضح دیکھا دی جسے تمغہ

۔ بہادری سمجھ کر اسنے سر جھکا کر قبول کیا

تو کون سی تراویح پڑھ کر آیا ہے" زاویر نے ماہر کی جانب دیکھا

" کہہ دینے سے بھی ثواب ملتا ہے

اسے جھوٹ کہتے ہیں بیٹے" بالاج نے بلا خر سیگریٹ کی ڈبی نکالی اور لبوں میں دبالی

زاویر اور بالاج کو بہت شدید سموکینگ کی عادت تھی۔۔۔جبکہ شازین اور ماہر

۔۔ اپنے تاش کے پتے نکال چکے تھے

زاویر نے اسکی سیگریٹ سے سیگریٹ جلائی تھی گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ کرتے

کا اوپری بٹن کھول گیا اسکا چوڑا سینہ واضح دیکھائی دے رہا تھا جبکہ بالاج بھی بلیک

کرتا شلوار میں کہنیوں تک بازو فولڈ کیے اپنی براون آنکھوں سے تاش کے پتوں کو

دیکھ رہا تھ۔۔اسکے بالوں سمیت بریڈ بھی براون تھیں اور تقریبا وہ باہر کا لگتا تھا

۔۔۔جیسے کسی اور ملک کا ہو جبکہ زاویر کے گھنے کالے بال۔۔اور آنکھوں کی چمک

۔۔۔اور کسرت کر کے بنایا ہوا وجود۔۔اسپر کبھی سرد اور کبھی غصیلہ مزاج۔۔اسے

۔ پورے گھر میں مختلف رکھتا تھا تقریبا ضدی اور موڈی طبعیت کا مالک تھا

اور شازین بے حد شرارتی اور ٹک کر کہیں چین نہ لینے والا تھا۔۔جبکہ اپنی منگیتر کی

ناک میں دم دے کر رکھنا اسکا فیورٹ

کام تھا۔۔۔اور ایک طرف ماہر تھا۔۔۔جسے لے کر سب شک میں ہی تھے کہ وہ آیا

۔۔۔ کہاں سے ہے

۔۔ اسکا مزاج بھی شازین جیسا ہی تھا

اور اسپر وہ سب کا لاڈلا الگ تھا خاص کر ان تینوں کا اسکی کوئی بات وہ تینوں رد نہیں کرتے تھے۔۔ جبکہ ان چاروں کی وجہ سے ہی سب اسے بہت بگڑا ہوا کہتے تھے کہ وہ پیسے کو کسی صورت اہمیت نہیں دیتا تھا۔۔ جبکہ بالاج اور زاویر اسے جتنا وہ چاہتا

۔۔۔ اسے اتنا دیتے تھے

شازین نے پتے الگ الگ کیے دل کو چین سا ملا تھا سیگریٹ کے گہرے کش لیتے

دادا جان اور گھر کی ماحیلائیں سونے میں مصروف تھیں تبھی وہ چین سے بیٹھے تھے

۔۔

زاویر نے پتے اٹھائے اسی طرح بالاج شاہزین اور ماہر نے اور انکا کھیل شروع ہو گیا

۔

لاونج کی لائیٹ انھوں نے جان بوجھ کر ڈیم کی ہوئی تھی کہ کسی کو شک بھی نہ

۔۔۔ گزرے

۔۔۔ بالاج نے اپنا پتا پھینکا زاویر مسکرایا

۔ اور ہمیشہ ہر کھیل میں بازی مارنے کی عادت اسکی تھی

۔۔ نکالو پانچ پانچ ہزار۔" وہ بولا

نہ کر یار دو ہزار ہیں میرے پاس بس" شازین میسنی سی شکل بنا گیا

منہ توڑ کر ہاتھ میں رکھ دوں گا۔۔پرسوں کس طرح نکلوائے ہیں اسنے مجھ سے"

۔۔ وہ غرایا

بالاج نے پانچ ہزار نکالے ماہر نے بھی پھینکے منہ بنا کر شاہزین نے بس ہزار نکالے

اور زاویر چیئر چھوڑ اٹھتا کہ وہ اپنی جان اس سانڈھ سے بچاتا باقی رقم بھی نکال گیا

۔۔۔

چل اب پارٹی دے" شازین بولا

شکل دھو کر رکھ۔۔" وہ سکون سے کش بھرتا بولا

نہیں ہم ایک اور بازی لگائیں گے یہ کیا تم لے جاوگے باقی ہم شکلیں دیکھیں۔"

ماہر بولا تو بالاج نے اسکی حمایت لی

۔۔۔ چلو اب بازی بڑی بڑی لگاتے ہیں

" بیس ہزار میری طرف سے

میرے پاس نہیں ہیں اتنے پیسے" ماہر ہاتھ کھڑے کر گیا

" تیری کوئین تو لے کر جاوں گا یہ لے بیس ہزار

میری کوئین کو کوئی چھو بھی نہیں سکتا" وہ گویا گھور کر بولا ایکدم سنجیدہ ہوا تھا

۔ شازین" بالاج نے ٹوکا

"یار میں تو تاش میں کہہ رہا ہوں

لو بھئی بیس ہزار میری طرف سے بالاج نے پھینکے

۔ میں تو دیکھو گا بس" ماہر الگ ہو گیا اور ان تینوں کی گیم شروع ہو گئی

تقریبا دس منٹ ہی گزرے تھے کہ ایکدم کھانسی کی آواز سن کر ان چاروں کے

۔۔ اوسان خطا ہو گئے

اور ایکدم شازین نے ہاتھ مار کر ٹیبل پر سے سارے تاش کے پتے کھینچے زاویر اور

بالاج منہ سے سیگریٹ نکال کر ماہر پر پھینک چکے تھے

کتوں" ماہر دبا دبا غرایا جبکہ وہ دنوں ہی منہ پر ہاتھ رکھ گئے جبکہ ماہر پاوں کے نیچے

۔۔ سیگریٹ دبا گیا شازین ان پتوں پر بیٹھ گیا اور چاروں روٹی پر جھک گئے

۔ دادا جان لاونج میں آئے اور ان چاروں کو دیکھا

چار طوفان اتنے خاموش کیوں بیٹھے ہیں" وہ اپنی لاٹھی کی ٹک ٹک سے ہی دل ہلا دیتے تھے۔۔اور جیسے جیسے وہ قریب ارہے تھے بالاج اور زاویر کے سر جھکتے جارہے تھے۔۔۔جبکہ وہ دنوں پھیکا پھیکا ہنسنے لگے ۔۔

کیا ہو رہا تھا یہاں" داداجان نے کن انکھیوں سے چاروں کو دیکھا

کھانا کھا رہے تھے" شازین ہی بولا تھا

تم دونوں کے سر ٹیبل کو کیوں لگے ہوئے ہیں" داداجان نے ٹیبل پر لاٹھی ماری

نہیں کچھ نہیں داداجان" بالاج بولا ۔۔

کھانا کھاؤ اور کمروں میں جاو رات دیر تک محفلیں لگاتے ہیں عبادت کا وقت ہے

عبادت کا مہینہ ہے لیکن نہیں" وہ بڑبڑانے لگے تھے وہ چاروں چپ ہو گئے ۔۔

داداجان پلٹے تو جان میں جان آئی تھی اور اچانک وہ رک گئے

یہ سیگریٹ کی بدبو کہاں سے ارہی ہے" وہ مڑے ان چاروں کے رنگ فق ہوئے

۔۔۔

حلق میں سانس اتارا۔۔کہ اب بس یہ لاٹھی ہو گی اور داداجان کون سا مارتے ہوئے یہ دیکھتے تھے کہ کہاں لگ رہا ہے ۔۔

تم نے سیگریٹ پی ہے" زاویر کی جانب وہ موڑے

۔۔ نہیں داداجان" وہ بولا

مگر بے سود۔۔۔ نہیں مجھے ارہی ہے کس نے سیگریٹ پی ہے تم لوگوں میں سے"

وہ غرائے

داداجان شاید کچھ جل رہا ہے۔۔۔" ماہر بولا

۔ چپ رہ تو" وہ بھڑکے ماہر تو اچھلا اپنی جگہ سے

زاویر نے سانس اندر اتارا کچھ منہ میں سے سیگر ہٹ کی سمیل کو کھینچ لیتا

ان تینوں کی شکلیں بھی زاویر پر تھی داداجان کسی ایکشن ہیرو کیطرح نزدیک ارہے

تھے لاٹھی کھانے کے لیے وہ آنکھیں بند کر چکا تھا

اسلام و علیکم داداجان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں میں نے اپ سے کہا تھا کچھ چیزیں

" چاہیے اپ نے میری بات نہیں سنی

عیشاء لاونج میں داخل ہوئی۔۔۔اور ان تینوں نے پلٹ کر تشکر بھری نگاہوں سے

اسے دیکھا زاویر نے بھی نگاہ اٹھائی لیکن عیشاء نے اس سے آج تک نظر نہیں ملائی

۔ تھی۔۔اور نظر نہ ملانے کا اسکے پاس خوب جواز تھا

۔۔ زاویر لمہہ بھر کے لیے اسے دیکھ کر رہ گیا

لمبے گھنے بال دوپٹہ خود پر پھیلائے۔۔وہ ہلکے رنگ کے سوٹ میں کسی بہار کیطرح کھلی ہوئی سی تھی

گال بھی گلابی سے تھے۔۔اور ہونٹوں کی تعریف کرتا تو شاید صدیاں گزر جاتی

۔۔۔

۔۔ داداجان پلٹے اور عیشاء کو پیار سے نزدیک کر لیا

۔ ارے میرا بچہ ڈھونڈ رہا تھا مجھے۔۔کیا چیزیں کہیں تھیں میں تو بھول گیا

دادجان آپ اتنے بھی بوڑھے نہیں ہیں" وہ منہ بنا گئ

۔۔ زاویر ہتھیلی پر چہرہ سجائے اسے دیکھ رہا تھا

۔۔ ان تینوں نے بھی اسے دیکھا تھا لیکن عیشاء نے نہیں

" یہ بس گدھے چارا کٹھے ہوں اور کسی دوسرے کو کوئی کام کرنے دیں

داداجان یہ غلط بات ہے لڑکوں کی بے عزتی لڑکیوں کے سامنے رمضان میں حرام ہونی چاہیے" ماہر چلایا

منہ بند کرو ورنہ جوتے سے پیٹوں گے شک تو ہے مجھے تم چاروں پر

تراویح پڑھی تھی تم نے" وہ پوچھنے لگی اور ماہر جھوٹا فخر سے چلایا

" جی بلکل پوری بیس

مولانا اویس کا نمبر ہے میرے پاس فون کر کے معلوم کرتا ہوں" وہ سر ہلا گئے

ان چاروں کی شکلیں اتریں اور عیشاء دادا جان کو وہاں سے لے گئ

ابے کیا چیز ہے دادا جان" شازین اٹھ کر تاش نکالتا بولا

" مرنا چاہتے ہو ابھی کے ابھی تم مجھے لگ رہا ہے بند کرواسے

شرم کرو تم دونوں" ماہر سیگریٹ نکال کر بولا

زاویر چیئر کی پشت سے سر ٹکا گیا

سرد سانس کھینچی تھی

مجنوں بھائی آپ کے کھرانٹ دادا یہاں نوش نہ فرما جائیں تو بہتر ہے اٹھ جاو"

شازین بولا جبکہ زاویر کی صحت پر اثر نہ پڑا اور۔۔وہ یوں ہی بیٹھا رہا۔۔۔انکھیں بند کر لیں تھیں

یہ مرے گا" بالاج اٹھ کر چلا گیا شازین بھی چلا گیا جبکہ ماہر نے وہاں ساٹھ ہزار اٹھا لیا

۔ تھینکیو برو" انکھ دباتا وہ ساٹھ ہزار لے کر چلا گیا

دادا جان کب اسکے پاس سے گزرے اسے علم نہیں ہوا تھا جبکہ وہ

کچھ بول کر گئے تھے جس پر اسنے سر ہلایا وہ اٹھا اور ابھی اندر جاتا کہ باہر لون میں آ گیا

جانتا تھا اب صرف وہ ہی لون میں ہو گی

اسے گارڈنیگ کرنے کا بہت شوق تھا۔۔

وہ پیچھے کھڑا سینے پر ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھنے لگا جس نے دوپٹہ ایکطرف رکھ دیا تھا

۔۔۔ اور

وہ سکون سے اپنے بالوں کی پرواہ کیے بنا۔۔۔ پودوں کی مٹی سے کھیل رہی تھی

زاویر کے نزدیک یہ فضول کام تھا جب مالی آتا تھا تو خود محنت کیوں کرنی تھی۔۔اور

۔۔۔ ویسے بھی وہ اپنے حسین ہاتھ خراب کرتی تھی یہ کر کے

عیشاء کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو وہ مڑی زاویر کو دیکھا اور سیدھی

ہو گئ

ہاتھ جھاڑ کر دوپٹہ لے کر اندر جانے لگی تھی

تم کام کر لو اندر جا رہا ہوں میں" وہ بولا

۔ بہت شکریہ" وہ سنجیدگی سے بولی اور دوبارہ بیٹھ گئ

" کیا میں کچھ کہنا چاہوں تو تم میری بات سنو گی

نہیں" وہ تقریبا نفرت سے بولی تھی

" عزت کے لٹیروں سے گفتگو نہیں کرنی چاہیے

وہ میری غلطی تھی" زاویر تڑپ گیا

وہ گناہ تھا" عیشاء کی آنکھیں سرخ ہوئیں

" میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا

اگر اپنی جان نہ بچاتی تو آج منہ دیکھانے قابل نہ رہتی اور آپ اتنے فخر سے نہ کہہ رہے ہوتے میں نے کچھ نہیں کیا تھا" اسکے لہجے کی نفرت زاویر کا دل کاٹ دیتی تھی

" میں بہک گیا تھا

میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے آپکے لفظوں کی تو بہتر ہے آپ اپنے کام سے کام رکھا کریں

یہ بات کسی بھی دن کسی کو بھی میں نے بتادی اس دن آپ اس گھر میں نظر بھی نہیں آئیں گے اتنا تو علم ہو گا ہی اپکو" عیشاء اسکے پاس سے گزر گئی اور زاویر مٹھیاں بھینچ گیا

وہ بے حد لوز ٹیمپر کا تھا

عیشاء کے علاوہ یہ بات بس بالاج جانتا تھا لیکن وہ غلطی تھی یہ بات وہ ان دونوں کو سمجھاتا تھا مگر عیشاء نے کسی دن بھی اسکی بات نہیں مانتی تھی

وہ بہک گیا تھا وہ غلط کر بیٹھتا لیکن کچھ غلط نہیں کیا تھا لیکن عیشاء اسے معافی نہیں دیتی تھی وہ لب بھینچ گیا جبکہ وہ اندر جا چکی تھی ۔۔۔

زاویر گھر سے باہر نکل گیا ۔۔

حالانکہ دادا جان کیطرف سے اس وقت جانے کی کہیں بھی کسی کو بھی اجازت نہیں تھی لیکن اگر وہ نہ جاتا تو سموکینگ نہ کر پاتا اور عیشاء سے بحث کے بات سیگریٹ کی طلب اکثر بڑھ جاتی تھی

معزز خواتین اپنے پلو اٹھا لیجیے اگر میرے جوتے شریف انپر چڑھ گئے تو آپکی چیخ محترم سن کر دادا جان کی لاٹھی میری کمر کو سرخ کرنے کا سبب بن جائے گی اور بندہ ناچیز اس پوزیشن میں نہیں ہے" شازین نے ٹوپی سر پر رکھی اور حیات کے دوپٹے ۔ کو اپنے جوتے سے پرے کرتا ہوا بولا اور حیات نے دوپٹہ کھینچ لیا

" شازین بھائی آپ اندھے ہیں

دیکھو اس گستاخ کو تو کوئی کچھ نہیں کہے گا جوں ہی میں تہذیب کے دائرے سے نکلا

" سب۔۔۔ ہماری اس ناتواں جان کے پیچھے پڑ جائیں گے

یہ تمھیں ہوا کیا ہے اتنی بھی تہذیب کی ضرورت نہیں ہے جتنا تم بن رہے ہو"

عالیہ بولیں جبکہ وہ سحری بناتی اپنی ماں کو دیکھ کر رہ گیا

دادا جان کے حکم کے مطابق اسلامی مہینے کی قدر ہم اردو بول کر کر رہے ہیں اپ کو

" تو سمجھ ہی نہیں لگ رہی اماں محترم

" اچھا بس سر نا کھاؤ تمھارا انڈا بنا رہی ہوں

" نہیں ہمارے گلے میں قحط سالی ہو جائے گی تو مہربانی کیجیے دہی کا پیالہ مل جائے تو

یاتو توسیدھا ہو جاورنہ کوئی چیز منہ پر مار کر یہ بوتھی شریف سیدھی کر دوں گا"

بالاج نے اسکی گدی پر تھپڑ دے مارا

گستاخی کی انتہا ہوتی جارہی ہے۔۔یہاں" وہ چیخا اور منہ پر ہاتھ رکھتی زائمہ ہنسنے لگی

۔۔

یہ جو منہ نیچے کر کے لوگ ہنس رہے ہیں انکے ہونے والے مزاجی خدا پٹ رہے ہیں

یہ وہ دماغ میں رکھیں" شازین نے گھورا

وہ بہت جلد ہی گھبرا اٹھتی تھی ذرا سٹپٹا کر سیدھی ہو گی اور شازین اسے ڈرا کر ہیرو

بنتا تھا

بلکل اسی طرح منہ بنائے ماہر بھی آگیا

پلیز جلدی کچھ دیں رات کچھ کھا بھی نہیں سکا" وہ چیئر کھینچ کر سر گیرا کر ٹیبل پر

۔۔۔ آنکھیں موند گیا

" کیوں رات دیا تو تھا میں نے کھانا

" پتوں کے چکروں میں کھانا کہاں کھایا

اووو بے ہودہ بے غیرت بے حیا بے لوث بے مروت بے چارے انسان ہوش میں ۔۔۔۔ آؤ یہ کیسی باتیں کر رہے ہو کون سے پتے کیسے پتے درخت کے پتے یہ ہی کہنا چاہتے تھے نہ تم" شازین نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا کیونکہ خواتین کا چوکنا ہونا انکے لیے عذاب تھا

ہاں۔۔ہاں بس وہ درخت کے پتوں کی۔۔۔وہ سب انکی بات مکمل ہونے کی منتظر تھیں

درخت کے پتوں کی آوازوں کی ہوا میرا مطلب ہوا سے درخت کے پتے اڑ رہے تھے ماہر ڈر گیا تھا" بالاج نے بات سنبھالی تو ماہر گردن ہلانے لگا شازین کا بس نہیں چلا اسکی گردن ہی دبا دے

یہ بھی کوئی ڈرنے کی بات ہے" نائمہ نے سر جھٹکا

"ہاں بچہ ہے بے چارہ

" مجھے کچھ گڑبڑ کیوں لگ رہی ہے

" عیشاء کچن میں آتی بولی

تم خاتون اول منہ بند کرو اپنا" ماہر چلا اٹھا

اس احسان فراموشی کا انجام برا ہو سکتا ہے" عیشاء نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں گھمائی تو شازین جلدی سے اسکے پاس ایا

بہن محترم حسن کی دولت سے مالا مال دوشیزہ تمھارے چرن کہاں ہیں ہمارا موڈ ہے " انھیں

آہ" عیشا نے زور سے اسکے پاوں پر پاوں مارا اور کھلکھلا کر ہنس دی جبکہ باقی سب بھی ہنس دیے

بہت ہی بد تمیز ہو تم" شازین رونے والا منہ بنا تا زائمہ کے پاس جا بیٹھا جو ایکدم ۔۔ کھڑی ہو گی گھبرا کر۔۔۔شازین نے گھورا تو وہ پریشانی سے عالیہ کو دیکھنے لگی

" شازین پٹ جاو گے

یہ ٹھیک ہے دنیا کی ڈرپوک لڑکی ملی ہے مجھے" وہ چیڑ گیا

کچھ بے شرمی کے انجیکشن لگا دو اسے بھی" وہ حیات کے سر پر تھپڑ مارتا بولا

بھائی" وہ دھاڑی

مرغی سحری کے اوقات میں اتنا گلا پھاڑ کر چلاو گی تو مردے بھی جاگ اٹھیں گے ۔۔ کیا ہے بھی" وہ پہلے ہی نیند میں ڈوبی بیٹھی تھی

تبھی رکشندہ کچن میں آئیں تو جو شوخی شرارتیں چل رہیں تھیں ایکدم سب سنجیدہ ہو گئے ۔۔

بالاج تم نے کچھ کھایا ہے" انھوں نے بیٹے سے پوچھا

" جی مام مجھے چچی بنا کر دے رہی ہیں

مری نہیں ہے تمھاری ماں بنا سکتی ہوں میں" وہ اکھڑ کر بولیں سب لب دبا گئے

اور۔۔رفتہ رفتہ انکے آتے ہی ادھر ادھر ہو گئے جبکہ بالاج انکے شانے پر جھکا کچھ باتیں کر رہا تھا ۔۔

شاید انھیں نارمل وہ ہی کرتا تھا ۔۔

ریاض صاحب کے تین بیٹے تھے جن کے ساتھ وہ اس گھر میں رہتے تھے انکی بیگم کا انتقال کوئی پانچ سال قبل ہو گیا تھا اور بیوی کے مرنے کے ساتھ ہی۔۔دو سال میں بڑے بیٹے کے جانے پر وہ کافی رنجیدہ ہو گئے ۔

اور پھر وقت ہر زخم کو بھر دیتا ہے باقی اولاد کی خاطر انھیں زندگی کی جانب آنا ہی پڑا ورنہ وہ بہت رنجیدہ رہتے تھے ۔۔

انکے بڑے بیٹے کے دو بچے تھے بالاج اور عیشاء ۔۔۔

عیشاء بالاج سے ساتھ سال چھوٹی تھی دونوں کو ہی گھر میں سب بھورے بلے کہتے تھے کیونکہ انکی امی پٹھانی تھیں اور وہ دونوں اپنی والدہ پر گئے تھے وہ خاندان کی نہیں تھیں انکا لڑائی جھگڑا سب کے ساتھ ہی رہتا تھا اور وہ سمجھتی تھیں کہ ریاض صاحب نے اپنے بیٹے کو اس تیز برستی بارش میں کام کی وجہ سے بھیجا تھا اگر وہ نہ بھیجتے تو وہ زندہ ہوتے آج اور تبھی وہ سب سے بدظن رہتی تھیں ۔۔۔۔

خاص کر ریاض صاحب اور انکے فیصلوں سے ۔۔۔۔

دوسرے نمبر پر ذیشان تھے جن کے تین بچے تھے شازین ماہر اور حیات۔۔۔تینوں ہی شرارت سے بھرپور تھے کیونکہ انکے والد میں یہ عادت تھی ۔

اور تیسرے نمبر پر امان صاحب تھے جو کافی سنجیدہ تھے۔۔اور تھوڑے سخت مزاج بھی انکے بھی دو بچے تھے زاویر اور زائمہ ۔۔۔

زائمہ شازین کی منگ تھی ابھی کچھ ٹائم پہلے ہی دونوں کی منگنی دادا جان نے کی تھی جبکہ زاویر۔۔۔بلکل باپ کیطرح تھا وہ صرف ان چاروں کے ساتھ بات چیت کرتا تھا باقی اسکی سخت مزاجی۔۔اور طبعیت کا ہر وقت کا چیڑ چیڑا پن اور غصہ سب کو خائف رکھتا تھا

۔۔۔ سب اسے کہتے تھے وہ اپنے باپ پر گیا ہے

اور امان صاحب بھی اسپر کافی سختی رکھتے تھے۔۔۔انھیں وہم تھا انکے بچے بگڑ نہ جائیں اور اسی وہم کی وجہ سے وہ بے جا سختی کر جاتے تھے اور تبھی وہ دنوں دادا جان ۔۔ کے قریب تھے کیونکہ شفقت بھرا لمس ان سے اور نائمہ سے ہی ملتا تھا

سب سحری کے لیے دستر خوان پر جما ہو گئے عیشاء حیات اور زائمہ سر پر دوپٹہ رکھے سر جھکائے بیٹھیں تھیں وہ تینوں بھی چونچ بند کیے کھا رہے تھے جبکہ سب گھر کے بڑے بھی

" زاویر کہاں ہے

۔۔ عیشاء کا منہ سا بگڑ گیا وہ نہیں ہوتا تھا وہ خوش رہتی تھی

۔۔۔ اٹھا اٹھا کر تھک گئیں ہوں اٹھ ہی نہیں رہا

کیوں نہیں اٹھ رہا۔۔" امان صاحب غصے سے بولے

۔۔۔ پھرا ہو گا رات کو آوارہ گردی کرتا

تم سب بھی ساتھ تھے اسکے" انھوں نے ان تینوں کو دیکھا

" جی نہیں چچا محترم

بالاج نے تھپڑ مارا تھا شازین نے پکا دیا تھا سب کو اپنی اردو لغت سے جو کہ پوری طرح برباد کرنے کا ٹھیکا وہ اٹھا چکا تھا

میرا مطلب نہیں چاچو میں تو بلکل نہیں تھا

۔۔ زاویر تو ہمارے ساتھ ہی گھر آیا تھا" بالاج بھی بولا

میں بلاتا ہوں" ماہر اٹھنے لگا

کوئی ضرورت نہیں ہے جو سو گیا وہ اپنا وقت کھو گیا" وہ سختی سے بولے

" امان اتنی سختی نہیں کرتے جاؤ زاویر کو بلا کر لاؤ

زاویر" امان صاحب کی دھاڑ پر زاویر تو کیا مردے بھی جاگ جاتے وہ جو مر مر کر

۔۔۔ واشروم تک پہنچا تھا ایکدم اٹھ کر اسنے نیچے کی جانب دوڑ لگا دی

اور دوسری طرف مولوی نے سائرن بجا کر یہ واضح کر دیا کہ وہ آج بھوکا ہی رہے

۔۔

زاویر کیچ کر جلدی" بالاج نے کھجور اچھالی زاویر نے منہ میں رکھی دوسری طرف

ماہر نے دودھ کا گلاس اسکے منہ میں الٹا اور تیسرا۔۔۔ شازین نے جلدی جلدی

پوری روٹی کے لقمے اسکے منہ میں ٹھونس دیے

استغفراللہ" امان صاحب کو دیکھ کر وہ بمشکل نوالے نگل پایا تھا

آئندہ وقت پر نہ اٹھے تو اتنا بھی نصیب نہیں ہو گا دفع ہو جاؤ سارے" وہ بولے تو

وہ سر ہلا کر وہاں سے نکل گئے

تھینکس یارو" وہ بولا

۔ پانی رہ گیا بس" وہ منہ بنا گیا

ایک تو تیرے باپ کے پیٹ میں مجھے سمجھ نہیں اتا کیا درد ہے" شازین بگڑ کر بولا

اب دیکھو پندرہ منٹ پہلے چار نوجوان حسین جمیل لڑکے مسجد کے پہلو میں کھڑے

۔ ہیں" ماہر بھی بولا

اچھا چپ ہو جاؤ وہ لوگ ہمارے پیچھے ہی ہیں" بالاج نے ٹوکا تو انھوں نے منہ بند

کر لیے اور دادا جان سمیت انکے دونوں بیٹے بھی اگئے تھے وہ چاروں ہٹے اور ان

۔ تینوں کو اندر جانے دیا

۔ اور پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے

وضو نہیں کیا تھا بنا وضو کے سحری کرتے ہو تم لوگ" امان صاحب بگڑ کر بولے

" ڈیڈ میں کرنے لگا تھا مگر

تم تو سدھر جاؤ ورنہ کچھ کھالو گے مجھ سے" وہ ہاتھ اٹھا کر بولے

مسجد میں ماریں گے چچا جان جوان جہاں لونڈا ہے" ماہر اور شازین ارد گرد اکٹھے ہو گئے جبکہ امان صاحب کے غصے کا گراف چڑھنا شروع ہو گیا تھا

ڈیڈ ڈیڈ آپ نماز پڑھیں ہم اتے ہیں" ان دونوں کو کھینچ کر زاویر نے باپ سے کہا تو امان صاحب گھور کر مڑ گئے

کمینوں میرا ہی باپ ملا ہے پنگے کے لیے" وہ ضبط سے بولا

۔۔۔ پھلجھڑی ہے تیرا باپ" ماہر بولا

" اب منہ بند ہو گا یہ میں بلاوں چچا کو

اووو چچا کا بھتیجا پیارا راج دلارا" وہ تینوں اسے گھورنے لگے بالاج لعنت بھیجتا وضو کرنے لگا اور ان سب کو بھی عزت سے نماز پڑھنی پڑی تھی ۔

۔۔۔ اگلی صبح دادا جان نے سب کو اکٹھا کیا اور بالاج کی شادی کا ذکر چھیڑ دیا

میرا بیٹا ہے میں اپنی مرضی سے شادی کروں گی" رکشندہ کے لہجے میں کڑواہٹ تھی ۔

ہمم بہو تمھارا بیٹا ہے فیصلہ بھی تمھارا ہو گا بات تو بس یہ ہے کہ اسکے لیے لڑکی ڈھونڈنی ہے" امان صاحب نے رکشندہ کی بات پر ذرا ناگواری سے پہلو بدلا تھا ان سے برداشت نہیں ہوتا تھا کوئی باپ سے بد تمیزی کرے ۔۔

" ہاں ڈھونڈ لوں گی

" اپنی حیات کیسی ہے

کیا" رکشندہ ایک دم غصے سے لال ہوئیں جبکہ ذیشان نے اسکی جانب پھر باپ کی جانب دیکھا

حیات وہ بے ڈھنگی بلکل بیوقوف لڑکی میرے بیٹے کے لیے آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے

" وہ بھڑکیں جبکہ ذیشان نے احتجاجی نظروں سے باپ کو دیکھا

" بھابھی جان آپ یہ کس انداز میں بات کر رہی ہیں

تم سے بات نہیں کر رہی تمھارے والد سے کر رہی ہوں۔۔۔اور ان سے بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی مجھے اگر یہ میرے شوہر کو مرنے کے لیے بھیج نہیں دیتے" انکی آنکھیں بھیگ گئی اور یہیں سب جیسے بلکل بے بس ہو جاتے تھے

میں اپکے فیصلوں پر عمل نہیں کروں گی تو بہتر ہے اپ باتیں نہ ہی کریں" وہ اٹھ کر چلی گئ جبکہ انکے جاتے ہی ذیشان نے باپ کو دیکھا

بابا یہ اپکا منہ ہے ورنہ میں اپنی بیٹی کے لیے ایسے الفاظ کبھی نہ سنتا" ذیشان نے غصے سے کہا جبکہ ریاض صاحب نے انھیں ہاتھ کے اشارے سے روکا میں بالاج سے بات کرتا ہوں "

میری بیٹی کے لیے ہزار لڑکے ہیں بالاج کوئی خاص نہیں ہے" ذیشان بھی غصے سے بولے جبکہ امان نے باپ کو دیکھا

بابا جان اپکا فیصلہ سر آنکھوں پر مگر عمروں میں تو کافی فرق ہے حیات تو عشاء سے بھی چھوٹی ہے "

۔ امان نے کہا جبکہ دادا جان نے انکی جانب دیکھا

مجھے بالاج کے لیے حیات پسند ہے اور عمروں کا کیا ہے لڑکے کو لڑکی سے بڑا ہی ہونا چاہیے ۔۔ کیا تمھیں کوئی پریشانی ہے" وہ ذیشان کو دیکھتے بولے

مجھے پریشانی نہیں ہے لیکن بھابھی کا رویہ دیکھا ہے اپ نے میرے منہ پر میری بیٹی کی برائی کر رہی ہیں "

" بالاج دیکھ لے گا اسکو۔۔ تم اپنی بتاو کوئی پریشانی تو نہیں

" نہیں بابا جان اپکا فیصلہ سر آنکھوں پر ہے اپ سے قیمتی کچھ نہیں میرے لیے اور میرے لیے تم دونوں سے زیادہ قیمتی کچھ نہیں" وہ ان دونوں کو سینے سے لگا گئے تھے ----------

بالاج میری بات سنو" وہ جو مصروف سا اپنے کمرے سے نکلا تھا دادا جان کی آواز پر مڑا اور انکے پاس اگیا رکشندہ بھی کمرے سے نکل رہی تھیں بے چینی سے پہلو بدل گئیں کہ وہ اب بالاج کے کان بھرنے کا ارادہ رکھتے تھے بالاج کی ضد نہ ہوتی تو کب کی وہ اس گھر کو چھوڑ کر چلی جاتی غصے سے انکا خون کھول رہا تھا جبکہ وہ بالاج کو روک ۔۔ بھی نہ سکیں تھیں دوسری طرف بالاج انکے سامنے بیٹھ گیا

" جی دادا جان" کہاں جا رہے ہو

بس آج ایک پروجکٹ پر ورک کرنا تھا میں نے اور زاویر نے وہ تو پڑا سو رہا ہے تو میں ۔۔ نے ہی جلدی جانے کا سوچ لیا" بالاج بولا تو وہ سر ہلانے لگے

بہت سمجھدار ہو تم" وہ بولے جبکہ بالاج اپنی ہنسی ضبط کر گیا ریکارڈ کر کے یہ بات ان تین گدھوں کو سنانے والی تھی جو اس بات پر ہارٹ اٹیک ضرور کھا جاتے

خیریت آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں" انکو کچھ سوچتے دیکھ وہ بولا تو انھوں نے گردن ہلائی

۔۔ تمھارا شادی کا کیا ارادہ ہے" وہ موضوع پر آئے۔۔۔ بالاج خاموش ہو گیا میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں" اسنے جیسے لاعلمی ظاہر کی

کیا تم کسی کو پسند کرتے ہو" بالاج ہنس دیا

دادا جان کسی کو پسند کرنے کے لیے وقت کا ہونا ضروری ہے اور میرے ارد گرد اتنا ۔۔۔۔ وقت نہیں" اسکے جواب پر کچھ تسلی ہوئی تھی انھیں

پھر اگر میں تمھارے لیے کسی کو پسند کروں تو تمھیں اختلاف ہے؟ وہ پوچھنے لگے

بالاج خاموش ہو گیا

اسے دادا جان اور اپنی ماں کے آپسی اختلافات کا علم تھا۔۔۔

نہیں" اسنے بس اتنا ہی کہا

تم سچ کہہ رہے ہو" انھیں جیسے بہت خوشی ہوئی اور تقویت کا احساس ہوا تھا کہ آج اگر انکا اپنا بیٹا بھی زندہ ہوتا تو وہ انکے فیصلے پر سر خم یوں ہی کرتا۔۔اسکا شانہ تھپتھپا کر انکی آنکھیں آبدیدہ سی ہوئیں

" آپ کیوں ٹینشن لے رہے ہیں

"تمھاری ماں خائف ہو جائے گی میری پسند پر

میں دیکھ لوں گا آپ نہ گھبرائیں" وہ بولا اور انھیں سینے سے لگایا انھوں نے سر ہلایا

میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے زعیم کو بہت روکا تھا لیکن اسنے ایک نا سنی اور بہو کے

" دل میں یہ بات گھر کر گی کہ میں نے بھیجا

داداجان" بالاج بے چینی سے اٹھا

۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کچھ نہیں ہوتا

اللہ بہتر جانتا ہے کیا ہونا ہے اور کیا نہیں کسی چیز کو ہم بدل نہیں سکتے اور اپ

ہمارے لیے بہت قیمتی ہیں اپ پریشان نہ ہوں" اسنے کہا تو وہ اسکا سر تھپتھپا گئے

" تم جاو کام پر میں پھر رات میں تمھیں بتاتا ہوں

کیا؟؟؟اسنے سوالیہ نگاہوں سے پوچھا

لڑکی کا نام گھامڑ آدمی" وہ الجھ کر بولے

۔۔ ابھی بتادیں؟اسنے دانت نکالے

۔ بے حیا۔۔" وہ گھورنے لگے

اب اس میں بے حیائی کی کیا بات ہے رمضان میں یہ ذکر کس نے چھیڑا" وہ دادا

۔ جان کو دیکھنے لگا

وہ کچھ لمحے اسے دیکھتے رہے۔۔اور پھر بولے

۔ حیات" بالاج اچھل کر کھڑا ہوا

۔ حیات؟؟؟؟؟؟حیرانگی سے وہ دادا جان کو دیکھ رہا تھا

"ہاں کیوں تمھیں پسند نہیں

پسند وہ بہن ہے چھوٹی میری دادا جان یہ کیسی میچینگ ہے یار دنیا میں لڑکیاں ختم ہو

۔ گئیں ہیں" وہ اختلاف کرنے لگا

" بہت اچھی ہے وہ

یقیناوہ اچھی ہو گی لیکن میرے لیے نہیں میں سب سے بڑا ہوں اس گھر میں اور سیکنڈ لاسٹ لڑکی سے میری شادی کرانے کا سوچ رہے ہیں شکر ہے زائمہ کی منگنی ہو گئی ہے ورنہ اپکی میچینگ سینس تو بہت ہی برباد ہو گئی ہے "

اچھا اچھلنے کی ضرورت نہیں ہے ٹک کر بیٹھو" وہ خفگی سے بولے

وہ پہلو بدلتا بیٹھ گیا

لڑکیوں کو لڑکوں سے چھوٹا ہی ہونا چاہیے اچھی بات ہے اور میں اپنے کسی بھی بچے کی شادی گھر سے باہر نہیں کروں گا تو تمھارے لیے حیات بیسٹ ہے "

واہ دادا جان واہ" وہ سر پکڑ گیا

"وہ بچی ہے یار

۔ تو تم میرے منہ سے اب گالیاں سنو گے " وہ ایکدم ہی آگ بگولہ ہوئے

یار یہ غلط بات ہے " وہ پاوں پٹخ کر کھڑا ہو گیا دادا جان نے چپل اٹھائی اور وہ اگر وہاں سے نہ نکلتا تو ضرور اسکے منہ پر لگتی

دماغ سیدھا کرتا ہوں تم لوگوں کا گھر کی بچیوں میں عیب نکال رہے ہیں

وہ بھڑک کر بولے تھے جبکہ بالاج ذرا غصے سے گزرنے لگا اور اسکی ٹکر حیات سے ہی ہو گئ

۔ جو روزہ رکھ کر تو مکمل گر جاتی تھی اسنے بالاج کو دیکھا

بھائ کیا مسلہ ہے اپ سب کو مجھ سے ٹکرا ٹکرا کر مجھے مزید بھوک لگوا دیتے ہیں"

وہ بچوں کیطرح پاوں پٹختی ذرا نارا ضگی سے بولی

۔۔ بالاج کو لگا وہ تو پاگل ہو جائے گا وہ بنا کچھ کہے اسکے پہلو سے نکل گیا

جبکہ کالج یونیفارم میں حیات محترمہ لاونج میں ائی اپنے شوز اتار کر پھینکے اپنے بالوں کو پونی ٹیل سے آزاد کیا اسکی حسین رنگت میں سرخی ملی ہوئ تھی دوپٹہ بیگ۔۔ گھڑی سب پھینک کر وہ صوفے پر لیٹ گئ جبکہ عالیہ سر نفی میں ہلاتی اس تک ائ تھی

کیا کروں میں تمھارا حیات اتنی لاپرواہ ہو تم" وہ بھڑک کر بولیں مگر وہ تو لمحوں ۔۔ میں سو گئ تھی

رکشندہ نے بھی یہ سب دیکھا تھا

اسکے بلکل بیلنس بیٹے کے لیے یہ فضول سی لڑکی۔۔۔ کبھی نہیں وہ غصے سے اندر چلی گئیں۔

۔۔ یار زاویر جھنم وصل ہونے کے لیے تیار ہو جا" وہ سر پکڑ گیا

۔ افطار ہونے والی تھی شاید آدھا گھنٹا ہو گا اور سو کر وہ اب اٹھا تھا

اسنے بالاج کو کال کی وہ بد تمیز کال پک نہیں کر رہا تھا

شازین ماہر سب کو کال کی مگر بے سود اسے بس یہ جاننا تھا کہ اسکا باپ کہاں ہے باقی

۔ سب کو تو وہ ہینڈل کر ہی لیتا

وہ اٹھا تو اتنی نیند لے کر بھی سر چکرا گیا

مر تو نہیں گیا تھا بیچ میں" اسنے جیسے خود کو چیک کیا اور واشروم میں گھس گیا اور کچھ دیر بعد نکلا تو بدن پر سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں اسنے آئینے میں اپنا کسرتی وجود دیکھا اور اپنے کپڑے نکالنے لگا۔

۔۔ اسکی یہ عادت تھی نہا کر ٹاول باندھ کر وہ کمرے میں اپنے کام کرتا پھرتا تھا

اسنے کچھ چیزیں لگائی جو روز کی روٹین تھی باڈی سپرے کیا

۔ ڈیڈ کو ایمپریس کرنا تھا تو کرتا شلوار پہننا چاہیے تھا

تبھی کرتا شلوار نکال کر اسنے دیکھا اسکے کپڑے پریس نہیں تھے اب وہ کس کو کہتا

اسنے دروازہ کھولا

۔ زائمہ" وہ چلایا

" نواب زادہ شہر کا راجہ اندھر جاگ گیا ہے آرتی اتار لو اس ننگے ادمی کی

۔۔ منہ بند کرو اپنا زائمہ کہاں ہے" وہ شازین کو بولا

"ایکسکیوزمی میری ہونے والی بیوی تیرے کام کیوں کرے

یار تیرے ساتھ کیا تکلیف ہے میرا موڈ نہیں ہے بات کرنے کا" زاویر چیڑ کر بولا

لو دیکھو بھلا باپ انکے بھنمانس بنے پھر رہے ہیں اور یہ شہزادہ التمس بات کرنے کا

موڈ نہیں بیٹے ایسی سیخ لگائی ہے میں نے آج تجھے پوری بیس تراویح ناچا چونے اپنے

سامنے پڑھوائی تو کہنا شازین بندہ ہلکا تھا ذرا

یہ دیکھو رمضان المبارک کے بابرکت مقدس مہینے میں لعنتیں دی جا رہی ہیں

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیا ہو گیا ہے آج کل کی نوجوان نسل۔۔۔کو" وہ فوراً حاجی بن

۔۔ گیا تھا امان چچا کو دیکھ کر اور زاویر اندر گھس گیا

۔ کہاں ہے زاویر" آتے ساتھ ہی پوچھا

" چچا حضور کمرے کی چار دیواری میں معلوم نہیں کون سے خزانے نکال رہا ہے

انھوں نے اسکو گھوراوہ سیدھا ہو گیا

کمرے سے نہیں نکلا ابھی تک" وہ پوچھنے لگے

۔۔۔ امان چھوڑ دو بچہ ہے" پورا کام رک گیا اج اس بچے کی وجہ سے

زاویر" وہ لاونج میں ہی چیخے خواتین ساری کچن میں لگی ہوئ تھیں ان کی آواز

پر سب ہی گھبرائے تھے

وہ تینوں سکون کے عالی مقام پر کھڑے تھے

اسے جو ملا پہن کر وہ نیچے اگیا اور جھک کر سلام کیا تھا اور وہیں اسکی گردن جکڑی گئ

۔۔۔۔ تمھیں کوئ حیا ہے بھی

ڈیڈ خدا کی قسم مجھے۔۔۔مجھے لگ رہا ہے انھوں نے کچ ملایا تھا میرے کھانے میں جو

۔ میں سوتا رہا" وہ بھاگا

تو ادھر مر جا" وہ آگ بگولہ ہوئے

زاویر سیدھا دادا جان کے پاس پہنچا تھا اچھا بس امان جو ہو گیا ہو گیا بد مزگی نہ پھیلاؤ۔۔۔

۔ کیا کھا کر پیدا کیا تھا آپ نے انکو" وہ دادا جان کے پاس بیٹھا انکے کان میں بولا تم انسان کے پتر بن جاو بیٹا جی ورنہ وہ تمھیں واقعی کھا جائے گا جا دیکھو کیا بن رہا ہے آج بہت بھوک لگی ہے"

وہ بولے تو وہ شکریہ ادا کرتا اور ان تینوں خبیثوں کو گھورتا کچن میں آیا عیشا کڑھائی کے پاس کھڑی تھی۔۔اسکا چہرہ سرخ تھا اور کتنی خوبصورت لگ رہی تھی اسکی ماں کی ہیلپ کرتے ہوئے

۔ مام کیا بنا ہے آج" اسنے سوال کیا سب نے مڑ کر دیکھا تھا سوائے اسکے آج عیشاء نے اپنی فیورٹ ڈیش بنائی ہے فیورٹ تو تمھاری بھی ہے بریانی" نائمہ مسکرا کر بولی

عیشا کو لگا یہ بات چولہے کی آنچ سے زیادہ سیکھ رکھتی ہے وہ مڑی

چچی میں بریانی پسند نہیں کرتی اپکو غلط فہمی ہے اور نہ میری پسند کسی میں ملتی ہے" وہ ایکدم دوٹوک بولی نائمہ کا منہ سا اتر گیا

۔ میں نے تو بیٹا ویسے ہی کہہ دیا۔۔زاویر لب بھینچ گیا

عیشا سب چیز چھوڑ کر باہر نکل گئی زاویر کو شدید غصہ ایا تھا اسکی ماں کے ساتھ ایسا

۔۔۔۔ رویہ کرنے پر

۔ سب لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

عیشا لون میں اپنے پودوں کو دیکھنے اگئ

اذان ہونے ہی والی تھی وہ بھی نگاہ بچا کر سب سے اسکے پیچھے آیا ایکدم اسکا بازو پکڑ

کر اپنی جانب موڑا

تمھیں شرم آتی ہے وہ میری ماں لہے اور تمھاری ہونے والی ساس جتنا ہو سکے تمیز

اور لحاظ سے بات کیا کرو" وہ بھڑک کر بولا عیشا نے اپنا بازو چھڑانا چاہا

" زاویر چھوڑیں میرا بازو

آپکی سوچ ہے یہ چچی کو میں کچھ بھی بنالوں گی لیکن ساس بنانے سے پہلے مر جاو گی

" ۔۔اور آپکی وجہ سے ان سے بد تمیزی کر گئی ہوں میں

تمھیں جو کرنا ہے میرے ساتھ کرو مام کے ساتھ آئندہ بد تمیزی مت کرنا میں

"وارن کر رہا ہوں

ہاتھ چھوڑیں میرا" وہ پریشان تھی اگر کوئی دیکھ لیتا تو۔۔۔جب کہ وہ اسے گھور کر

۔۔ اندر چلا گیا

عیشا خود بھی شرمندہ تھی وہ ایکدم بد تمیزی کر گئی لیکن سب اسکی وجہ سے ہوا تھا

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افطار کے وقت سب نے سکون سے افطار کیا

اور وہ چاروں مغرب کی نماز پڑھنے نکل گئے

ابھی گھر سے دو قدم دور نکلے تھے کہ زاویر نے جوتی اتار کر کھینچ کھینچ کر ان تینوں

کے ماری۔۔اور وہ تینوں اس سے بچنے کو دوڑ لگا چکے تھے

وہ پوری گلی میں گالیاں دے رہا تھا جبکہ اب ان تینوں نے بھی اتار کر مارنا شروع کر

۔۔ دیں تھی اسے

اور ان چاروں کو علم نہیں ہوا محلے کے معزز دو چار لوگ انھی کو دیکھ رہے ہیں اور وہ

۔۔۔۔ دادا جان امان اور ذیشان تھے

امان غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا

کتوں میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں" سالے تیرے باپ کی سٹکی ہوئی ہے ہم کیا کر سکتے ہیں

ہاں جب سٹکی ہوئی ہے تو کس نے کہا ہے۔۔اسے اور سٹکا۔۔۔۔۔زاویر الفاظ منہ میں ہی دبا گئے

شدید شرمندہ ہوتے وہ چاروں جوتیاں پہن کر۔۔ایکطرف ہو گئے

امان نے کچھ نہیں کہا مسجد میں چلا گیا ذیشان نے بھی البتہ دادا جان نے لاٹھی سیدھی کی ۔۔۔

نماز کی ادائیگی کر لو۔۔۔۔پھر اچھے سے بتاتا ہوں تم چاروسانڈھوں کو" گھور کر کہتے وہ اندر چلے گئے

۔ کیا قسمت ہے ہماری بھی۔۔" ماہر افسوس سے بولا

اب نماز پڑھ لے ورنہ توبہ کے نفل کی نیت بندھوا دیں گے یہ ہماری" شازین نے کہا اور اندر گھس گیا جبکہ آج تو نیلے پر دھیلا ہو گیا

دادا جان نے تراویحیوں کی رپورٹ لے لی اور مولوی اویس سچ اگل کر سکون سے بولا

بہت ہی شرارت کرتے ہیں جناب ریاض صاحب آپکے پوتے۔۔۔یوں ہم کھڑے ہوتے ہیں تراویح کو جوں باہر دوڑ لگادیتے ہیں یہ لڑکے الٹا انکی ہنسی بند نہیں ہوتی استغفراللہ۔۔اتنا ہنستے ہیں کہ سوچنے پر مجبور کردیتے ہیں کہ آخر ہنسنے والی بات ہوئی کیا تھی" وہ بولے وہ چاروں سر جھکائے کھڑے تھے مولانا اویس پر ۔۔ تو خون کھول ہی رہا تھا وہ اپنی شامت کو رو رہے تھے

معافی چاہتا ہوں آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہو گی دادا جان نے کہا ذرا شرمندگی سے

۔۔۔

گھر چلو اور ناک کی سیدھ میں گھر پہنچ جانا اور اپنے اپنے کمروں میں گھسے تو لاشیں ۔۔ اٹھیں گی آج تم چاروں کی" امان صاحب کی غراہٹ پر وہ مسجد سے باہر نکلے چاروں کو بولنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ پیچھے وہ تینوں چل رہے تھے وہ گھر پہنچے انکے اترے ہوئے منہ بتا رہے تھے معاملہ خراب ہے۔۔ تبھی لڑکیاں تو سکون سے بیٹھ گئیں صوفوں پر سج کر حیات پیش پیش تھی عیشا البتہ سائیڈ پر کھڑی تھی اور زائمہ ۔ بھی حیات کے ساتھ ہی تھی

نائمہ اور عالیہ انکے پاس آئیں

۔۔ کیاہواہے ایسے منہ کیوں لٹکایاہواہے

چھوڑدیں نائمہ آج انکومیں سیدھاکرتاہوں" امان چچانے جوتی اٹھائی اور سب سے پہلے بھاگنے والازاویر ہی تھاکیونکہ اسے پتہ تھاناچاہتے ہوئے بھی ان سب کاسردار اسکاباپ اسے ہی سمجھتاتھاجبکہ وہ شازین سے چھوٹاتھابالاج سے چھوٹاتھالیکن پھر بھی سب سے سے زیادہ درگت اسکی بنتی تھی وہ جلدی سے ماں کے پیچھے چھپ گیا

۔۔

امان ایک منٹ بچہ ہے بتائیں توسہی ہواکیاہے" انھوں نے غصے سے ساراقصہ سنایا زاویر بچے ہیں اپ" نائمہ نے خفگی سے کہا

جھوٹ بول رہاتھاچچی ہم توپڑھتے ہیں باقائدگی سے" ماہر نے صاف ہاتھ جھاڑے ان پیرومرشد کے لیے اب مولوی جھوٹ بولیں گے شکلیں دیکھوانکی" ذیشان بھی ذراغصے سے بولے ۔

سب پیچھے پڑے رہتے ہیں ہمارے بگاڑاکیاہے ہم نے" شازین کو بھی ڈرامے کرنے کاموقع مل گیاتھاجبکہ بالاج توسکون سے بیٹھ گیا ۔۔۔

اور تم تمھیں سمجھدار سمجھتے ہیں ہم" وہ جیسے ہی پھیل کر بیٹھا اسپر سیدھا نشانہ گیا تھا

اب میرا کیا قصور ہے یار" وہ جھنجھلا گیا

۔۔ قصور بتاتا ہوں تمھیں" انکی چپل مڑ گئ

۔۔ بالاج دادا جان کے پیچھے ہو گیا

" زہر لگ رہے ہو تم سب مجھے دفع ہو جاو

اپنے کمروں میں یہ ایک ساتھ باہر" ماہر نے معصومیت سے پوچھا

"جہاں مرضی دفع ہو نکلو یہاں سے

میں بوتل پینے جا رہا ہوں" شازین نے کہا اور صوفے سے اٹھا

میں بھی پیوں گی" حیات فورا بولی

۔ سب کے لیے لے کر او" ذیشان نے حکم دیا شازین دانت پیستا سر ہلا گیا

جبکہ حیات پورے دانت نکال گئ۔۔وہ تینوں بھی ساتھ ساتھ گھر سے باہر آ گئے

کیازندگی ہے ہماری بھی مولوی بھی شکایت لگادیتے ہیں نہیں اس نے پورے محلے کے لڑکوں کے باپوں کو شکایت لگانے کا ٹھیکا لیا ہے۔۔ بخشوں گا نہیں" زاویر غصے سے بولا

۔۔ اچھا یار چل کر۔۔" بالاج بولا

وہ سب دکان پر پہنچ کر ڈھیٹ بن کر بوتل پینے بیٹھ گئے کرسیوں پر بیٹھے ارد گرد دیکھنے لگے۔۔ جبکہ گھر والے انکے منتظر تھے۔۔ لیکن ان چاروں کو کبھی پرواہ ہوئی ۔۔ تھی جواب ہوتی

بالاج بے چین تھا

۔ کیا ہوا ہے" زاویر نے ہی پوچھا

سنجیدہ بات ہے" بالاج نے شازین اور ماہر کو دیکھا جو سنجیدہ ہو کر اسے دیکھنے لگے

۔

۔۔۔ زاویر بھی سیدھا ہوا اور سیگریٹ جلا کر لبوں میں دبالی

بالاج نے دادا سائیں کی بات ان سب کے سامنے رکھ دی ایکدم تینوں خاموش ہو ۔ گئے

بہت اچھی بات ہے ہمارے سر کا وبال تمھارے سر کو لگنے جا رہا ہے" ماہر مطمئین سا سید ھا ہوا

"تمھارا دماغ ٹھیک ہے ہماری عمروں میں کتنا فرق ہے

کیا فرق پڑتا ہے وہ لڑکی ہے

تم لڑکے ہو کافی نہیں ہے کیا" زاویر کو بھی یہ بات بری نہیں لگی تھی

ڈیڈ راضی ہیں" شازین نے سنجیدگی سے پوچھا

راضی ہیں تو بات مجھ تک ائی ہے" بالاج سر تھام گیا

میں بات کرتا ہوں حیات بہت چھوٹی ہے" شازین کو شاید مناسب نہیں لگی تھی

یہ بات

۔ یہ ہی میں سمجھانا چاہ رہا ہوں

نہیں ٹھیک ہے یہ۔۔ بالاج سے بہتر کوئی نہیں ہے حیات کے لیے" جیسے زائمہ کے لیے تم سے بہتر کوئی نہیں تم میں اور زائمہ میں بھی تو ہے عمر کا فرق" زاویر بولا شازین چپ ہو گیا

"یار لیکن پھر بھی بہت فرق ہے

میٹر نہیں رکھتا یہ مجھے تو قبول ہے یہ رشتہ اب اگر انکار تم نے کیا تو گردن توڑ کر ہاتھ پر سجادوں گا پھر کسی بوڈھی سے جا کر شادی کر لینا" ماہر اور زاویر ایک زبان بولے جبکہ شازین کو بھی جیسے سمجھ لگنے لگی تھی کہ واقعی بالاج اسکی بہن کے لیے بہترین تھا

لیکن درکشندہ کی طرف سے پریشانی سی ہوئی تھی اسے جبکہ بالاج غصے سے وہیں بیٹھا رہا اور وہ تینوں جاہل نکمے ایک نمبر کے کمینے ایک لیز کے پیکٹ پر لڑ رہے تھے۔۔ دل تو کیا یہ خالی بوتلیں انکے منھوں پر مارے۔۔ مگر صبر کا گھونٹ بھرتا وہ سب کے لیے بوتلیں لے کر گھر کی جانب چل دیا ۔۔

بالاج بات سنو میری" درکشندہ کی آواز پر وہ مڑا ابھی ابھی اپنے کمرے میں آیا تھا وہ کن انکھیوں سے ماں کو دیکھنے لگا کہیں سنے انھیں تاش کے پتے وہ بھی پیسوں پر کھیلتے ۔۔ تو نہیں دیکھ لیا

لیکن وہ سنجیدہ سی اندر آ کر دروازہ بند کر گئیں

۔ وہ بیٹھ گیا

جی" سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

تمھارے دادا نے تم سے کیا بات کی ہے" انکے سوال پر لب بھینچ گیا

"وہی جو آپ سے کی ہے

تو کیا تم راضی ہو کیا تم دیکھتے ہو خود کے لیے پسند کرتے ہو ایک نہایت احمق اور بیوقوف لڑکی کو جس کے بال بھی اج تک اسکی ماں باندھتی ہے جسے کھانے پکانے کی تمیز نہیں جسے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہیں آتا۔۔ سر یسلی بالاج ایک ایسی لڑکی جس کے پاس بس قسمت سے شکل وصورت ہے باقی کچھ بھی نہیں ۔

تم نے عیشاء کو دیکھا ہے میری بیٹی ہے خوبصورتی سے لے کر خوب سیرتی تک باکمال ہے ۔۔۔

کوئی اسے دیکھے تو لمحوں میں اسکا ہو جائے اتنی بیلنسس زندگی کہ غلطی سے بھی کوئی غلطی نہیں کرتی ۔۔۔"

کیا ہو گیا ہے اپکو ریلکس ہو جائیں" بالاج نے انھیں ہاتھ پکڑ کر بیٹھا لیا

بالاج میں تمھاری شادی سارا سے کروں گی وہ کل ہی ارہی ہے۔۔اور انشاءاللہ رمضان میں ہی نکاح کر دیں گے رمضان کے بعد شادی" وہ اپنا فیصلہ سنانے لگی

بالاج خاموش ہو گیا

تم مجھے اس بات پر کسی صورت قائل نہیں کر سکتے کہ میں اس بے ڈھنگی بد تمیز اور جاہل لڑکی سے اپنا اتنا پڑھا لکھا بیٹا بیاہ دوں" وہ بھڑ کیں

اختلاف تو اسے بھی تھا لیکن جو برائیاں اسکی ماں نکال رہی تھی وہ چاہ کر بھی ان برائیوں کو بنیاد بنا ہی نہیں سکتا تھا

حیات بری نہیں تھی لیکن اسکے لیے نہیں تھی اسکی ماں ٹھیک تھی وہ بچکانہ سی تھی جبکہ بالاج اس گھر کا سب سے بڑا بیٹا تھا

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں دادا جان سے بات کروں گا لیکن مام کسی کی بیٹی میں اتنی برائیاں "

بالاج وہ برائیاں اس میں ہیں

ٹھیک ہے تو مجھے نہ سمجھاؤ انا دادا کو سمجھاؤ اور میں نے کہہ دیا ہے دو تین روز میں تمھارا نکاح ہو گا" وہ بولیں اور اٹھ کر چلی گئیں ۔

وہ باہر نکلیں اور وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئیں جبکہ وہ سوچ بچار میں ہی رہ گیا کیا کرے

بھائی اپنے دوستوں کو کھودے دادا جان کا اعتماد توڑ دے یہ اپنی زندگی دیکھے یہ پھر ۔۔۔ اپنی ماں کو دیکھے

اسکا سر درد کرنے لگا تو وہ اپنے کمرے کے ٹیرس پر آ گیا اور اسے نیچے سے آوازیں آنے لگیں

ذائمہ عیشاء اور حیات لون میں تھیں خوب گپے لگائے جا رہے تھے معلوم نہیں کس کی برائیاں کر کے یہ شرارتی بلیاں ہنس رہی تھیں ۔۔

اسنے حیات کو غور سے دیکھا نازک سی بے داغ رنگت سیاہ بال جو ہر وقت کی کھولے پھرتی تھی مجال تھا کہ باندھ بھی لیتی ۔۔۔

اور سردی نہ ہونے کے باوجود بھی شال لپیٹے۔۔ وہ گھیرے گال پر پڑنے والے گڑھوں کو دیکھاتی خوش تھی اسے علم نہیں تھا اسکی زندگی کا فیصلہ ہوا اور ریجیکٹ بھی ہو گیا

اسنے سر جھٹکا۔۔ وہ اس لڑکی کو اپنا لائف پارٹنر نہیں بنا سکتا تھا

ہاں شاید سارا ٹھیک تھی فیصلہ کر کے وہ اندر چلا گیا

اب باہر سے چیخنے کی آوازیں آ رہی تھی یقیناماہر ان سب کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔ بالاج چیڑ کر اٹھا

ماہر" وہ دھاڑا اوپر سے ہی۔۔۔۔اب مجھے ان کے چیخنے کی آواز آئی تو کسی ایک کا گلہ دبا کے مار دینا" وہ بولا تو ماہر کا قہقہہ نکلا جبکہ وہ سمجھ رہیں تھیں کہ وہ انکی حمایت میں آیا ہے۔۔۔

۔ اکڑو سڑو اچھا ہے دادا جان سے پیٹتے ہیں یہ سارے" حیات منہ بنا کر بولی

بالاج نے گھوڑی اسپر ڈالی مگر اسے کون سا فرق پڑا تھا وہ تینوں اندر چلی گئیں ورنہ ۔ ماہر انکا جینا حرام کر ہی دیتا

سحری میں لگنے والے جوتی پر وہ ایکدم اٹھ بیٹھا

امان صاحب سامنے ہی کھڑے تھے وہ منہ بنا کر انھیں دیکھنے لگا

تمھارے باپ کی نوکر نہیں ہے میری بیوی جو ہر دو منٹ بعد اکر تمھیں اٹھائے گی

تو شادی کر دیں میری" وہ بولا اور بندوق سے گولی نکل جائے تو رکتی ہے بس اسکی

۔۔ بات بھی یہی ہی تھی اسنے باتھروم میں دوڑ لگا دی

لیکن بند دروازہ جہاں منہ پر لگا وہیں اماں کی چپل کمر پر

" منہ پھاڑ کر کہہ دو شادی کرا دیں

جاہل انسان دو منٹ ہیں زاویر نیچے اجاوورنہ تمھارا گلہ دبا دوں گا" وہ بھڑ کے جبکہ

۔ وہ منہ بناتا بڑبڑاتا ہوا واشروم میں بند ہو گیا

ستھری ہو گی کاکے تیری تو" بالاج اور شازین نے ٹھونگا مارا جبکہ وہ کانٹا اٹھا کر انکو

گھورنے لگا

" اعوذ باللہ ہی من شیطان الرجیم "

یا اللہ ہمیں شیطان مردود کے شر سے بچا" شازین امان کو دیکھتے ہی پڑھنے لگا "

جبکہ امان جگہ پر بیٹھ گیا

نمبر بنانے کو امان کے آگے وہ چیزیں رکھنے لگا

دادا جان دبا دبا ہنس رہے تھے جبکہ ذیشان کو بھی ہنسی ارہی تھی

ذرا اس لڑکے میں کوئی احساس ہو

یہ تو سوتا رہے گا یہ گھر سے باہر رہے گا یہ پھر اپنے اوارہ دوستوں کے ساتھ ملے گا

اوارہ" شازین کو تو اوارہ پھنس گیا

اب باری زاویر کے ہنسنے کی تھی

" چچا جان گستاخی معاف لیکن اوارہ تو نہ کہیں ہمیں "

۔۔ تم تم سب میرا بی پی ہائی کرتے ہو بس" امان نے غصے سے ان سب کو دیکھا

اچھا بس سحری کے وقت بھی لڑائی جھگڑا ڈالے رکھتے ہو" دادا جان بولے تو سب

خاموش ہو گئے اور سحری کے بعد ان سب نے فجر کی نماز پڑھی اور۔۔۔سب

۔۔۔۔ واپس لوٹ آئے

۔ انسانوں کیطرح

بالاج یہ فائل دیکھو ذرا" زاویر کمرے میں داخل ہوا تو بالاج نے موبائل بھی رکھا

ہی تھا

خیریت کیوں مسکرایا جا رہا ہے" وہ پوچھنے لگا "

"سارا آئی ہے

کون سارا" وہ آئی برو اچک کر بولا

یار مجھے حیات اپنے لیے ٹھیک نہیں لگتی ائی تھنک مام کا فیصلہ ٹھیک ہے سارا سے وہ

" میرا نکاح کرانا چاہ رہی ہیں کچھ دنوں میں بس

زاویر نے اسکی جانب دیکھا اور فائل رکھ دی

۔۔ " تمھارا دماغ خراب ہو چکا ہے "

تمھارا دماغ خراب ہو چکا ہے شازین ماہر وہ دونوں کیا سوچیں گے تم انکی بہن کو

" ریجیکٹ کر رہے ہو ہاں میری بہن ہوتی یہاں تو تمھاری زبان کھینچ لیتا

زاویر کسی پر مسلط تو نہیں کیا جا سکتا کسی کو اور تم لوگوں کی دوستی ہمارا پیار سب ایک

" طرف یار میری زندگی کا معاملہ ہے

تجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے ہم تیری شادی کسی گدھی سے کر رہے ہیں جو تیری زندگی کا معاملہ ہے۔۔ سر سے پاوں تک وہ بہترین ہے اور سارا سے کہیں گناہ خوبصورت "

"تو تو کر لے اگر اتنی اچھی لگ رہی ہے

۔ زاویر نے اسے گلاس کھینچ کر مارا جسے اسنے فورا کیچ کر لیا

" بہن ہے وہ میری

یہ بات میں سمجھا رہا ہوں تو تم لوگوں کے دماغ میں گھس نہیں رہی کہ وہ بہن ہے میری" بالاج ذرا غصے سے بولا

بر حال تم بہت غلط کر رہے ہو" زاویر نے سرد سانس لیا

" دادا جان مایوس ہو جائیں گے

"مجھے ایک بات بتاو دادا جان تمھیں فورس کریں تو کیا تم مان جاؤ گے عیشا کے علاوہ اس دھرتی پر دوسری کسی لڑکی سے شادی نہیں کروں گا" اسنے دو ٹوک بات کی ۔

اپنی باری تو ایسے مہر لگا کر بات کرے گا جیسے اب کوئی بھونکتا رہے فرق نہیں پڑتا مجھے تیری سپورٹ چاہیے یار دادا جان کو ناراض نہیں کرنا چاہتا لیکن میں واقعی نہیں سمجھتا کہ حیات میرے لیے ہے" وہ بولا تو زاویر چپ ہو گیا وہ حیات کی بھی اہمیت بار بار ایسے شخص کے سامنے کہہ کہہ کر ختم کر نہیں کرنا چاہتا تھا جو اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا ہو ۔۔۔

" اچھا خیر یہ سارا کون ہے

شی از بیوٹیفل" وہ مسکرایا اور جو تصویر اسکی ماں نے بھیجی تھی وہ تصویر اسنے اسے دیکھائی ۔۔۔

زاویر پہچان گیا تھا

آوے یہ وہ ہی سارہے نہ جو کالی سی ہمارے گھر آتی تھی اور ہر وقت اسکی ناک سے غبارہ نکلتا رہتا تھا" زاویر ایکدم یاد کرتا بولا

۔۔۔ بالاج سنجیدگی نے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ کمینوں کا ڈھیر تھا اسکے ارد گرد

اوئے تو اس غبارے سے شادی کرے گا" وہ ایکدم قہقہہ لگا اٹھا بالاج اب بھی " دانت پیس کر اسے دیکھ رہا تھا ۔

بہت عالی میرے بھائی کر پھر" وہ تالی بجاتا ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا

اب تم دفع ہو جانا اپنی شکل لے کر" بالاج آگ بگولہ ہوا جبکہ زاویر نے ٹشو اٹھا کر دیا

تیری شادی میں اس کی ناک صاف کرنے کے لیے مجھے ٹشو گفٹ کرنے چاہیے "

" وہ بولا بالاج نے ایکدم پیپر ویٹ اٹھایا وہ اسکا سر کھول دیتا۔۔ جبکہ وہ باہر دوڑ لگا گیا

اور ہائے رے قسمت عین جا کر باپ کے سینے سے چپکا تھا

آفس میں بھی تم نے یہ حرکتیں شروع ہو گئیں" وہ گھور کر بولے

سوری ڈیڈ" وہ معافی مانگتا گزر گیا اس بندے سے زیادہ الجھنا اپنی شامت تھی

۔۔ عزت تو کسی کی کرتا نہیں تھا

میں اپنے بیٹے کی شادی سارا سے کروں گی اور میں نے سوچا ہے آج کل میں سارا اور

"بالاج کا نکاح کر دوں اور عیشاء اور احسن کا بھی

عیشاء" وہ عیشاء جے نام پر چونکے

جی بلکل کیا میں اپنے بچوں کو اپکے آگے چھوڑ دوں تا کہ کل پھر کسی نالائق کا رشتہ لے کر آپ میری بیٹی کے لیے کھڑے ہوں ۔۔۔

لیکن بہو گھر میں بچے ہیں تم باہر کیوں ؟

میں کہہ چکی ہوں میرے بچے ہیں میری مرضی ہے بالاج کی سارا سے نکاح کی تاریخ بتا دیں اور عیشا اور احسن کی" وہ دو ٹوک بولیں

پھر تم نکاح کی تاریخ بھی خود ہی رکھ لو" وہ خفگی سے بولے

خوب کہا بس جمعہ کے روز انشاءاللہ ہو جائے گی تقریب۔۔افطار کے بعد چھوٹی سے "باقی عید کے بعد دھوم دھام سے شادی ہو جائے گی

وہ کہہ کر اٹھنے لگیں اور مڑ کر انکا اترا ہوا چہرا دیکھ کر دل کی آگ تھوڑی کم ہوئی اور وہ فتح مندی سے مسکراتی باہر آ گئیں ۔

اور باہر سب کو بتانے لگی کہ وہ کیا کر رہی ہیں

زائمہ نے چونک کر عیشاء کے نام پر پہلے عیشاء کو اور پھر درکشندہ کو دیکھا ۔

اگر یہ بات زاویر کو پتہ چل گئی تو وہ تو پاگل ہو جائے گا ۔۔

عیشاء مسکرا رہی تھی جیسے مطمئین ہو ۔۔۔

زائمہ نے پریشانی سے اپنے ہونٹ کاٹنا شروع کر دیے جبکہ دوسری طرف ماں کے اس فیصلے سے عیشاء کو جتنا سکون تھا جیسے پہلے کبھی میسر ہوا ہی نہیں تھا ۔

واہ گھر میں شادی ارہی ہے پھر تو بہت سارے کپڑے بنائیں گے ہم" حیات سب سے پہلے اچھلی درکشندہ نے بس سر ہلایا وہ لڑکی اسے ایک آنکھ پسند نہیں تھی ۔

وہ مڑ کر چلی گئی اور عالیہ نے حیات کو پیار کیا ذیشان اس سے یہ بات شئیر کر چکا تھا

وہ درکشندہ کو کوئی ریسپانس نہ کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی جبکہ بیٹی کے بچپنے پر وہ مسکرا دی اور اسے پیار کیا ۔۔

" ہاں بہت سارے کپڑے بنائیں گے

نائمہ بھی خاموش ہو گی کہ بیٹے کی پسند سے آگاہ تھی وہاں درکشندہ اور عیشاء کے علاوہ کوئی خوش نہیں تھا ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

امان کی وجہ سے ان سب کو آفس میں ہی رکنا پڑا لیکن دادا جان کی طبعیت بے ساختہ خراب ہونے پر وہ لوگ دوڑ کر گھر تک ائے تھے ۔۔۔

انھیں ہارٹ اٹیک آیا تھا اور سب ایسے ہو گئے تھے جیسے ۔۔

افطار کرنا بھی بھول گئے ہوں وہ چاروں امان اور ذیشان سمیت ہسپتال چلے گئے تھے

۔۔۔ داداجان ائی سی یو میں تھے اور باہر وہ جان سولی پر لٹکائے کھڑے تھے

زاویر نے تقریبا کھا جانے والی نگاہوں سے بالاج کو دیکھا جبکہ بالاج خود حق ودق تھا ورامان ذیشان ماہر شازین ان کو علم ہی نہیں تھا کہ ہوا کیا ہے

کیونکہ اب تو زاویر کو ہی بتایا تھا بالاج نے کہ اسکی ماں اسکی شادی کس سے کرنا چاہ رہی ہے ۔

تقریبا دو چار گھنٹے کے بعد داداجان کی خیریت کی اطلاع ملنے پر ان سب نے سکھ کا سانس لیا جبکہ ڈاکٹر نے نہیں بتایا کہ عمر زیادہ ہونے کے باعث انکے لئے کوئی بھی پریشانی والی بات۔۔انکی زندگی کا خطرہ بن سکتی ہے تو بہتر ہے" نکاح خیال رکھا جائے" ۔۔

تقریبا پوری رات وہ چاروں وہیں تھے ذیشان اور امان بھی یہاں تک کے بنا سحری کے اگلا روز بھی رکھ لیا اور جب داداجان کو

ائی سی یو سے روم میں شفٹ کیا تو۔۔اسکے کچھ گھنٹے بعد انھیں ہوش آگیا

وہ چاروں سب سے پہلے انکے اوپر جھک گئے

اور دادا جان نے جیسے ہی بالاج کیٔ جانب سے منہ پھیر کر شازین کو دیکھا بالاج کے اندر جیسے سب ختم ہو گیا

باپ کے بعد انھوں نے اسے سینے سے لگا کر رکھا تھا یہاں تک کے امان چچا اور ذیشان چچا نے بھی کبھی آج تک اس سے اور عیشا سے نگاہ نہیں پھیری اور آج جو نگاہ انھوں نے پھیری وہ جیسے اسے اندر تک توڑ گی ۔

شازین ماہر زاویران سے باتیں کر رہے تھے وہ باہر نکل گیا ۔

اور کسی نے محسوس بھی نہیں کیا ۔۔

وہ دانت پر دانت چڑھائے کافی دیر تک باہر بیٹھا رہا اندر سے باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں

کیا سارا کے لیے وہ ان رشتوں کو کھو دے گا جو اسے جان سے زیادہ چاہتے تھے اسے سارا سے محبت بھی نہیں تھی لیکن حیات کے بارے میں جب بھی وہ سوچتا تھا عجیب محسوس کرتا تھا وہ تو بچی تھی اسکے نزدیک ۔

وہ بھی اسکی ماں ٹھیک کہتی تھی بلکل بے ڈھنگی ۔۔

لیکن دادا جان کا نگاہ پھیر لینا اسکو مار دیتا

اگر وہ خوش نہ ہوتے تو کیا بنتی پھر اسکی وہ کبھی خوش نہ رہ پاتا اپنی خوشیوں کا گلہ

گھونٹ کر اسنے حتمی فیصلہ کیا اور اٹھا

۔ ایسے گھٹیا دوست تھے اسکے مجال ہو باہر اکر اسے دیکھا بھی ہو

وہ اندر ایا دادا جان نے پھر نگاہ پھیر لی وہ پھر انکے پاس بیٹھ گیا

اوئے پیچھے ہٹ" شازین بولا جبکہ بالاج نے اسے روکا اسنے دادا جان کا ہاتھ "

۔ تھام لیا

میں وہی کروں گا جو آپ نے میرے لیے پسند کیا ہے آپ نے یہ اتنی معمولی بات

۔۔۔ اتنا دل پر لے لی

میں اس ہی فیصلے میں راضی ہوں جو آپ نے کیا اور۔۔انشاءاللہ میں کوشش کروں

گا اسے اچھے سے نبھاو" وہ بولا دادا جان کے لبوں پر مسکان سی بکھری۔۔اور انھوں

نے آنکھوں سے جیسے اشارہ کیا۔۔ جیسے وہ راضی ہوں وہ جھکا انکا ہاتھ چوم لیا

یعنی یہ فلمی سین ہوا ہے

لڑکا شادی پر راضی نہیں دادا کو ہارٹ اٹیک اگیا

" اب داد جان ڈرپ اتار کر یا ہو کریں گے "

کچھ ایسا ہی ہے نہ" شازین نے دانت نکالے کہ امان کی گھوری نے اسکے دانت اندر

۔۔۔ کر دیے

بالاج کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ پھیلی زاویر اسے دیکھ رہا تھا لیکن کچھ نہیں

۔۔ بولا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ تمہارے دادا نے تو یہ ڈرامہ لگنا ہی تھا

تم ان سب چیزوں کو دل پر نہ لینا بس گھنٹے تک وہ اجائیں گے تو انشاءاللہ آج رات ہی

کر لیں گے یہ چھوٹی سی تقریب" وہ لوگ ہسپتال سے آئے ہی تھے تبھی بالاج

۔ کے پاس رکشندہ اگئ

۔ بالاج نے ماں کی جانب دیکھا اور گھیرہ سانس بھرا

ہاں آپ کریں اج ہی کر لیں بس لڑکی تبدیل ہو گی سارا کی جگہ حیات" اسنے

سنجیدگی سے کہا

بالاج" وہ شاکڈ سی رہ گئیں

تم پاگل ہو گئے ہو تم نے سوچا بھی کیسے یہ بات۔۔۔ تمھارے دادا کا یہ ناٹک اتنا
۔ کامیاب نہیں ہو سکتا

" تم آئندہ یہ بات منہ سے نہ نکالنا میں کرتی ہوں کوئی بندوبست
۔ نہیں مام آپ اپنی انرجی نہیں ضائع کریں
میں نے فیصلہ کر لیا ہے" بالاج نے سنجیدگی سے کہا جبکہ رکشندہ کے تو بے چینی سی
۔ لگ گئی

کیا کہا ہے انھوں نے تمھیں بتاؤ مجھے۔۔۔ تم انکے فیصلے پر سر جھکا گئے کہ انھیں بے

" کار سا دل کا دورہ پڑ گیا بالاج

مام" وہ بے ساختہ بھڑکا

اسکی بھوری آنکھوں میں سخت غصہ تھا دادا جان کے بارے میں ایسا نہ کہیں

" تو تمھارے لیے وہ ہی اہمیت کا حامل ہے نہ میں تو نہیں ٹھیک ہے

وہ جانے لگی کہ اسنے انھیں تھام لیا

آپ بھی ہیں پلیز مام میں تو سارا کو بھی پسند نہیں کرتا ہو سکتا ہے قسمت میں یہ ہی ہو

" آپ کوئی اختلاف نہیں کریں گی پلیز میرے لیے

نہیں بالاج وہ آدمی میرے بچوں پر کیسے حکم جما سکتا ہے۔ تمھارے باپ کو بھی اسی نے مارا ہے میں جا کر پوچھتی ہوں اسے میرے ساتھ کیا دشمنی ہے" وہ رونے لگ گئی بالاج نے انھیں سینے سے لگا لیا

" آپ کیوں ایسا سوچتی ہیں بابا اپنی مرضی سے گئے تھے

"نہیں میں جانتی ہوں اسی آدمی نے بھیجا تھا انھیں تم بھی اس کی باتوں میں آ گئے

مام آپ پلیز آہستہ بولیں

بالاج میں" وہ غصے سے بولی کہ وہ انکے ہاتھ دبا گیا

میرے لیے خاموش ہو جائیں میں خوش ہوں" وہ بولا

جبکہ وہ خون کا گھونٹ پیتی بیٹے کو دیکھتی رہی وہ جانتی تھی دادا کی باتوں میں وہ آ گیا ہے اور اگر کوئی بات بھی نہیں کی انھوں نے تو وہ انکی بیماری کو دل پر لے چکا تھا اور اب ۔۔۔۔۔ اپنی بات سے پیچھے ہٹے گا نہیں

درکشندہ کے لیے" حیات کڑواہ گھونٹ تھی سارا اتنی پیاری لڑکی تھی" اور۔۔

۔۔۔ اب

بالاج اپنے دادا کے بہکاوے میں اچکا تھا اسنے بیٹے کا چہرہ تھاما ہلکا سا مسکرائی

میں جانتی ہوں تمھاری خوشی نہیں ہے اس میں لیکن میں تمھاری بات مان بھی لیتی ہوں تو مجھ سے کسی اچھے کی اس لڑکی کے لیے امید مت رکھنا اور ایک بات یاد رکھنا میں کچھ بھی کروں تم مجھ سے جواب طلبی نہیں کروگے" وہ بولیں بالاج انکا چہرہ دیکھنے لگا ۔

یہ میرا آخری فیصلہ ہے" سختی سے کہہ کر وہ باہر نکل گئیں جبکہ بالاج خود بھی چپ ہو گیا ۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سارا اور احسن دونوں گھر آگئے تھے درکشندہ نے معلوم نہیں سارا کو کیا کہا تھا کیا نہیں وہ دوبارہ وہاں سے جانے کی ضد باندھ چکی تھی جبکہ احسن تو عیشاء کو دیکھ کر ۔۔۔۔ اسکا گرویدہ ہو چکا تھا بیٹے کی نہ سہی بیٹی کی ہی خوشیاں نصیب ہو جاتی اسے

داداجان نے دونوں بیٹوں کوایک چھوٹی سی خاندان کی تقریب کا کہہ دیا تھا جس میں افطار بھی ہوتی اور حیات اور بالاج کے نکاح کے ساتھ ساتھ عیشاء اور احسن کا بھی نکاح تھا ۔

بالاج خاموش خاموش سا تھا البتہ گھر میں فنکشن کا اہتمام شروع ہوا تو اسی روز حیات کو خبر ہوئی کہ در حقیقت یہ اسکا نکاح ہے

وہ حیرانگی سے آنکھیں پھاڑے کبھی زائمہ کو کبھی ماں کو تو کبھی۔۔۔نائمہ کو دیکھ رکی تھی

یہ کیسا مذاق ہے" وہ بولی کچھ سمجھ نہیں آیا کہ یہ اچانک کیا ہوا۔۔۔۔وہ کنفیوز سی ماں کو دیکھنے لگی

یہ داداجان کا فیصلہ کا چندہ کچھ نہیں ہوتا وہ بڑے ہیں تمھارے لیے اچھا ہی سوچیں گے۔۔" اسکی ماں نے سمجھایا

لیکن انکی شادی سارا سے ہو رہی تھی وہ تو بھائی ہیں میرے" وہ آنکھیں گھما کر بولی

۔

تو کیا ہوا جب شادی ہوتی ہے تو سب بدل جاتا ہے" عالیہ اسکی معصومیت پر مسکرائی

۔ وہ کچھ دیر خاموش ہوئی اور اسکے بعد اسنے سر اٹھایا

یعنی اب میری شادی ہو رہی ہے" اسکی آواز میں شرارت تھی

۔۔۔ نائمہ ہنس دی ہاں میری جان تمھاری ہو رہی ہے

عالیہ ذرا پر۔ سکون ہوئی وہ معصوم سی تھی اسے بھلا کیا مسلہ ہو سکتا تھا

میں اپنی دوستوں کو بتاتی ہوں" وہ شکر سی باہر بھاگی اور لینڈ لائیں کان سے لگا کر

کھڑی ہو گئی اور پورے گھر میں واویلا مچا دیا کہ اسکی شادی ہو رہی ہے

سب اسکی حرکتوں پر ہنس کر بچپنا سمجھ گئے سوائے درکشندہ اور بالاج کے

بالاج نے توجہ بھی نہیں دی تھی جبکہ درکشندہ نفرت سے پھنکارتی پھر رہی تھی

دادا جان کافی خوش خوش تھے حیات تو شاپینگز کے لیے نکل گئی تھی اور جب اسے

اسکی ماں نے روکا کہ کیا ضرورت ہے تو وہ صاف کہہ گی کہ اللہ اللہ کر کے پڑھائی

سے جان چھوٹ رہی ہے اور اب مجھے کوئی نہ روکے۔۔اور وہ عیشاء کو بھی اپنے

ساتھ کھینچ چکی تھی عیشاء کو بھی اس سے کوئی مسلہ نہیں تھا الٹا وہ بھی خوش ہو گئی اور اپنے لیے تو وہ بہت ہی خوش تھی ۔

البتہ زائمہ پریشان پریشان سی تھی لیکن عیشاء اور حیات نے اس بات پر توجہ نہیں دی اور طبعیت خرابی کا بہانا کر کے وہ گھر ہی رک گئی ۔۔۔

شازین مصروف سا گھر میں داخل ہوا اور اسنے ارد گرد دیکھا

لاونج میں سب ہی مختلف کاموں میں لگے تھے۔۔ مختصر سے مہمان بلانے تھے پھر بھی لیسٹ بن رہی تھیں اور بیچ میں اسکی محترمہ بیٹھی لسٹ بنا رہی تھی

اور وہ ایکدم اسکے پیچھے آیا اور اچانک ہی اسنے وہ لسٹ اچک کر پڑھنا شروع کر دی

مسٹر شازین بمعہ اہل و عیال چھوٹے موٹے چنو منو ٹنوں پنوں کے ساتھ اور " ایک تھکی ہاری ڈری سہمی بیوی کے ساتھ اس نکاح خاص میں۔۔ مدعو کیوں نہیں کر رہا کوئی " ۔۔۔۔۔

میرا تو نام نہیں ہے لسٹ میں " وہ دھاڑا جبکہ زائمہ کا چہرہ سرخ ہو گیا اسکی زبان جب چلتی تھی تو کوئی روک نہیں سکتا تھا

بہت بے شرمی ہے یہ واپس کرو تمھاری بہن کا نکاح ہے تمھیں بھی پیغام دیں اب
"

افسوس میں ابھی تک منگیتر والا ہوں ویسے کتنا خوش قسمت ہے بالاج عین رمضان میں افطار کے بعد نکاح۔۔ایک میں ہوں سال ہونے کو آیا ہے کوئی شادیانے نہیں بے رونق زندگی میں" وہ دل پر ہاتھ رکھتا لسٹ دوبارہ زائمہ کو تھما گیا جو جھجھکتے ۔۔ ہوئی تھام گئ

"اسی لیے تمھارے حریف شادی نہیں کرتے کہ تم نے تو بچی کے گلے پڑ جانا ہے کتنی ذہن ہے میری ماں بلکل ٹھیک سوچا ہے اپ نے" وہ انکے پہلو میں بیٹھ کر زائمہ کو دیکھنے لگا

ڈارک گرین ڈریس میں وہ گلابی سی گڑیا لگتی تھی جس کے ہونٹوں کے اندر ایک حسن ساتل تھا

۔۔ اب اسے کیا بتاتا کب کب نہیں دل کش گھٹیا فیل پر اکساتا تھا

اسکی شرم و جھجھک اسکا شرمانا اسکا گھبرانا اسکا معصومیت سے اسے نا سمجھی سے دیکھنا کتنا ۔ دل میں سکون دیتا تھا وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا

محترمہ فاطمہ جناح میرا روز شریف نہیں ہے ایک گلاس پانی نصیب ہو جائے تو بندہ بشر سکون حاصل کر لے "

۔ اسنے کہا ہی تھا کہ عالیہ ایکدم مڑی اور شازین دور بھاگا

ماں شادی کی تیاری کرنی تھی یار باہر کتنی دھوپ ہے اسی لیے نہیں رکھا" وہ بے چارگی سے بولا

شازین تم نے روزہ نہیں رکھا۔۔۔وہ دل پر ہاتھ رکھ گئ

" وہ میں کل رکھ لوں گا کہاں کہاں جانا پڑتا ہے

شاہزین تم جھوٹ بول رہے ہو

" یار ہاں میں جھوٹا ہوں "

سحری تو تم نے پوری کی تھی" وہ دنگ تھی نائمہ بھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔جبکہ وہ زبان دبا گیا

تم چلے جاو تمھارے بابا کو آنے دو ٹھیک کراتی ہوں میں تمھیں روزہ چھوڑ دیا بے حیا آدمی نے اور کیسے منہ پھاڑ کر پانی مانگ رہا ہے"

بیٹھی رہو زائمہ خود ہی پی لے گا" وہ خفگی سے بولی تو زائمہ جی چچی کہہ کر دوبارہ لیسٹ دیکھنے لگی جبکہ شازین نے اسے آنکھیں سکیڑ کر گھورا ۔

زائمہ نگاہ بچا گئی وہ گردن سے اشارہ کر کے کچن میں چلا گیا اب وہ ان دونوں کے بیچ سے کیسے اٹھتی

وہ بے چارگی سے شازین کا غصیلہ روپ دیکھتی سانس حلق میں اتار گئی جبکہ چچی مسلسل انھیں بول رہیں تھیں وہ کچھ دیر وہاں بیٹھی رہی وہ کچن میں کھڑا اسے کچھ دیر دیکھتا رہا اور پھر اندر چلا گیا جبکہ وہ مجبور تھی کیسے انکے پاس سے اٹھتی۔۔ تھوڑی دیر بعد نائمہ کو کچھ یاد آیا ۔

زائمہ میرے کمرے میں سے زیورات کے ڈبے اٹھالاؤ حیات کے لیے نکالے تھے " وہ بولیں تو وہ سر ہلا کر اٹھی اور اندر کمرے میں اگئی ۔

وہ نائمہ کے کمرے میں آئی اور سامنے ہی شازین کو دیکھ کر مڑ کر دیکھا چچی اور اسکی ماں باتیں کر رہی تھیں وہ دروازے میں ہی رک کر اسے دیکھنے لگی ۔

" تمھیں نہ میرا کہنا ماننا چاہیے نہ کہ ان دو بزرگ خواتین کا

"وہ سب بیٹھے بیٹھے میں کیسے اسکتی تھی

" بس منمناتی رہو اب اندر او گی یہ پھر وہ بھی مجھے کرنا پڑے گا

کیا کرنا پڑے گا" وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

تمھیں کھینچ کر اندر کرنا پڑے گا وہ اٹھا زائمہ کا دم سا نکلا

"ن۔۔ نہیں شازین وہ لوگ سامنے ہی بیٹھے ہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے

وہ جلدی سے دور ہوئی شازین رک گیا اسکے یہ ہی ڈرامے تھے

در حقیقت تمھارا اور میرا نکاح ہونا چاہیے" وہ اسکی بات پر نگاہ جھکا گئی کچھ شرم سی

۔۔ آئی

آپ کا واقعی روزہ نہیں ہے" وہ جس بات پر کافی دیر سے حیران تھی پوچھ بیٹھی

۔۔۔۔ روزہ ہے بھئی

" اویں تمہیں بلانے کے بہانے جھوٹ بول دیا

یہ تو غلط بات ہے روزے میں تو جھوٹ نہیں بولتے" وہ بولی تو شازین اسے غور

سے دیکھنے لگا دروازے پر کہونی ٹکا کر بولا

محبوب کو نظر بھر کر دیکھ سکتے ہیں" وہ آہستگی سے بولا جبکہ وہ شرما کر وہاں سے

بھاگتی کہ کچھ سوچ کر رک گئی

شازین بھی مسکرادیا

۔۔ وہ۔۔ایک بات نہیں پتہ نہ آپ کو" وہ کچھ یاد کرتی بولی

۔ شازین نے اسے بڑے پیار سے دیکھا

"جی بلکل مجھے یہ نہیں پتہ آپ بتائیں

شازین۔" وہ اہستگی سے بولی اسکے منہ سے اپنا نام کس قدر پیارا لگتا تھا بس اسکا بس نہیں چلتا تھا اس پری جیسی لڑکی کو تنگ کر کے رکھے

عیشاء کا بھی نکاح ہے احسن بھائی سے بالاج بھائی کو پتہ ہے یہ بات کیا انھوں نے آپ لوگوں کو بتایا ہے" وہ نگاہ جھکائے بولی تھی شازین کی آنکھیں پھیل سی گئیں کیا۔۔۔۔۔ تمھیں کس نے کہا ہے یہ۔۔۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے صرف حیات اور بالاج کا نکاح ہے" وہ بولا جیسے شاکڈ لگا تھا۔۔۔

زائمہ نے نفی میں سر ہلایا

ارے زائمہ کیا کرنے لگ گئی ہو اندر سے لے کر او" عالیہ بولی جبکہ زائمہ جلدی سے اندر آئی شازین اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا

۔۔۔ زائمہ باہر نکل گئی جبکہ شازین بھی نکلا

۔ لیکن عالیہ اور نائمہ کی نگاہ سے بچ کر باہر چلا گیا بالاج اندر آرہا تھا

۔۔ وہ کچھ کھچ کھچا سا تھا ان تینوں سے

" تم نے بتایا نہیں عیشاء کے نکاح کے بارے میں "

اب تم لوگوں کو ہر بات بتاو" وہ ذرا تلخی سے بولا تو شازین حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

کیا ہو گیا ہے تمھیں تم جانتے یوزاویر" وہ عیشاء کا فیصلہ ہے میں اس بارے میں کچھ " نہیں کر سکتا

۔۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر اندر چلا گیا جبکہ شازین پریشانی سے اسکی پشت دیکھتا رہا

۔۔ وہ آفس میں داخل ہوا ماہر اور زاویر کوئی ویڈیو دیکھ کر ہنس رہے تھے

جبکہ انکی کوئی بحث بھی جاری تھی شازین اندر ایا اور چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا

تم دونوں کو پتہ ہے ہو کیا رہا ہے" وہ بولا تو انھوں دونوں نے مڑ کر اسکی جانب " ۔ دیکھا

خیریت یہ بوتھی لٹکا کیوں رکھی ہے" زاویر نے موبائل رکھا اور ٹیبل کے قریب ہوتے اسنے اپنے بازو ٹیبل پر رکھے جبکہ ماہر تھوڑے فاصلے پر صوفے پر بیٹھ گیا ۔

" کل نکاح ہے شاید

ہاں ہمارے بھائی کا ہمارے یار کا نکاح ہے۔۔۔۔" وہ دونوں بروقت بولے

۔۔ اور تیری محبت کا بھی سالے آنکھیں بند کر کے رہتا ہے کیا

عیشاء کا نکاح اس چھوٹی شرٹ احسن سے ہے وہ بھی کل" وہ بولا اور سر جھٹکا جبکہ زاویر کے چہرے پر یکایک سنجیدگی چھا گئی وہ چیئر چھوڑ کر کھڑا ہو گیا جبکہ ماہر بھی اپنی جگہ سے اٹھا وہ بخوبی جانتے تھے عیشاء کے لیے زاویر کے دل میں کیا تھا اور وہ کس قدر پاگل تھا اس معاملے کو لے کر کبھی مذاق برداشت نہیں کرتا تھا کجا کہ بات سیدھا نکاح پر پہنچ گئی

ایسا ہو ہی نہیں سکتا میں نے دادا جان کو بتایا ہوا ہے" وہ موبائل اٹھا کر بس نکلتا ہوا دیکھائی دیا تھا ۔

شازین اور ماہر دونوں اسکے پیچھے نکلے انھوں نے اسے روکنا چاہا تھا مگر وہ گاڑی میں سوار ہوتا اور ہوا کیطرح وہاں سے غائب ہوتا دیکھائی دیا تھا

۔ داداجان" وہ دروازہ کھول کر اندر گھس گیا انکے سامنے کچھ مہمان بیٹھے تھے یہ میرا ہوتا ہے زاویر" وہ مسکرا کر اسکے اونچے لمبے قد و قامت اور کسرتی جسامت پر بلیک کوٹ اور بلیک پینٹ وائیٹ شرٹ جس کا گریبان کھلا تھا۔۔اسکو دیکھ کر ایکدم سے خوش ہوئے اور مسکرا کر بولے مگر زاویر کا دل و دماغ اس وقت اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ وہ کسی سے ملتا اچھے سے بات چیت کرتا یہ کچھ بھی وہ وگ زاویر سے اٹھ کر بغل گیر ہوئے زاویر بے تاثر چہرہ سے دادا کو دیکھنے لگا جبکہ داد جان ۔۔۔ سمجھ گئے تھے بات اس تک پہنچ گئی ہے

وہ لوگ کچھ دیر بیٹھے اور شاید زاویر کے رویے کی وجہ سے اٹھ گئے وہ لوگ نکلنے لگے تھے کہ اندر ماہر اور شازین بھی داخل ہوئے اور داداجان نے ان لوگوں کو ان دونوں سے بھی ملوایا

وہ سوسائیٹی کے رہنے والے تھے نئے نئے آئے تھے سامنے ہی گھر تھا تو امان سے ملنے اگئے تھے ۔

۔ انکے نکلتے ہی زاویر اٹھ کھڑا ہوا

" کوئی تمیز لحاظ ہے یہ جہاں سے اٸے ہو تینوں وہیں پھینک آئے ہو
عیشا کا نکاح کیوں ہو رہا ہے" انکی بات کاٹتا وہ بے چینی سے کبھی اٹھ رہا تھا کبھی بیٹھ
۔۔ رہا تھا لہجے میں سرد پن تھا اختلاف تھا
دادا جان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کے لیے کہا
داد جان مجھے بتائیں کیوں ہو رہا ہے عیشاء کا نکاح میں نے اپ سے وعدہ لیا تھا آپ
میرے ساتھ کیا ایک وعدہ نہیں نبھا سکتے" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا تقریبا چلایا تھا
زاویر" شازین نے ذرا ناگواری سے یہ انداز اسکا دیکھا تھا
بات کرو چلاو مت" ماہر بھی بولا
میں بات کروں تم سب جانتے ہو پھر بھی مجھے اینڈ وقت پر پتہ چل رہا ہے چلو ٹھیک
ہے بھاڑ میں جائے اس گھر کا ایک ایک فرد اگر یہ نکاح نہ رکا تو پھر میرا تماشہ دیکھیے گا
آپ کے پاس وقت ہے روک لیں چاہیں تو" غصے سے پھنکارتا وہ تن فن کرتا وہاں
سے باہر نکل گیا جبکہ دادا جان سر تھام گئے تھے ابھی انکی طبعیت اتنی بہتر نہیں تھی
کہ ایسے چڑھائی کرتا وہ مگر وہ غصے کا اتنا ہی تیز اور اتنا ہی پاگل تھا کسی کے قابو میں
۔۔ نہیں اتا تھا بلکل یہاں عادت اسکی اپنے باپ پر تھی

" مجھے یہ ہی ڈر تھا اسے سمجھاؤ وہ بچی نہیں کرنا چاہتی اس سے

۔ وہ بولے جبکہ وہ دونوں لب دبا گئے

زاویر کمرے سے نکلا تو احسن کو عیشاء کے کمرے سے نکلتا دیکھا وہیں کھڑا رہ گیا

احسن اور سارا کو وہ سب ہی جانتے تھے اکثر بچپن میں اپنی والدہ کی وفات کے بعد وہ

لمبا لمبا عرصہ یہاں رہ کر جاتے تھے یہ تو جب سے وہ دونوں سٹیبل ہوئے تھے تب

۔ سے آنا جانا کم ہو گیا تھا

وہ مسکراتا ہوا نکلا تھا اس لڑکی کے کمرے سے جس نے کبھی بالاج کے علاوہ کسی کو

ان تینوں میں سے اپنے کمرے میں گھسنے نہیں دیا تھا احسن رکا پلٹا اور دروازہ کھول کر

۔ اندر جھانکا اسکے ہنسنے کی آواز ارہی تھی

اور پھر وہ ہنستے ہوئے دور ہو کر درکشندہ کے کمرے میں گھس گیا عیشاء بھی مدھم

مسکراہٹ سے کمرے سے نکلی اور سیدھا نگاہ نیچے کھڑے زاویر پر گئی جو سنجیدگی کی

انتہا پر تھا

عیشاء نے نگاہ پھیر لی ہلکا سا ڈر لگا تھا اسکی آنکھوں میں دیکھ کر وہ چپ چاپ کھڑا دیکھ

رہا تھا

اور یہاں ایک مرد کے ذہن میں اسکے خلاف شک بننے لگا تھا اسے اندازہ بھی نہیں ہوا تھا ۔

وہ بھی اپنی ماں کے کمرے میں جلدی سے چلی گئی لیکن اسکی آنکھوں سے ڈر گی تھی ۔

زاویر " باقائدہ لات مار کر لاونج کا واس توڑا تھا اسنے نائمہ حق ودق تھی ۔

وہ کوٹ اتار کر بناماں کی سنے پھینکتا وہاں سے باہر نکل گیا

زائمہ بھی فاصلے پر کھڑی تھی ڈر سی گئی تھی

" زاویر بات سنیے "

ہاتھ چھوڑیں میرا جب آپ لوگ کچھ نہیں کر سکتے تو اب مجھے پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے " وہ دھاڑا جبکہ نائمہ نے اسکا چہرہ تھام لیا

" میرے بچے اس بچی کی خوشی ہے اس میں "

بھاڑ میں گئی وہ بچی اسکی خوشی " اسنے ماں کا ہاتھ دور کیا اور دوبارہ گاڑی میں سوار ہو کر وہاں سے نکلتا چلا گیا ۔

" یاخدا یہ کیا ہو گیا " کس نے بتایا ہے زاویر کو

زائمہ شازین اور ماہر کی جانب دیکھتے نائمہ ذرا غصے سے بولی تھی وہ تینوں خاموش ہی رہے جبکہ دوسری طرف زاویر کے وجود میں ایک جنگ سی چھڑ گئی تھی ۔
ٹھیک ہے اسنے جو غلطی کی تھی اسکے سبب اسکی کبھی خود ہمت نہیں پڑی تھی اسکے کمرے کا رخ کرنے کی لیکن وہ تو کبھی ماہر اور شازین کو آنے نہیں دیتی تھی اب احسن کے ساتھ ایک کمرے میں تھی ہنس رہی تھی وہ غصے میں کافی تیز ڈرائیو کر رہا تھا ۔۔۔

جبکہ اسکا سیل فون بج رہا تھا وارڈن نے اسے روکنے کی بھی کوشش کی مگر وہ سارے سگنل توڑتا معلوم نہیں کہاں جانا چاہ رہا تھا

وہ سب فکر مند تھے امان صاحب ذیشان کو اس بات کی خبر نہیں تھی خبر تو عالیہ اور درکشندہ کو بھی نہیں تھی
عیشاء کے دل میں فکر سی تھی جبکہ دوسری طرف زائمہ شازین ماہر بھی فکر مند تھے ۔ جبکہ حیات کی تو خوشی دوبالا ہو چکی تھی کیونکہ پڑھائی سے جان چھوٹ رہی تھی

اسنے یہ سوچا ہی نہیں کہ شادی بس اس حد تک نہیں تھی کہ نئے کپڑے خرید لیے دوستوں کے ساتھ شغل لگا لیے لیکن اسنے اتنا ہی سمجھ لیا تھا

بات صرف نکاح کی تھی اور نکاح سے پیلے دونوں طرف رخصتی کی ضد درکشندہ نے ڈال دی تھی

بالاج نے اختلاف کرنا چاہا تھا کہ وہ رخصتی تو کسی صورت نہیں چاہتا تھا لیکن اسکی ماں اس بات کو رد کر گی اور چار نثار اسے چپ ہونا ہی پڑا اور دوسری طرف احسن نے خود رخصتی کی بات کی تھی بلکہ درکشندہ کو بہت دل سے منایا تھا کہ وہ عیشاء کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا اور پھر ہوا بھی کچھ ایسا ہی تھا

آج افطار کے بعد نکاح تھا

زاویر تو گھر لوٹا ہی نہیں تھا باقی سب فکر مند تھے

شازین کو بالاج لون میں دیکھا تو اسکے پاس آ گیا

کیا مسلہ ہے تمہیں بات کیوں نہیں کر رہے" وہ بولا تو بالاج نے گھیرہ سانس بھرا

ایسا کچھ نہیں ہے بس فیڈ آپ ہوں کبھی شادی پھر رخصتی نکاح سب ایکدم حملہ آور

ہو رہی ہیں چیزیں" وہ ہلکا سا ہنس دیا

زاویر کو عیشاء کے نکاح کا پتہ چل گیا ہے

تو نے ہی بتایا ہو گا" وہ غصے سے بولا

" یار ہم لوگ جانتے ہیں سب پھر بھی اسکے ساتھ زیادتی کر دیتے

دیکھ شازین شادی مسلط نہیں کی جا سکتی مسلط کرنے پر وہ مجبوری ہی بن کر رہ جاتی

ہے اچھی بات ہے وہ گھر نہیں ہے اسے انا بھی نہیں چاہیے عیشاء جس چیز میں خوش

ہے کم از کم اسکی خوشی کا خیال رکھنا چاہیے سب کو تو ٹینشن نہ لے جہاں تک مجھے لگتا

" ہے جب تک اسکا غصہ اترے گا نکاح ہو چکا ہو گا

"کچھ الٹا سیدھا نہ ہو جائے "

نہیں ہوتا بھئی کیوں منہ لٹکا رہا ہے" بالاج نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا شازین کو

تسلی تو نہیں ہوئی تھی پھر بھی سر ہلا گیا تھا

دادا جان نے اسے بلایا تھا وہ انکے پاس آگئی اور انکے سامنے بیٹھ گئی

۔ میرا بچہ خوش ہے" وہ مسکرائے تو وہ سر ہلا گئی

۔ یہ تو اچھی بات ہے" وہ سر ہلا گئے

جیسے کچھ کہنا چاہ رہے تھے عیشاء نے محسوس کیا تھا

کیا ہوا دادا جان" وہ سوالیہ نگاہوں سے انھیں دیکھنے لگی

" بچے میں

۔ عیشاء" درکشندہ کی غراہٹ پر وہ کھڑی ہو گئی ماں کے غصے سے بھی ڈر لگتا تھا

جاو اپنے کمرے میں" وہ بولیں لہجے میں سختی تھی

ابھی پاولر والی آجائے گی اپنی تیاری کرو" اسنے کہا تو عیشاء سر ہلا کر باہر نکل گئی

اب میرے بچوں کے معاملے میں مت آیئے گا" انگلی اٹھا کر وہ بولی جبکہ دادا جان

۔۔ م چاہ کر بھی عیشاء سے زاویر کے متعلق بات نہیں کر سکے تھے

گھر میں سب تیاریوں میں لگ گئے افطار سے پہلے مہمانوں کا آنا جانا لگ گیا تو کسی بھی

بندے کو زاویر سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا جبکہ گھر میں افطار کی تیاریاں

۔ بھی لگ گئیں تھیں افطار کر کے سب ہنسی مذاق میں لگ گئے

اور امان صاحب نے بتایا کہ نکاح خواں ارہے ہیں تو اپنی کھی کھی بند کر کے نکاح کے لیے بلالو بچوں کو" بالاج وائیٹ کرتا شلوار بھی اپنی وجاہت سے سب کو دنگ کرتا وہاں بیٹھ گیا در کشندہ بہت بے چین تھی سارا تو اس نکاح میں شامل ہی نہ ہوئی تھی

۔

جبکہ دوسری سمت میں احسن بیٹھ گیا اور زائمہ حیات کو لے آئی

پنک لباس میں پریوں سا حسن تھا کچھ سادگی کچھ شرارتیں آنکھیں اور اسکا میکپ سے سجا چہرہ باکمال تو وہ شاید پہلی بار لگی تھی کیونکہ سنواری ہی جیسے آج تھی ۔

۔۔۔۔ بالاج کے پہلو میں بیٹھتے کافی عجیب لگا تھا اسے

مما میں ادھر بیٹھ جاتی ہوں" وہ سب کے بیچ بولی تو سب ہی مسکرا دیے ۔

ارے اب تم بالاج کی ہو رہی ہو تو اسکے پاس بیٹھو گی نہ" ایک آنٹی بولیں

بالاج بھائی کے ساتھ تو کبھی نہیں بیٹھی" وہ بیوقفوں کیطرح بولی بالاج م چہرے کا رخ پھیر گیا ۔

چپ ہو جاو" عالیہ نے اسے گھورا تو وہ منہ بنا گئی اور بالاج کے ساتھ بیٹھ تو گئی لیکن فاصلے سے ۔۔۔۔

۔۔۔ عیشاء کو بھی بلا لیتے" نائمہ نے درکشندہ کو کہا

۔۔۔۔ ہاں وہ ابھی اسکی تیری رہتی ہے تو پہلے انکا نکاح ہو جائے وہ بھی اتی ہی ہو گی

وہ بولی تو نکاح خواہ نے بالاج کا نکاح شروع کیا

اسنے نگاہ گھمائی زاویر کہیں بھی نہیں تھا ماہر اور شازین بھی خاموش کھڑے تھے

۔ اسے کون سا اس نکاح کی خوشی تھی تبھی وہ بھی چپ ہو گیا

۔۔۔۔۔ اور اسنے دستخط کیے پین تقریبا پھینکا

حیات نے پہلی بار شاید کسی کی کوئی حرکت نوٹ کی تھی۔۔۔وہ پھینکا ہوا پین اسکی

۔ ماں اسے اٹھانے کا کہہ رہی تھی

اسنے قبول ہے کہا تو بے ساختہ رونا سا آنے لگا ایسا لگا جیسے یہ قبول ہے نہیں کہہ رہی

اسے ذبح کیا جا رہا ہے کچھ ایسا ہو رہا ہے سائین نہ کیے گئے تھے اس سے اور یہ تھا تو

فطری عمل لیکن بالاج اور درکشندہ کو ڈرامہ کیوں لگ رہا تھا معلوم نہیں تھا

شازین اسکے نزدیک آیا اور اسے اپنے ساتھ لگ کر اسنے اس سے نکاح نامے پر

سائین کرائے

زائمہ پیچھے کھڑی رو رہی تھی شاید ہر لڑکی اس وقت میں گھبرا جاتی ہے ماہر بھی وہیں کھڑا تھا

نکاح ہو گیا تو عیشا کو بلانے کا پھر کہا گیا "

خیر ہے اب تک نہیں آئی" ایک آنٹی بولیں

۔ جی بلکل خیر ہی ہے زائمہ عیشاء کو دیکھ کر او" اسنے حکم دیا زائمہ سر ہلا کر اوپر اگئ

اسنے دروازہ بجایا اور جب دروازہ نہ کھلا تو اسنے دروازہ کھول دیا

اندر عیشاء کا نام و نشان بھی نہ تھا

وہ واشروم میں دیکھنے لگی عیشاء وہاں بھی نہیں تھی وہ گھبرا گی دل تھام گئ

وہ کہہ کر تو گیا تھا اگر کسی نے کچھ نہ کیا تو جو تماشہ ہو گا اسکے ذمہ وہ سب خود ہوں گے ۔

زائمہ پریشانی سے کانپتی ہوئی باہر آئی نیچے سب اوپر ہی دیکھ رہے تھے

درکشندہ سمیت بالاج اور احسن کے رنگ اڑ گئے زائمہ رونے لگ گئ

بالاج بھاگ کر اوپر ایا تھا خالی کمرہ گواہ تھا زاویر کوئی کھیل کھیل چکا ہے

زندگی میں پہلی بار اسکا دل کیا زاویر کا خون کر دے اسنے اسے کال گھمائی مگر موبائل پاور آف تھا ۔

سب باتیں بنانے لگے تھے درکشندہ دل تھام گئ ۔

یہ ہو کیا رہا ہے کہاں ہے عیشاء" درکشندہ بولی

بھاگ گی کیا لڑکی" چیا گویاں بڑھنے لگیں

یہیں کہیں ہو گی" احسن نے خود جا کر کمرے میں دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا ۔

بالاج بار بار کالز کر رہا تھا شازین ماہر الگ کر رہے تھے ۔۔

لیکن کال پک نہیں ہو رہی تھی

"زاویر اللہ کے واسطے مجھے چھوڑ دیں میری بدنامی ہو جائے گی

وہ خود کو اس سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی دادا جان کے پاس سے وہ اٹھی تو لاونج خالی تھی وہ اپنے کمرے میں جاتی کہ زاویر کو ایکدم اپنے سامنے دیکھ کر ڈر گئ اور دو قدم دور ہوئی

وہ کچھ نہیں بولا تھا

لیکن اسکی خاموش نگاہوں کا جو سرد پن تھا وہ گویا تھا بہت کچھ تھا اسنے عیشاء کا ہاتھ جکڑا اسکے منہ پر دوسرا ہاتھ رکھا اور ایک لمہہ ضائع کیے بنا اسے وہاں سے گھسیٹ کر لے گیا

اسکے ہاتھ کی فولادی گرفت پر عیشاء ایک لفظ بھی نہ بول سکی جان توڑ محنت کرنے کے باوجود وہ نازک سی لڑکی اسکے قبضے سے آزاد نہ ہو سکی تھی اور وہ اسے کسی پرانے بوسیدہ فلیٹ میں لے ایا تھا جہاں اندھیرے کے باعث خوف محسوس ہو رہا تھا اور بدنامی کا خوف الگ تھا ۔

کچھ نہیں ہوتا عیشاء تمھارے ساتھ میں بھی بدنام ہو جاؤ گا" وہ بولا سخت لہجہ تھا۔۔

وہ چیئر پر بیٹھا تھا جبکہ عیشاء اسکے قدموں میں تھی اسکے دونوں ہاتھوں کو وہ اپنے ہاتھ میں جکڑے ہوئے تھے جبکہ رو رو کر عیشاء نے آنکھیں سجالیں تھی

مجھے آپکی بدنامی سے فرق نہیں پڑتا چھوڑ دیں مجھے" وہاں سب سوچیں گے میں " بھاگ گئی ہوں"

وہ جیسے ہچکیاں بھر رہی تھی زاویر کو رتی بھی فرق نہ پڑا

سب کو پتہ ہے میرے ساتھ بھاگی ہو خیر اس میں تمھارا اپنا ذاتی قصور ہے" "

اسنے اسکے ہاتھوں کو آزاد کر دیا عیشاء ایکدم پیچھے ہوئی مٹی اسکے کپڑوں پر لگ گئ تھی ہاتھ گندے ہو گئے تھے وہ اٹھی اور اس چھوٹے سے فلیٹ سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی

کہ دروازے پر تالا تھا اسنے دروازہ پیٹ ڈالا

پلیز مجھے بچاؤ کوئ بچائے مجھے بھائی مما" وہ دروازہ پیٹتی سسکیوں سے رو دی جبکہ زاویر اسکے ڈرامے پر سے توجہ ہٹا کر اپنے ایک دوست کو کال ملا گیا

اچھا ٹھیک ہے میں کھولتا ہوں دروازہ" اسنے اتنا ہی کہا

عیشاء نے مڑ کر دیکھا وہ اسی کے پاس ارہا تھا وہ دیوار سے چپکا گئ

بڑے شوق سے بڑا مسکرا مسکرا کر احسن سے نکاح کر رہی تھی اب مجھ سے کرو اور پھر میں تمھیں بہت اچھے سے سمجھاؤ گا کہ " جو تم سے محبت کرے اسکی قدر نہ " کی جائے تو وہ کس طرح پاگل ہو جاتا ہے

اسے یہ بات ہی ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ احسن اسکے کمرے میں کیوں تھا

نہیں کبھی نہیں میں آپ سے نکاح نہیں کروں گی" وہ جیسے دیوار سے بھی پار ہو جاناچاہتی تھی

" وہ بولی جبکہ زاویر نے شانے اچکائے "چلو بس پھر ٹھیک ہے

۔۔ آج سے چار ماہ پہلے ایک کھیل میں میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا تو کیا ہوا آج ہو جاوگا یہاں تمہیں بچانے والا بھی کوئی نہیں" اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا وہ اسکے نزدیک چھوٹے چھوٹے قدم بھرنے لگا

عیشاء کی آنکھیں پھیل گئیں

ن۔۔۔ نہیں ز۔۔زاویر آپ اپ ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ آپ" وہ دور کرنے لگی

۔۔ " کیوں عیشاء تم میری لگتی کیا ہو جو میں تمھارے ساتھ ایسا کچھ نہیں کر سکتا اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا وہ اسکے بلکل نزدیک کھڑا تھا جبکہ عیشاء دیوار سے لگتی نیچے بیٹھتی چلی گئ ۔۔۔۔

جبکہ زاویر اسکے عین سامنے کھڑا ہو گیا

تمھاری جیسی اوور سمارٹ اور ایک بات کو لے کر بیٹھ جانے والی لڑکیوں کا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے "

دور ہو جائیں مجھ سے کبھی بھی آپ سے شادی نہیں کروں گی" وہ چلا اٹھی وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا جبکہ عیشاء اور بھی سمٹ گئی اُسکا لباس مٹی سے بھر گیا تھا ۔

تم بلاوجہ محنت کر رہی ہو اگر یہ سوچ رہی ہو کہ میں تم پر ترس کھاوں گا تم تو جانتی ہو مجھے اچھا انسان تو ہوں ہی نہیں میں تمھاری عزت یہیں لوٹ لوں گا پھر بھی تمھیں چھوڑوں گا نہیں پھر جس طرح چاہو میرے ساتھ رہو کیونکہ یہ لکھا گیا ہے تم میری ہو " وہ کافی سنجیدگی سے بول کر اسکی پھیلتی ہوئی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ۔

عیشاء اور بھی سمٹ گئی بُری طرح رونے لگی اور جیسے ہی زاویر کا ہاتھ اسکے دوپٹے پر گیا کہ وہ۔۔۔ایکدم دور ہوئی ۔

زاویر آپ ایسا نہیں کر سکتے " وہ چلا اٹھی

میں ایسا ہی کروں گا" وہ بھی جیسے ضد اور غصے میں ہر حد پار کر دینا چاہتا تھا عیشاء اسے دور دھکیل کر بھاگی تھی اسنے دروازہ پیٹ ڈالا مجھے بچاؤ پلیز مجھے بچاؤ" وہ

سسکیوں سے رو دی جبکہ زاویر غصے سے پاگل ہوتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی سمت کھینچ گیا اور جھٹکے سے اسکی گردن سے دوپٹہ نوچ کر پھینکا

نہیں زاویر اپنے آپ کو میری نظروں میں اتنا نہ گرائیں چھوڑیں مجھے" وہ جیسے بن پانی کی مچھلی سی بن گئ۔۔۔

بس چپ" وہ دھاڑا تھا جبکہ عیشاء کا چہرہ سرخ ہو گیا رو رو کر اسنے اپنی آنکھیں سجا لیں تھیں۔

جبکہ زاویر نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی فولادی گرفت میں جکڑا۔۔۔تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں

"اس مٹی میں خاک ہونا چاہتی ہو یہ شرافت سے نکاح کرو گی

وہ سرخ انکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑ کر بولا جیسے اگر وہ انکار کرے گی تو وہ کسی درندے کی طرح اسے بے آبرو کر کے اسے پھر بھی خود کے ساتھ رہنے پر مجبور کرے گا

۔۔۔ عیشاء اسکے ہاتھوں میں ہی بری طرح روتی چلی گئ

جبکہ زاویر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

تمھاری اکڑ توڑنے کا جو مزاہ ہے وہ مزہ کسی چیز میں نہیں ویری گڈ میں قاضی کو بلاتا ہوں" اسنے دروازہ کھولا اور اسکا دوپٹہ اسکے اوپر ڈال لیا عیشاء زمین پر بیٹھ گئ

اسکی انکھ سے انسو گیر رہے تھے اسنے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ مولوی اندر ایا اور شاید وہ بات سمجھ گیا عیشاء کو ایسے زمین پر بیٹھے دیکھ اسنے نکاح پڑھانے سے صاف انکار کر دیا

تم سب زبردستی کر رہے ہو بچی کے ساتھ میں پولیس میں رپورٹ لکھواوگا" وہ بولا جبکہ زاویر لبوں میں سیگریٹ دبائے اسے خاموشی سے دیکھنے لگا جبکہ اسکا دوست بھی مولوی کو دیکھ رہا تھا اور پھر اسکے دوست نے گن نکال کر اسکی کمر پر رکھ دی ۔ عیشاء یہ سب نہیں دیکھ رہی تھی

وہ ایک ضد کی بھینٹ چڑھ رہی تھی اور اسنے چڑھنا ہی تھا وہ جان گئ تھی

اسے رسوا کر کے اپنانے کو وہ کون سی محبت کہہ رہا تھا پہلے اسکی عزت پر حملہ آور ہوا تھا اور اب اسے بھری دنیا میں ذلیل کر دیا

اسکے بعد اسکے کانوں میں بس نکاح نامے پر قبولیت دینے کی آواز آئی تھی اسکے ہاتھ کانپنے لگے تھے جب مولوی صاحب نے اس سے اجازت مانگی ایسے بھی نکاح ہوتے ہیں یہ محبت کا نکاح تھا یہ وہ کوئی بدلہ لے رہا تھا

۔۔۔ محبت کے دعویدار ایسے نہیں ہوتے

عیشاء نے ایک نگاہ اٹھائی وہ موبائل کو دیکھ رہا تھا لبوں میں سیگریٹ تھی ماتھے پر بل تھے جیسے فکر مند خود بھی ہو پھر بھی ضد پر اڑا ہو۔۔اور پھر نگاہ اٹھا کر اسنے عیشاء کو دیکھا ۔

اور عشاء نے نگاہ پھیر کر اس نکاح نامے پر سگنیچر کر دیے

قبول ہے اپکو" مولوی نے پوچھا

سائین کر دیئے ہیں تو قبول ہی ہے" وہ بولی جبکہ زاویر کے لب مسکرا دیے

"مولوی صاحب ساری قبولیت مجھ سے لیں وہ ذرا غصے میں ہے

وہ ہلکا سا مسکرایا اور نکاح نامے پر بہت خوبصورت سے سگنیچر کیے اسکے دوست نے اسے مبارک بعد دی تھی

" اس نکاح نامے پر ابھی کچھ ضروری دستاویز لگنی رہ گئیں ہیں

" بلکل لگوائیں نکاح پکا ہونا چاہیے"

اسنے اپنے دوست کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر اسے باہر لے گیا جبکہ زاویر نے ایک گھیرہ ۔۔۔۔ سانس کھینچا

مسلسل شازین ماہر کی کالز ارہی تھیں اسکے فون پر اسکے باپ کی کالز تھیں ذیشان زائمہ کس کس نے نہیں کال کی تھی وہ سیگرہٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتا۔۔اسکے پاس آیا جو کھڑی ہو چکی تھی

۔ چلیں" وہ سیگریٹ پھینکتا سکون سے بولا اتنا بڑا تماشہ کر کے سکون میں تھا

۔ عشاء نے اسکی جانب دیکھا

آپ مجھے بدنام کر چکے ہیں ذلیل کر چکے ہیں اب مجھے کہاں لے جانے کی بات کر رہے ہیں دوبارہ اس گھر میں امی مجھے جان سے مار دیں گی۔۔بھائی شاید میری شکل

بھی نہ دیکھیں اور باقی سب کس کس نظر سے دیکھیں گے مجھے" وہ رو پڑی وہ اسکے نزدیک آیا وہ ایک قدم دور ہو گئ

زاویر یہ اپکی ضد ہے جس کا میں شکار ہو چکی ہوں میں اپکو چھوڑو گی نہیں یاد رکھیے گا "

غصے غم سے دھوری ہوتی وہ کہہ کر خود ہی باہر نکل گئ

میں نے کب کہا ہے مجھے چھوڑو" وہ دل پر ہاتھ رکھتا بولا تھا

وہ جانتا تھا یہ رزق بہت بڑا تھا مگر وہ ان لوگوں میں سے تو بلکل نہیں تھا جو اپنا اپ مار کو دوسروں کو خوشیاں دے جو اسکا تھا وہ اسی کا تھا اور وہ حاصل کر چکا تھا

اور جو کچھ اس نے بکواس کی تھی وہ بھی صرف اسے دھمکانے کے لیے کی تھی ورنہ نہ وہ اسکی عزت کا ہتھیار اتھا اور نہ وہ ایسا ارادہ رکھتا تھا اور جو کچھ ماضی میں ہوا تھا وہ ۔۔۔۔ نہیں کرنا چاہتا تھا اسکے ساتھ کچھ ایسا

لیکن اس دن وہ اپنے دوست کے ساتھ کچھ زیادہ ہی بکواس دیکھ کر آیا تھا سوشل میڈیا پر ہر چیز آج نوجوان نسل کو بگاڑنے کے لیے موجود تھی اور وہ نہ چاہتے ہوئے

بھی اس کے ساتھ شامل ہو گیا تھا کہ برائی بڑی جلدی اٹریکٹ کرتی ہے کسی کو بھی

۔۔۔ اور وہ بھی اسی بات کا وکٹم ہوا تھا

۔ اور جب وہ گھر پہنچا تو آنکھوں میں بھی اسی چیز کا اثر تھا

اس دن قسمت سے سب ادھر ادھر تھے اور عیشاء ہی اپنے کمرے میں تھی

وہ بے دھیانی میں اسکے پاس آ گئی تھی کہ نائمہ کہہ کر گئی تھی کہ زاویر اے تو اس سے

۔ کھانے کا پوچھ لے

اور وہ تینوں اکثر اسی طرح ان چاروں کا خیال رکھتی تھی اس دن سے پہلے کبھی اس

نے عشا کو ایسی نگاہ سے دیکھا ہی نہیں تھا

اسے مکمل دیکھتا۔۔وہ دیکھتا ہی رہ گیا

وہ کھڑی سامنے سوال کر رہی تھی

اسکے بال زیادہ لمبے نہیں تھے

لیکن وہ بھوری بلی سی لڑکی اور پھر اسکا چمکتا رنگ بے داغ زاویر نے اپنی مٹھیاں

بھینچی تھیں

اور بے حد کوشش کے بعد بھی وہ ہار گیا اسنے عیشا کو دیکھا

زاویر بھائی آپ کو کھانا لادوں" اسکا سوال جوں کا توں تھا

وہ آگے بڑھا عیشا کو ایکدم اپنے بازو میں جکڑ لیا

اس وقت اسکے انداز میں عجیب ہی بات تھی عشا کی آنکھیں پھیل گئیں اور اسکی

۔۔ آنکھوں میں ایسی بے یقینی تھی کہ زاویر خود لمحے بھر کے لیے

شرمندہ ہوا اور اسکے بعد اسکے دماغ پر جو چھایا ہوا تھا وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اسکے

دوپٹے کو ہٹانے لگا کہ عشاء چلا اٹھی اور زاویر کو دور دھکیلا

۔ عیشاء" زاویر ہوش میں ایا اور وہ باہر بھاگ گئ

عش۔۔۔۔۔۔" وہ سر تھام گیا

۔۔ یہ کیا کیا تھا اسنے۔۔۔ کیا بکواس تھی یہ

شدید غصے سے اسنے خود کو ملامت کی

۔ اپنی عزت کو گیرا ہی چکا تھا اسکے ذہن میں اپنی چھاپ چھوڑ گیا

اور بس اس دن کے بعد عشاء کو دیکھنے کا انداز بدل گیا

وہ جتنا اس سے نفرت کا اظہار کرتی وہ اتنا اس سے محبت کرنے لگ گیا اور سوچ چکا تھا

کہ وہ شادی صرف عیشاء سے ہی کرے گا

۔ یہ اسکی غلطی تھی جسے وہ ہر صورت مانتا تھا

۔۔ لیکن عشا اب اسے بس ویسا ہی سمجھتی تھی

۔۔۔ شاید درست بھی تھا کیونکہ جو آج ہوا شاید ویسا تو کبھی نہیں ہوا تھا

عیشا باہر نکل گی وہ اسکے پیچھے پیچھے تھا

وہ گاڑی میں سوار ہوا اور عشا پیچھے بیٹھ گی زاویر نے گردن موڑ کر دیکھا وہ سکڑ سمٹ کر بیٹھی تھی زاویر کچھ نہیں بولا

۔۔۔ اسنے پھر سے سیگریٹ سلگائی

عشا کو سیگریٹ کی سمیل سے سخت نفرت تھی وہ ناک پر ہاتھ رکھ کر منہ موڑے بیٹھی تھی ۔

زاویر نے آئینے میں سے اسے دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کرتے سیگریٹ باہر پھینکتا وہ گاڑی اگے بڑھا لے گیا عیشاء فکر سے کانپنے لگی تھی ۔

وہ کچھ دیر بعد سیدھی ہوئی

آپ گھر جا رہے ہیں" وہ پوچھنے لگی

اور کہاں جاؤں اتنا امیر نہیں ہوں تمھیں اٹھا کر کہیں اور رکھ لوں افورس میرے گھر میں ہی رہو گی"

"اپکا گھر نہیں ہے میرا بھی ہے لیکن آپ نے نگاہ ملانے قابل نہیں چھوڑا مجھے نکاح کے بعد نگاہ بس شوہر سے ملائی جاتی ہے عیشا زاویر" وہ جتاتی نگاہوں سے " اسے دیکھنے لگا ۔

عشا نے چہرہ ہی پھیر لیا وہ ہلکا سا مسکرایا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا لی

عشا کا پریشانی سے برا حال تھا ۔

وہ مسلسل رو رہی تھی آنکھیں سرخ تھیں ناک بھی سرخ تھی جبکہ گالوں میں سرخیاں کافی حسین تھیں ۔

دوسری طرف زاویر نے گھر کے آگے گاڑی روکی تھوک حلق میں نگلا اب شاید ہی وہ بچے لیکن کچھ بھی تھا نکاح میں تو اسکے ہی تھی نہ یہ تسلی تھی اسے وہ باہر نکلا ۔

"یہ اللہ میری حفاظت فرما۔" وہ دل میں بولا ۔۔

جبکہ عیشاء بھی باہر اگئ ۔۔

وہ اسقدر ڈری ہوئی تھی سب سے کہ۔۔اس میں سر اٹھانے کی بھی ہمت نہیں تھی

۔۔۔ یوں لگ رہا تھا سارا جرم اسکا ہے بس اسنے ہی یہ سب کیا ہے

وہ آگے بڑھا عشاء بھی اسکے پیچھے پیچھے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے پیچھے ہی چھپنے کی کوشش کر رہی تھی

وہ اندر داخل ہوا دادا جان کرسی پر بیٹھے تھے انکے پاس شازین اور ماہر کھڑے تھے

۔ جبکہ نزدیک ہی چیئر پر ذیشان اور امان بھی موجود تھی

دوسری طرف سب خواتین بھی موجود تھیں جبکہ درکشندہ ضبط کیے بیٹھی تھی اور

۔۔بالاج اسکے نزدیک کھڑا تھا اور احسن بھی وہاں موجود تھا سارا ابھی باقی سب مہمان جا چکے تھے

زاویر کو دیکھ کر ایکدم سب اپنی اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ گئے وہ بے چارگی سے اسکے پیچھے ہی چھپ گی کہ اسکے اندر کسی کا سامنا کرنے کی ہمت نہ تھی

زاویر" درکشندہ چلائی اور اسکے نزدیک آئی اسکا گریبان جکڑ گئ جبکہ اسکے سینے پر مکے برسانے دیے

۔۔ کہاں لے کر گئے تھے میری بیٹی کو۔۔۔۔تم کیا کیا ہے تم نے اسکے ساتھ

۔۔۔ اتنی غلیظ تربیت۔۔اتنی غلیظ

اپنے ہی گھر پر نقب لگایا تم نے" وہ اسکا سینہ پیٹ چکی تھی جبکہ بالاج اسے سرد نگاہوں سے دیکھ رہا تھا زاویر چپ چاپ کھڑا تھا

۔۔ جبکہ عشا پیچھے سسک رہی تھی

۔ دوسری طرف امان آیا زاویر کا گریبان جکڑا اور کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مار دیا

۔ اور یہ سب تو ہونا ہی تھا

نکل میرے گھر سے" وہ دھاڑے اور اسے دور دھکیلا زاویر لب بھینچ کھڑا رہا "

اگر تمھارے دل و دماغ میں یہ سب تھا زاویر تم مجھے بتا سکتے تھے" امان اسکا گریبان جوڑتے چیخے وہ ایک لفظ بھی نہیں بول رہا تھا جبکہ اسکی خاموشی پر وہ اور تیش کھا گئے ذلیل کر دیا میری بیٹی کو ذلیل کر دیا" وہ رونے لگ گئی جبکہ عیشاء کو سینے سے لگا لیا اور عیشا بھی بری طرح رو پڑی

امان نے اسکے دو تین تھپڑ جایئے تھے وہ اب بھی کچھ بھی نہ بولا تو ذیشان بیچ میں آیا

۔۔۔۔ جوان ہے وہ امان چھوڑ دو اسے

جوان ہے تو جوانی کا نشہ اس کمزور پڑ کیوں دیکھا رہا ہے باپ کے سامنے دیکھائے دیکھائے میں بھی دیکھو کتنی جوانی ہے اس میں جو ٹھاٹھے مار رہی ہے" وہ غرا رہے تھے

۔۔ درکشندہ عشا کو سینے سے لگائے بیٹھی تھی

اب بھی تم اپنی دوستیاں نبھاو گی منہ توڑ دو اس کمینے کا" وہ بالاج پر چیخی بالاج کچھ نہیں بولا ۔

۔۔۔ عشا کمرے میں جاو" اسنے کہا

۔۔ درکشندہ اسے غصے سے گھور رہی تھی سب خاموش تھے

۔۔۔ جبکہ امان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے گھر سے نکال دے

زاویر چپ کھڑا تھا ۔

عشا اوپر چلی گی اُسکے ساتھ زائمہ بھی جانے لگی کہ درکشندہ چلا اٹھی

بس۔۔میری بیٹی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے دور رہو تم سب لوگ میرے بچوں کے پیچھے پڑ گئے

چلیں اٹھیں" وہ بولا اسنے ماں کو اٹھایا

اٹھیں" اور درکشندہ کو بھی کمرے میں لے گیا جبکہ احسن اور سارا بھی انکے پیچھے چل دیے

ذلیل کر دیا اسنے مجھے ساری عزت خاک میں ملا دی

ایک بار مجھے کہا ہی نہیں کہ اگر کہہ دیتا تو۔۔ کیا اسکی کوئی بات ترک کی ہے آج تک جو اتنا بڑا قدم اٹھا لیا

۔ گھر میں دڑاڑ ڈالی ہے اس نے نکل جا میرے گھر سے" وہ پھر اسکی طرف بڑھے

۔۔۔ جبکہ دادا جان کی آواز پر رکے

رک جاو امان جاو سب اپنے کمرے میں" وہ بولے جبکہ خود بھی اٹھا اور اپنے کمرے میں چلے گئے شازین اور ماہر انکے پیچھے جانے لگے مگر انھوں نے سب کو رک دیا

میرے کمرے میں او" وہ زاویر کو بولے اور چلے گئے

اور دوسری طرف صرف دادا جان کی وجہ سے وہ خاموش ہو گئے ورنہ غصے کی حالت ایسی تھی کہ وہ جان سے مار دیتے وہ سب چلے گئے

زاویر نے ماں کی جانب دیکھا جن کی آنکھوں میں نمی تھی اور وہ بھی چلی گئیں

۔ وہ اکیلا کھڑا تھا شازین اور ماہر نے اسے دیکھا

زاویر بھی ان دونوں کو دیکھنے لگا

نکاح کیا ہے نہ" شازین نے ائی برو اچکا کر دیکھا

وہ سر ہلا گیا

شازین نے اسے لعنت دیکھا دی وہ سر کھجا کر منہ بنا گیا

"اب یہ سب ٹھیک کہتے کرنے کا ارادہ ہے

فلحال میرے دل کو تسلی ہے اب یہ احسن چھوٹی شرٹ اسکے پاس بھی نہیں بھٹکے گا

" وہ سکون سے بولا

اتنے تھپڑ کھا کر بھی شکل پر ذرا افسردگی نہیں ہے شرم تو انہیں رہی" ماہر نے گھور کر دیکھا

سچ تو یہ ہے بس شرم نہیں ارہی باقی سب کچھ ارہا ہے" زاویر بے چارگی سے بولا تو وہ دونوں اسے گھورنے لگے

۔ بالاج کا کیا ہو گا وہ بے حد خفا ہو گیا ہے" شازین کو فکر ہوئی

مان جائے گا وہ سب جانتا ہے مجھے بھی میرے اندر کے حالات کو بھی اور شاید وہ بھی

"جو تم لوگ نہیں جانتے

لیکن رسوائی ہوئی ہے زاویر تمھیں کچھ خیال کرنا چاہیے تھا" ماہر نے نفی میں سر رکھ ہلایا

ہاں خیال کرتا تاکہ اسکے بچوں کا ماموں بن جاتا بہت اعلیٰ مجھے اسکے بچوں کا باپ بننا ہے مجھے اپنی کسی حرکت پر کوئی پشتاوا نہیں ہے "

۔ زاویر" داداجان اندر سے دھاڑے تو وہ اندر گھس گیا

۔ بس اللہ بچائے گا اسکی جان" شازین نے سرد سانس کھینچی

جبکہ دونوں ہی وہاں سے اٹھ گئے

آہ" زاویر ایکدم دور ہوا

تو مجھے یہ بتا تو نے یہ جرت کی کیسے" انھوں نے ایک اور چھڑی ماری تھی

"میرے پاس آپشن نہیں تھا اپ نے کون سا کچھ کر لیا تھا میرے لیے مرا نہیں تھا جو کچھ بھی نہ کر پاتا زاویر" وہ بھڑکے اور گھما کر چھڑی اسکی کمر پر دے ماری

یار اچھا بس کریں برا حال کر دیا میرا" زاویر صوفے پر چھڑی چھین کر ان سے بیٹھ گیا جبکہ داد جان تھک کر کرسی پر بیٹھ گئے

نکاح کیا ہے تم نے" انھوں نے سوال کیا وہ سر جھکا گیا

" اب بھونک دو منہ سے

جی" وہ بولا

۔۔۔ وہ اٹھے اور چپل اتار لی

۔۔ " یار دادا جان میری بس ہو گئی ہے یار

کچھ بالاج کا لحاظ کر لیتے" وہ غصے سے اسے دیکھنے لگے

اچھا چھوڑیں ان سب کو ٹھیک ہے غلط کیا میں نے طریقہ غلط تھا کام ٹھیک کیا ہے

۔ میں پاگل ہوں جو اسے کسی اور کا ہونے دے دیتا

اچھا خیر آپ ایک کام کر دیں پلیز اب" وہ انکے قدموں میں کسی چھوٹے بچوں کیطرح بیٹھ گیا

۔ "تم تو اپنی شکل گم کرو سیدھا مسجد دفع ہو جاو اور خدا سے توبہ کر لو زاویر کر لوں گا یار بات تو سن لیں" وہ بولا جبکہ انھوں نے اسے گھور کر دیکھا

"رخصتی کرادیں

"بس اب تو میری برداشت سے باہر ہے

"وہ اٹھے زاویر باہر بھاگا اور انھیں نے فورا چپلیں کھینچ کھینچ کر مارادیں

اسے لگی تو نہیں البتہ وہ اپنے شولڈرز

دباتا باہر اگیا

ایک نکاح کی خاطر اتنی مار کھالی تھی اسنے اور دیکھا عشا کے کمرے کا دروازہ بند تھا

وہ گھیری سانس کھینچ گیا اور اتنا پیٹنے کے باوجود بھی اسکے چہرے پر مسکان تھی شاید

آج رات اسے نیند ابھی جاتی

نکاح کیا ہے اسنے تم سے" درکشندہ نے اس سے چھٹتے ہی سوال کر لیا اسنے بمشکل

تمام سحری میں چند لقمے ہی توڑے تھے

عشا نے سوجھی ہوئی آنکھیں اٹھائیں اور سر ہلادیا

اور تم نے نکاح کر لیا" وہ غصے سے اگ بگولہ ہو گئیں وہ ڈر کر ماں کو دیکھنے لگی

اتنی بے بس اور مجبور تھی تم ہاں" وہ اسپر ہاتھ اٹھاتی کہ بالاج نے اسکا ہاتھ پکڑا عشنا پھر سے رونے لگ گئ

"کیا ہو گیا ہے اپکو

" پاگل کر دیا ہے تم دونوں نے مجھے

تمھارے دادا کی اولین خواہش پوری ہو گئ

میرے پاس کیا بچہ میرے بچے اور حق کسی اور کا" وہ بھڑکیں جبکہ بالاج نے انھیں بیٹھایا

زاویر نے غلطی کی ہے لیکن وہ خیال رکھے گا عشا کا" بالاج کے الفاظ در کشندہ کو پاگل کرنے کے لیے کافی تھے

بے ضمیر ہو چکے ہو تم بالاج بے ضمیر ایسوں کو تو مر جانا چاہیے

" بے عزتی کا تمغہ اسکے ماتھے پر لگ گیا ہے

" مام نکاح کیا ہے

۔۔۔ شرم سے ڈوب مرو ڈوب کر مر جاو تم

" تمھیں علم ہے کہ ایسے اور کیا کیا ہے اسکے ساتھ

ن۔۔ نہیں نہیں کچھ بھی نہیں پلیز مجھے اسطرح ذلیل نہ کریں انھوں نے بس نکاح کیا ہے مجھ سے"

وہ تڑپ کر رو دی اسکی ماں اسکے بھی کے سامنے کیسی گفتگو کر رہی تھی

بالاج لب بھینچتا باہر نکلا اور سیدھا دادا جان خے کمرے میں پہنچا

"زاویر اور عشا کی رخصتی کر دیں" اسنے دو لفظوں میں بات ختم کر دی

۔۔ تم راضی ہو" وہ حیران ہوئے تھے

۔۔ ہاں" وہ بس اتنا ہی بولا اور چلا گیا

جبکہ دادا جان اسکی قسمت پر حیران ہوئے۔۔۔اور ساتھ حیات کی رخصتی کا بھی طہ کر لیا تھا

اس وقت گھر کا ایک ایک فرد وہاں موجود تھا در کشندہ کو بالاج کس طرح مشکل سے لایا تھا یہ وہ ہی جانتا تھا

۔۔ داد جان کے ساتھ ہی زاویر سر جھکائے بیٹھا تھا جبکہ عشا بالاج کے پیچھے تھی

دادا جان کے بولنے کے سب منتظر تھے

۔۔۔۔ احسن اور سارارات ہی چلے گئے تھے درکشندہ سے شکوے شکایت کر کے

زاویر تم بولو گے یہ میری چپل بولے اب" دادا جان اسکے خاموشی اور ڈھٹائی سے

بیٹھے رہنے پر غصے سے بولے

میں معافی چاہتا ہوں تائی جان" وہ بس اتنا ہی بولا

"درکشندہ بیٹا بیوقوف ہے اسے معاف

"بس کر دیں یہ ڈرامے بازی کی انتہا ہے

آپ شامل تھے اس سب میں کیسے چین سے بیٹھیں ہیں واہ اسکے معافی مانگ لینے

سے میری بیٹی کی زندگی کا یہ دن کیا سنور جائے گا سارے زمانے میں ذلیل کر دیا

اسے اسنے اور اب سر جھکا کر تائی جان معاف کر دیں بس قصہ ختم۔۔بس" وہ

شعلہ بار ہوئی جبکہ سب لب بھینچ گئے

اسکی ماں باپ کی گندی تربیت تھی

" ۔۔ یہ۔۔یہ ہی تربیت کی ہے نائمہ نے اسکی

۔ زاویر نے سر اٹھا کر درکشندہ کو دیکھا

ہاں ہاں دیکھو اب مجھے غصے سے مار دو اب مجھے" اسکے دیکھنے پر وہ دھاڑی

نائمہ شرمندگی سے سر جھکا گئ

بالاج" داداجان بولے تو بالاج نے انھیں بیٹھنے کا کہہ دیا وہ ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئیں

جو ہوا برا ہوا اور زاویر اپنی غلطی پر شرمندہ ہے

لیکن نکاح ہو چکا ہے تو بہتر ہے رخصتی کر دی جائے عید کے بعد ولیمہ رکھ لیں گے

دونوں لڑکوں کا" وہ بولے جبکہ سب ہی خاموش تھے درکشندہ پہلو پر پہلو بدل رہی تھی

عشا نہیں چاہتی تھی یہ ہو۔۔وہ مسلسل رو رہی تھی

اسکی ماں اس سے بے حد بدظن ہو چکی تھی بھائ اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا بس

۔۔۔۔۔۔ اسے نکالنے کی کر رہا تھا اور زاویر اسکی تو من چاہی پوری ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے انکار یہ قرار کا موقع ہی نہیں ملا اور ماں کی ناراضگی کو لے کر وہ زاویر کے کمرے

۔ تک پہنچادی گئ تھی

چند لمحے ہی وہاں کھڑی ہو کر اپنی زندگی اور حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

کہ۔۔دادا جان کا پیغام آگیا

۔ وہ سب سے ناراض تھی اپنے بھائی سے بھی اور دادا جان سے بھی

لیکن انکے حکم عدولی نہیں کر سکتی تھی تبھی وہ انکے کمرے میں آکر ایکطرف کھڑی

۔۔ ہو گئ

دادا جان اٹھے اور خود اسکے نزدیک آئے

عشا نے ایک ہچکی بھری اور انکا کانپتا ہاتھ اسکے سر پر رکھا گیا اور پھر انھوں نے اسے

سینے سے لگا لیا

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اپکو صرف زاویر سے پیار ہے اپکو مجھ سے پیار نہیں ہے اپ نے ہمیشہ انکی ناجائز بھی

مانی ہے اور اب بھی جب انھوں نے میرے ساتھ اتنا برا کیا تب بھی آپ نے انکی

حمایت لی ہے اپکو مجھ سے محبت نہیں ہے

۔ آپ زاویر کے لیے کچھ بھی کر لیں گے" وہ ان سے شکوہ کر رہی تھی

۔ میں اسکی ہڈیاں توڑ دوں گا اگر اسنے تمھیں مزید تکلیف دی

میں اسکی حمایت نہیں کر رہا عیشاء

بلکل نہیں کر رہا جو سزا سنانا چاہتی ہو اسے سنا سکتی ہو وہ مانے گا تمھاری بات" انھوں نے اسے پیار سے سمجھایا

ٹھیک ہے میری عزت بحال کریں سب کے سامنے لوٹا دیں میری عزت جو دنیا کے سامنے بدنام ہو چکی ہے آپکے فیصلے پر میری ماں مجھ سے بات نہیں کر رہی" وہ ناراضگی سے انھیں دیکھنے لگی ۔

میں نے تمھارا برا نہیں چاہا" وہ اسکے دکھ پر دکھی ہو گئے تھے لیکن زاویر کی من چاہی تو کر دی نہ۔۔" وہ لب بھینچ گئے ۔۔

اگر میرے بابا ہوتے تو آج میرے ساتھ یہ سب نہ ہوتا" اسنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور دادا کا دل ہی ہلا ڈالا

" عیشاء میرے بچے میری جان تم نے ایسا کیوں سوچا

کیونکہ میرے ساتھ غلط ہوا ہے دادا جان اور اپ بھی اس میں شامل ہیں اپ نے زاویر کی حمایت لی "

طلاق کا دھبا اس دھبے سے کی گناہ بڑا ہے عیشاء" وہ اہستگی سے بولے عیشاء سر جھکائے رو رہی تھی

میرا بچہ نہ رو وہ تم سے معافی مانگے گا اور تب تک مانگے گا جب تک تم اسے معاف نہ کر دو "

مجھے انھیں کبھی معاف نہیں کرنا انھیں لگتا ہے انکے بازوں میں بہت طاقت ہے اور"

ابھی وہ ماضی کا کوئی ذکر چھیڑتی کہ زاویر اندر داخل ہو گیا

داداجان یار یہ آپکے بیٹے کو کیا تکلیف ہے بنا سوچے سمجھے مارنے لگ جاتے" رک گیا عیشاء کو دیکھ کر ۔۔۔۔

"یعنی یہاں بھی میری چھیتر پریڈ شروع ہے

وہ بولا ۔۔

اسکے لہجے میں انداز میں مسلسل پیٹنے کے باوجود بھی جو تسلی اور سکون تھا وہ سب دیکھ سکتے تھے ۔

جیسے بس وہ اسے اپنے نام کر کے اب مزید کسی بات کا خواہش مند نہیں تھا سب سے ذلیل ہو کر بھی خوش تھا ۔

ادھر او" انھوں نے ہاتھ کے اشارے سے بلایا ۔

سیلف ریسپیکٹ کی دھجیاں اڑ رہی ہیں" بڑبڑاتا ہوا وہ انکے نزدیک آیا

" معافی مانگو عیشاء سے

عیشاء نے ایک قدم دور لیا کیسی معافی اسے تو کسی معافی کی خواہش نہیں تھی ۔

آپکے سامنے" زاویر کے سوال پر ضبط سے انھوں نے چھڑی اٹھائی اور زاویر اسکے

آگے زمین پر بیٹھ گیا ۔

ایم سوری عیشاء۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں میں یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا

لیکن میں جانتا تھا اگر کوئی ایکشن نہ لیتا تو آج شاید سب سکون سے ہوتے سوائے

" میرے" تم کسی اور کی ہو جاتی

میں۔۔۔۔میں تمھیں کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا ۔

میں تمھارے ساتھ کچھ غلط کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا لیکن تم سب نے مجھے ایسے

اقدام پر اکسایا ہے اور تم چاہو تو ساری زندگی کے لیے کوئی بھی سزا سنا سکتی ہو لیکن

میں تو اتنے میں ہی خوش ہوں کہ تمھارا نام اگر بدلا ہے تو اس نام کے آگے میرا نام ہے ۔۔

میں نے برا کیا ہے اور میں اپنی غلطی سدھارنے کی پوری کوشش کروں گا" وہ بولا تھا جبکہ عیشاء نے اسکی جانب نہیں دیکھا وہ چہرہ موڑے کھڑی رہی زاویر شانے اچکا کر اٹھ گیا

داداجان کے سامنے محبت کا اظہار کر دیا پھر بھی نہ مانی" وہ ہلکا سا ہنسا

بہت زیادہ ڈھیٹ ہو تم زاویر" داداجان بولے

ابھی وہ کوئی جواب دیتا اسکا فون بجنے لگ گیا اور وہ مزید کچھ بھی کہے بنا ہی باہر نکل گیا ۔

ٹھیک ہے میں آفس اوں گا تو دیکھ لوں گا

" ہاں شاید افطار سے پہلے چکر لگاو

بالاج وہاں سے باہر جا رہا تھا اسنے فون بند کیا

بالاج" وہ اسکے پیچھے لپکا جبکہ بالاج نے کان بند کر لیے اور سیدھا گاڑی میں بیٹھا اور زاویر گاڑی کا دروازہ پکڑتا کہ بالاج نے دروازہ پوری طاقت سے بند کیا اور زاویر کا ہاتھ گاڑی کے دروازے کے بیچ آگیا

اسنے بڑے ضبط سے بالاج کو دیکھا جس نے غصے سے ہلکا سا کھول کر ایک بار پھر اسکے ہاتھ پر دروازہ مارا اگر تم نے یہ ہاتھ نہ ہٹایا تو میں یوں ہی مار مار کر یہ ہاتھ توڑ " دوں گا

زاویر کی برداشت سے تکلیف باہر تھی لیکن پھر بھی وہ دروازے کے بیچ ہاتھ دیے کھڑا رہا جبکہ بالاج اتنا تپا ہوا تھا کہ کھینچ کر ایک بار پھر دروازہ اسکے ہاتھ پر مارا اور اسی طرح دو بار یہ عمل دہرایا تو زاویر کا ہاتھ ہی پھٹ گیا ۔۔

بری طرح جلد رگڑ چکی تھی ہاتھ با قائدہ نیلا ہو چکا تھا ۔

روزے میں یہ سب زاویر لمہہ بھر کے لیے چکرایا تھا لیکن ضد تو بلکل باپ جیسی تھی اس میں ۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے "

مجھے نہیں کرنی زاویر دفع ہو جاؤ" بالاج نے اسکا ہاتھ خود ہی ہٹایا اور دروازہ بند کر لیا

جبکہ زاویر کو اپنے ہاتھ کی وجہ سے ایک قدم پیچھے لینا پڑا اسنے ہاتھ کی جانب دیکھا ۔۔۔ آنکھوں کے ارد گرد تارے جگمگا گئے

۔۔۔ وہ وہیں لون میں بیٹھا رہا کچھ دیر تک

بھائی" زائمہ نے دیکھا دوڑ کر اس تک پہنچی حیات بھی اسکے پاس تھی بھاگ کر زاویر تک اگئ

بھائی یہ کیا ہوا ہے اف خدا" دونوں پریشانی سے بولیں

کچھ نہیں ہوا واویلا نہ ڈالے کوئی پٹی شٹی کرو یار

۔ میرا دم نکال دیا جاہل آدمی نے" وہ بولا زائمہ اندر بھاگی

حیات خوفزدہ سی زاویر کا ہاتھ دیکھنے لگی

" یہ بالاج بھائی نے کیا ہے

بیوقوف لڑکی شوہر ہے وہ تمھارا" زاویر جھڑک گیا

وہ زبان دانتوں تلے دبا گئ

اپکو کس نے کہا تھا آپ کسی فلم کے ہیرو بن جائیں کیا ضرورت تھی اپکو یہ کرنے کی مجھ سے کہتے "

ہاں تم تو بہت افلاطون ہو نہ گھر میں" زاویر نے سر جھٹکا

" پھر بھی کچھ تو کرتی

ہاں اسکی شادی میں ناچ رہی ہوتی آف زائمہ" موہ بولا جبکہ حیات نے بھی اسے پکارہ وہ دوڑ کر میڈیکل بکس لے آئی

اور زاویر کے ہاتھ کو صاف کرنے لگی اسکا ہاتھ نیلا ہو چکا تھا

زائمہ نے صاف کر کے پٹی باندھ دی

زاویر لب بھینچے بیٹھا تھا

آپ ٹھیک ہیں بھائی" زائمہ کو رونا نے لگا

ہاں بھئی ٹھیک ہوں تم کیوں پریشان ہو رہی ہو" زاویر نے اسکا گال تھپتھپایا

سب اپکو برا بھلا کہہ رہے ہیں مار رہے ہیں" زائمہ سر جھکا کر سسکی

کارنامہ بھی تو انجام میں نے ہی دیا ہے نہ چل کر وسب سنبھال لوں گا" وہ پیار سے بولا زائمہ سر ہلا گئ ۔۔

میں بالاج بھا۔۔۔سوری بالاج سے بات کروں گی وہ اپ کو معاف کر دیں
گے "حیات بولی جبکہ زاویر ہنس دیا
" مان لی اس نے تمھاری اور منوالی تم نے
"ایکسکیوز می آپ مجھے انڈر اسٹیمیٹ نہیں کر سکتے
کر دیا جاو بھلا کیا کر لو گی" حیات نے گھور کر دیکھا اور زاویر نے بھی اسے ویسے ہی
دیکھا
" میں پریشان ہوں اور اپ دونوں لڑ رہے ہو
"میں دور کر دیتا ہوں آپکی پریشانی حکم فرمائیں
شازین دھپ سے اسکے نزدیک بیٹھا اور زائمہ اچھل کر ذرا فاصلے پر ہوئی
" اوئے کتنا پیٹے گا میرے بھائی تو اب
کر تو کچھ سکتا نہیں نمک چھڑکنے نہ آ ویسے سنا ہے امان چچا اپکو اریسٹ کروانا چاہ رہے
ہیں ابھی ابھی ان دو کانوں نے شہزادہ التمس کی سزا سنی ہے
ویسے حیات محترمہ زائمہ کے بھائی کو دیواروں میں چنوا دیا جائے یہ انھیں زہر کا پیالہ
"پلا دیا جائے

زہر کا پیالہ زیادہ مناسب ہے بھائی" وہ بھی بولی

زاویر اس ساری بکواس پر ذرا بھی گھبرایا نہیں تھا زائمہ کے چہرے کے رنگ اڑ گئے تھے ۔

آپ اپ لوگ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں" وہ سسک سسک کر رو پڑی زاویر نے اسے سینے سے لگا لیا

جبکہ شازین اور حیات قہقہہ لگا اٹھے اور زاویر نے ٹوٹے ہوئے ہاتھ کو ہی مکے کی صورت بنایا تو جان نکل گئ

"کچھ نہیں ہو رہا مجھے ریلکس ہو جاو بکواس کر رہا ہے یہ

"نہیں یہ سچ ہے تمھارا فیصلہ ہو رہا ہے تم جیل کی سلاخوں کے پیچھے جاو گے ۔

مر ضی ہے انکی۔۔۔میں کیا کر سکتا ہوں اب" زاویر شانے اچکا گیا ۔

" اف ڈھیٹ کتنے بڑے ہو تم" اچھی بات یہ ہے تم مجھ سے خفا نہیں ہو

او بھائ خفا میرا بس چلے تجھے دنیا سے دھکا دے کر جیو پیٹر میں پھینک دوں الینز کے ساتھ رہے تو ۔

۔۔۔جادو بن کر دھوپ دھوپ چلائے تو سالے

تیرے ساتھ کوئی نہیں ہے اسی وجہ سے مابدولت نے پلین چینج کر دیا ورنہ تو بیٹے تو
تو گیا تھا میرے ہاتھوں" وہ بولا زاویر نے انکھیں گھمائی زائمہ اسے ہی سرخ
نظروں سے دیکھ رہی تھی
شازین زاویر کو چھوڑا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا
پیاری آنکھوں والی اندر جانے کا کشت لیں گی پلیز کچھ مردانہ گفتگو کرنی ہے میں
۔ نے" وہ بولا تو زائمہ شرمندہ سی ہوتی
۔ اٹھ گئی حیات بھی اٹھ کر اندر اگئی دونوں کا ارادہ عیشاء کے پاس جانے کا تھا
شازین نے اسکی جانب دیکھا
اب کیا سوچا ہے تم نے" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا
کچھ نہیں" زاویر ہاتھ کی تکلیف پر منہ بنانے لگا تھا
اگر پین زیادہ ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں کیونکہ یہ سب تو اب چلتا رہے گا"
وہ بولا زاویر نے سر ہلایا
اسکے ہاتھ کی ہڈی میں بہت تکلیف تھی
مجھے لگتا ہے" وہ بولا اور دونوں اٹھ گئے

اور گھر سے باہر نکل گئے

افطار پر سارا گھر موجود تھا سوائے شازین اور زاویر کے تبھی درکشندہ اور عیشاء بھی وہیں تھیں بالاج بھی سر جھکائے کھا رہا تھا

حیات کی بھی رخصتی ہو گئی تھی لیکن اسنے ایک بار بھی اسکے کمرے میں جانے کی زحمت نہ کی

اسکی ماں نے پیار کر کے جب اسے کمرے میں بھیجا تو وہ اگلے ہی لمحے باہر نکل کر زائمہ کے پاس آگئی تھی ۔

معلوم نہیں کیا باتیں رہ گئیں تھیں لیکن اسے عیشاء کی بھی فکر تھی اسکے ساتھ جو ہوا اچھا نہیں تھا ۔

اب بھی وہ ماں کے پہلو سے لگی ہوئی تھی اور جس طرح ضد کر کے کھانوں میں نکھرا دیکھاتی تھی جاری تھا

بالاج کو ان باتوں سے فرق نہیں پڑ رہا تھا درکشندہ خفا تھی اس سے وہ اسی سوچ بچار میں تھا اور دوسری طرف درکشندہ کو وہ زہر لگ رہی تھی بولتی ہوئی بھی ۔۔۔۔۔

وہ افطار کر کے اٹھ کر سب سے پہلے کمرے میں چلی گئی جبکہ عیشاء اسکے پیچھے پیچھے اٹھ گئی تھی وہ کمرے میں آئی تو وہ بیڈ پر لیٹ رہی تھی

مما" وہ بولی

جاو یہاں سے لائیٹ بند کر دینا" اسنے روکھے لہجے میں کہا تو اسکا دل کٹ سا گیا

مما میری کیا غلطی ہے اپ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہیں" وہ ماں کے پاس بیٹھ گی آنکھیں بھیگ گئیں

خوش ہو جائے تمھارا دادا اب۔۔ کیونکہ اس گھر میں سب ہی خوش ہیں سوائے

" میرے دفع ہو جاو عیشاء مجھ سے بات نہ کرو

مما میں زاویر کو پسند نہیں کرتی میں۔۔" وہ بولنے ہی لگی تھی کہ درکشندہ اٹھ کر بیٹھ گی اُسنے عیشاء کو دیکھا

" شادی زبردستی کی جاسکتی ہے مما لیکن زبردستی محبت تو نہیں ہوتی

۔ بھاڑ میں گئی یہ محبت" انھوں نے سختی سے کہا

تمھیں لگ رہا ہے وہ یوں تمھیں ازاد چھوڑ دے گا۔۔" وہ گھور کر اہستگی سے بولی

۔۔۔ وہ بات کو سمجھتے ذرا پریشان سی ہو گئی ثمر مند کی الگ تھی

مما میں کیا کروں" وہ الجھی ہوئی سی اسکے سامنے بیٹھی تھی

" ۔۔۔ ناک میں دم دے دوان سب کے

غصے سے دیکھتی وہ جیسے دماغ توازن کھو چکیں تھیں

اسکے بعد عیشاء کو ایسے ایسے مشورے دیے تھے انھوں نے اور سختی سے کار بند کیا تھا

کہ وہ بلکل ویسا ہی کرے گی اب جیسا وہ کہیں گی

عیشاء بھی حامی بھر گی کیونکہ اسکی ماں اس سے مان گئی تھی یہ اسکے لیے بہت تھا وہ

۔۔ خود زاویر کے پاس جانا نہیں چاہتی تھی

اور جو کچھ اسکی ماں نے کہا تھا سے بلکل ٹھیک لگا تھا

سب نے غلط کیا تھا ان سب کے ساتھ اور جہاں تک دادا جان کی بات تھی وہ ان

سے بہت محبت کرتی تھی لیکن خفا تھی کیونکہ وہ ہمیشہ زاویر کے حق میں ہوتے تھے

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" حیات تم یہاں کیا کر رہی ہو

عالیہ نے اسے اپنے کمرے میں دیکھا تو پوچھ بیٹھی

مما بہت نیند ار ہی ہے اب سونے دیں مجھے لگ رہا ہے میری آنکھیں گھوم رہی ہیں"
اسنے کہا تو عالیہ سر پکڑ گئ

" بیوقوف ہو تم جاو یہاں سے بالاج کے کمرے میں

اوہاں" ایکدم منہ پر سے کمبل اتار کر وہ کھڑی ہو گئ

میں نے ان سے زاویر بھائی کی بھی بات کرنی ہے آپ کو پتہ ہے انھوں نے زاویر
بھائی کا ہاتھ ہی توڑ ڈالا اب جو کچھ ہو چکا ہے اسے بدلا تو نہیں جا سکتا نہ یہ کیا بات
: ہوئی ہاتھ ہی توڑ دیا

وہ ماں کا گال چوم کر جلدی سے باہر بھاگی جبکہ عالیہ سے روکنے چاہتی تھی کہ وہ ان
معاملات میں نہ پڑے جبکہ دوسری طرف دھڑ دھڑ سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر ایا اوپر
ان چاروں لڑکوں کے کمرے تھے جبکہ باقی سب کے نیچے تھے اور بالاج کے
کمرے میں آ کر وہ سکون سے بیڈ پر بیٹھ گئ

۔ بالاج ابھی واشروم سے نکلا تھا

اسے کمرے میں گھس کر بیڈ پر بیٹھتے دیکھ وہ ایک لمحے کے لیے حیران ہوا تھا اور پھر
چپ ہو گیا

میں نے اپ سے بات کرنی تھی" وہ بولی

۔ بالاج نے اسکی سمت دیکھا

آپ زاویر بھائی کا ہاتھ توڑ چکے ہیں

انکا ہاتھ نیلا ہو گیا تھا ہڈی بھی لگتا ہے کریک ہو گئی ہو گی۔بچارے درد سے تڑپ رہے تھے اب اتنی بھی ظالم بننے کی ضرورت نہیں تھی ٹھیک ہے سب کو غصہ اجاتا ہے لیکن مطلب یہ نہیں غصہ کسی پر بھی نکال دیا جائے

" اب آپ میری بات سن بھی رہے ہیں

وہ مڑ کر ٹیبل پر سے اپنا موبائل اٹھانے لگا کہ وہ اس اگنورنس پر فورا ایکشن لیتی بولی پہلے اسکا یوں ایک ہی سانس میں بولنا بچپنا لگتا تھا اب چیڑ ہو رہی تھی

بالاج۔۔۔ہیلو ہیلو اپکو سنائی دے رہا ہے اپ تو مجھ سے اتنے لمبے ہیں دوسری

" تیسری منزل پر میری آواز آرہی ہے

چپ" ایکدم اسکے جھڑکنے پر اسکی سیٹی گم ہوئی تھی

۔ یہ تمھارے معاملات نہیں ہیں مائینڈ یور بیزنس" وہ ذرا ڈر گئی

۔۔۔ اپنے لب کاٹنے لگی

کچھ دیر کھڑی رہی بالاج کو طریقہ کار آمد لگا کہ وہ خاموش ہو گئی تھی

۔ وہ مڑا موبائل اٹھایا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بیٹھ گیا

۔۔ اب وہ کیا اسکے ساتھ سوتی کتنا عجیب تھا یہ سب وہ خود کو فت کا شکار تھا

جبکہ حیات چند لمحے کھڑے دیوار کو گھورتی رہی اور پھر مڑی

ایک منٹ میں تو آپ کی اب بیوی ہوں نہ تو آپ مجھے جھڑک نہیں سکتے بالاج بھائی

۔ " وہ چلائی

" اوپس" سوری مطلب بالاج

جی ہاں آپ مجھے ڈانٹ نہیں سکتے سیدھا دادا جان کے پاس پہنچ جاؤں گی حد ہے

بھئی اگر گھر میں میں سیکنڈ لاسٹ ہوں تو عزت ہی نہیں کوئی میری۔۔اب میں

بڑی ہو گئیں ہوں وہ کمرے کر دروازے تک پہنچا گئی بالاج اسے دیکھتا رہا

جا رہی ہوں اب میں" اسنے مڑ کر دیکھا

بلکل جاؤ" وہ سنجیدگی سے بولا

لیکن ناولوں میں تو بڑی عمر کے ہیرو ہیروئینوں پر فدا ہو جاتے ہیں اور آپ یہاں

" اکڑ کر بیٹھے ہیں

تم جاؤ حیات پلیز" وہ بھڑکا

لو جی۔۔" ڈانٹ ڈپٹ ہی ختم نہیں ہو رہی

میں واقعی جا رہی ہوں بالاج" وہ آدھی دروازے سے نکل گئی تھی

جاؤ" وہ لیٹ گیا

جاؤں" وہ سارا وجود باہر نکال کر گردن اندر ڈالتی پوچھنے لگی

جاؤ" وہ ضبط سے بولا

واقعی جاؤ" صرف آنکھیں دیکھاتی بولی

بالاج غصے سے اٹھا اور وہ نو دو گیارہ ہو گی

حد ہی ہو گئی یہ نالوں میں تو بہت کچھ بتاتے ہیں لیکن ہوا تو کچھ نہیں

رائیٹرز بھی بہت ہی کوئی جھوٹ بولتی ہیں

اب بڑی عمر کے ہیرو چھوٹی عمر کی لڑکیوں پر مرتے نہیں ہیں انکے ابو بن جاتے ہیں

ڈانٹ ہی دیا" وہ بڑبڑاتی ہوئی کمرے میں جانے لگی کے سامنے سے ہی زاویر آ رہا تھا

۔

اپکا ہاتھ ٹھیک ہوا" اسنے جلدی سے پوچھا

ہاں یار بہت پسند ہے کچھ کھانے کو دے دو مار کے علاوہ مجھ سے تو ہاتھ بھی نہیں اٹھ رہا" وہ بولا

۔ آپ بیٹھیں میں کچھ دیتی ہوں" وہ بولی اور زاویر چیئر پر بیٹھ گیا

شازین ابھی گھر نہیں آیا تھا جبکہ زاویر کا درد وقت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہا تھا تبھی وہ گھر آگیا اور حیات اب اسکے لیے کھانا گرم کر رہی تھی ساتھ ٹیپ ریکارڈر بھی جاری تھی

۔ ابھی ابھی بالاج سے لڑی ہوں آپکے لیے" وہ بولی

بالاج سے وہ مسکرایا کیسا عجیب سا لگ رہا تھا ہر کسی کو بھائی کہتی پھرتی تھی اچانک سمجھدار ہو گئی تھی لیکن یہ اسکا وہم تھا۔۔۔

" کہہ دیا میرے بھائی ہیں یہ۔۔ خبردار جو انکو آئندہ کچھ کہا

ہاں اور وہ ڈر گیا ہو گا" زاویر اسکے جھوٹ پر آنکھیں گھما دیا

حیات پھیکا سا ہنسی

جھڑک دیا" وہ بولی جبکہ زاویر ہنسنے لگا

مجھے لگتا ہے تم ڈھٹائی پر مجھ پر چلی گئی ہو

۔ سیمبل آف ڈھٹائی" حیات ہنسی جبکہ زاویر بھی ہنس دیا

اچھا یار اب ہنسنا بند کرو کچھ دو مجھے" وہ بولا تو اسنے اسکے گئ کھانا رکھ دیا

اور اسکے سامنے بیٹھ گئ

۔ زاویر بھائی ایک بات ہو چکی سچ سچ بتایئے گا" وہ ادھر ادھر دیکھتے پوچھنے لگی

تبھی زائمہ بھی اگئ لیکن حیات کو زائمہ سے کوئی پرو بلم نہیں تھی وہ زاویر کے ساتھ

کھانا کھانے لگی تھی

۔۔۔ ہاں پوچھو" اسنے اسکے رازداری سے پوچھنے پر سوال کیا

"آپ سچ بتائیں گے

ہاں بھی کیا مسلہ ہے" وہ چیڑ گیا

آپ سیگریٹ پیتے ہیں نہ اور تاش بھی کھیلتے ہیں" وہ بھڑک بھڑک بولی زائمہ کے

۔ لقمے اٹک گئے اور زاویر کو کھانسی لگ گئ

زائمہ نے بھائی کی جانب دیکھا

۔ کیا مصیبت تھی سب کچھ ان ہی دنوں میں کھلنا تھا

بھائی" اسکے الفاظوں سے پہلے ہی زائمہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی حیات لب دبا گئ اور ابھی وہ کچھ بولتا کہ درکشندہ وہاں آگئ

" کیا کر رہی ہو تم یہاں

نہایت برہمی سے وہ بولی تھی کہ آج سے پہلے اسنے اس طرح بات نہیں کی تھی

حیات نے ان دونوں کو بھی درکشندہ کو دیکھا

۔۔ وہ میں زاویر بھائی کو کھانا دے رہی تھی" انکی سختی پر وہ الجھ سی گئ

اسکی بہن زندہ ہے تمھاری شادی ہو گئ ہے اپنے کمرے میں جاؤ یوں منہ اٹھا کر ادھر ادھر نکلنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بولیں تو زاویر نے مڑ کر دیکھا وہ حیات کو دیکھ رہی تھیں

وہ کچھ بولنے لگا تھا

حیات" وہ چلائیں کہ وہ ابھی بھی وہیں کھڑی تھی

" آپ کیسے بات کر

زاویر بولتا کہ درکشندہ آگے بڑھیں حیات پر جھپٹی اس رد عمل پر بے ساختہ چیخ نکلی تھی اسکی خوف سے زائمہ اور زاویر بھی حق ودق تھے

دفع ہوا اپنے کمرے میں" وہ بولیں حیات کے لیے یہ ان ایکسپیکٹیڈ تھا

اسکی آنکھوں میں اس تذلیل پر آنسو آ گئے

وہ اپنے کمرے میں جانے لگی کہ انھوں مے بالاج کے کمرے کی سمت اشارہ کیا اور

وہ وہاں سے بالاج کے کمرے میں چلی گئ

وہ اندر آئی اور رونے لگ گئ

بالاج جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا اسنے بازو ہٹایا اور اسکی سمت دیکھا وہ ہچکیوں

۔۔ سے رو رہی تھی

۔ آپکی امی نے بد تمیزی کی ہے میرے ساتھ" وہ کچھ نہیں بولا تو وہ خود ہی بولی

چلانے کی ضرورت نہیں ہے بڑے ڈانٹ دیتے ہیں اس میں اتنا رونے والی بات

"نہیں ہے

"مگر انھوں نے مجھے دھکا دیا ہے

"تم گیری تو نہیں نہ

"لیکن انھوں نے ایسا کیوں کیا

سوال ضروری ہے تمھارے" وہ بھڑکا

حیات حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی اسکی سرخ نگاہوں سے نگاہ چرا کر وہ دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گیا

کیا میرے ساتھ کچھ غلط ہو گیا ہے" وہ جیسے یہ سب سمجھنا چاہ رہی تھی آنسو صاف کرتی خود سے ہی بولی اور دوسری طرف بالاج آنکھیں بند کر گیا

تائی جان کا رویہ حیات کے ساتھ بہت برا تھا دادا جان" زائمہ چپکے چپکے انھیں سب بتا رہی تھی وہ لوگ سحری میں تھے

۔ ہمیشہ کیطرح زاویر اٹھا ہی نہیں تھا اور اٹھانے کی زحمت کوئی کر نہیں رہا تھا

اچھا تم نے بھائی کو اٹھایا" دادا جان نے پوچھا تو وہ سر تھام گئ

" میں بھول گئ دادا جان

جاؤ میرا بچہ اٹھاؤ اسے" انھوں نے کہا تو وہ اٹھ کر زاویر کو اٹھانے پہنچ گئ

عیشاء اپنی ماں کے ساتھ ہی بیٹھی تھی حیات عادت کے برخلاف چپ تھی باقی سب بھی خاموشی سے کھانے میں مصروف تھے ۔

اچھا بھئی ایک چڑیا تھی میرے گھر میں معلوم نہیں اتنی خاموش کیوں ہے"

انھوں نے حیات کی جانب دیکھا وہ بھی اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی تھی مگر بولی کسی

۔۔ سے نہیں تھی

۔۔۔ اتنی دیر میں زائمہ بھی اگئ

حیات نے دادا جان کیطرف دیکھا وہ مسکرائے تھے

وہ منہ بنا کر بھیگے لہجے میں بولی

تائی جان نے مجھے خوامخواہ ڈانٹا ہے

کیوں ڈانٹا ہے انھوں نے مجھے اور اوپر سے دھکا بھی دیا ہے" وہ سب کے سامنے

۔۔ ایکدم بولی بالاج نے اسکی جانب دیکھا سنجیدگی سے

جبکہ درکشندہ بھی کچھ جز بز ہوئی

۔۔ عیشاء نے بھائی کو دیکھا

مجھے نہیں کھانا کچھ" سب کو خاموش دیکھ کر وہ وہاں سے اٹھ گئ

۔۔ عالیہ نے اسے پکارہ

" بری بات حیات بڑے ڈانٹ دیتے ہیں

یہ وہ ڈانٹ نہیں تھی مجھے پتہ ہے آپ سب مجھے بیوقوف سمجھتے ہیں" وہ باقائدہ
۔ رونے لگی تھی بھلا درکشندہ سے کوئی سوال کر سکتا تھا

داداجان نے بالاج کی جانب دیکھا وہ سر جھکا گیا شازین اور ماہر بھی سنجیدگی سے
۔۔ بالاج کو دیکھ رہے تھے

۔ زاویر بھی اگیا تھا

عیشاء ماں کی اوٹ میں ہو گئی اُسنے البتہ عیشاء کو نہیں دیکھا وہ اپنے ہاتھ میں ہی الجھا
ہوا تھا

" کیا ہوا ہے تمھارے ہاتھ پر
ٹوٹ گیا" وہ ذرا چیڑ کر بولا

۔ زاویر" داداجان کی سخت آواز پر وہ سنبھلا

نائمہ نے اسکا ہاتھ تھاما اسکا ہاتھ بری طرح کچل گیا تھا نیلا ہو رہا تھا جبکہ اس سے کچھ
۔ کھایا بھی نہیں جانا تھا

زائمہ جلدی سے اٹھ کر آئی اور بھائی کے پہلو میں بیٹھ گی اسے چھوٹے چھوٹے لقمے
بنا کر دینے لگی

کیسے لگی ہے تمھیں یہ چوٹ زاویر تم کیا کرتے پھیرتے ہو لڑ کر آئے ہو تم" وہ پریشانی سے بولی تھی ۔

جب تربیت ایسی کرو گی تو غل تو ہر جگہ کھلے گا" نائمہ اور زاویر کو دیکھتے رخشندہ کے طنز بھرے الفاظ۔۔۔ابھرے جبکہ زاویر کو اب اس کی ان حرکتوں پر غصہ چڑھنے لگا تھا وہ کچھ بولتا کہ نائمہ نے اسکا شانہ دبا دیا جس کے باعث اسے خاموش ہونا پڑا

نہیں پریشان نہ ہوں بس لگ گئ" وہ زائمہ کے ہاتھ سے کھاتا بولا ساتھ شازین نے اسے لسی بھی دے دی

۔ جسے اسنے اٹھا کر الٹے ہاتھ سے منہ کو لگا لیا

عیشا نے کن انکھیوں سے اسکے ہاتھ کو دیکھا مگر دیکھا نہیں گیا تھا تو نگاہ پھیر گئ

وہ سب ایک ساتھ سحری کے بعد مسجد آئے تھے

گلیوں میں انکے نکلتے ہی ہنگامہ ہو جاتا تھا۔۔جو کہ اب نہیں ہوا تھا۔۔ماہر شازین اور زاویر اکٹھے چل رہے تھے جبکہ بالاج الگ چل رہا تھا اور دادا جان کے ساتھ امان اور ذیشان تھے ۔

۔ بالاج" ماہر نے آواز دی اسنے مڑ کر دیکھا نگاہ زاویر سے ٹکرائی اور وہ نظر پھیر گیا

۔ زاویر کچھ نہیں بولا تھا کہ ہاتھ کی تکلیف نے بھی کافی الجھا دیا تھا اسے

تمھیں اس سے معافی مانگنی چاہیے" ماہر ذرا خفگی سے بولا

یہ اسی نے توڑا ہے مانگنے ہی گیا تھا اگلی بار میرا سر کھول دے گا۔۔" وہ مسجد میں

۔۔۔۔ داخل ہوتا بڑبڑایا

جبکہ شرافت سے تینوں نے نماز کی ادائیگی کی اور باہر نکل گئے جبکہ مولانہ صاحب

ہاتھ دھو کر اچھے سے پیچھے پڑ چکے تھے دادا جان کو شکایت لگا رہے تھے کہ تراویح

۔۔۔ میں نہیں اتے چاروں

اور انھوں نے کچھ مسائل کا بتا کر بات ادھر ادھر کر دی

اتنی ڈرامے بازی لگائی ہوئی ہے کہ عبادت بھی نہیں کی جا رہی" امان اسپر طنز

۔۔۔ کرتے بولے جبکہ وہ چپ چاپ چل رہا تھا

حیات کا واویلا جاری تھا اسے درکشندہ کا رویہ سمجھ نہیں آیا تھا اوپر سے سب اسے

۔۔۔ سمجھا رہے تھے

بالاج آفس سے واپس آیا ایک فائل وہ بھول گیا تھا تبھی وہ واپس آیا اور جیسے ہی اوپر

۔۔۔۔۔ چڑھنے لگا حیات کو روتا دیکھ شدید غصہ چڑھا

اتنا بچپنا اتنی فضولیات۔۔۔۔وہ مڑ کر چچی کے کمرے میں آ گیا

سلام کر کے وہ کھڑا ہو گیا عالیہ خود ہی باہر نکل گئی وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی

اٹھو" اسنے ہاتھ آگے بڑھایا حیات کو لگا وہ اسے منائے گا وہ جلدی سے کھڑی ہو گئی

تمھارے پاس عقل ہے یہ نہیں" وہ اپنی بھوری آنکھوں سے اسے گھورنے لگا

آپکی امی کے پاس بڑی عقل ہے خزانہ عقل ہیں وہ تو بلاوجہ مجھے ڈانٹا ہے میں پوچھو

میں نے کیا کیا ہے زیادہ ہی رعب بناتی ہیں" پٹر پٹر زبان چلی تھی اسکی اور ایک

بات کے جواب پر چھ باتیں سنا گئی تھی وہ جبکہ۔۔بالاج اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا

تمھارے اندر تمیز ہے وہ بڑی ہیں تم سے" حیات نے آنسو صاف کیے

بڑی تو میں بھی ہو گئی ہوں شادی ہوئی ہے میری مگر حلقے میں لے رکھا ہے سب نے

مجھے" وہ سینے پر ہاتھ باندھتی رکھ موڑ گئی بالاج سر تھام گیا

آج سے پہلے تو اسکا یہ ٹیلینٹ اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔اتنا شادی کا شوق تھا اسے

۔۔ اسکے علم میں تو یہ بات بھی نہیں تھی

۔۔۔۔۔ بات سنو میری حیات

مجھے ایسی لڑکیاں بلکل نہیں پسند جو بلاوجہ ایمچیورٹی سے واویلا ڈال کر رکھیں۔۔تو بہتر ہو گا انسانوں کیطرح بیہیو کرو اور مام کچھ بھی کہیں برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے اور میں ائندہ تمھارے منہ سے انکے بارے میں ایسی بد تمیز نہ بات چیت نہ سنو ۔۔"

واہ" حیات نے تالی بجائی بالاج نے اسکی جانب دیکھا جبکہ وہ غصہ چہرے پر سجائے کھڑی تھی

" یہ تقریر جا کر اپ اپنی امی کو بھی دیں

پھر بد تمیزی" وہ بھڑکا

کیا ہے اپکو" وہ جھنجھلا گئ

۔۔۔ نہایت بور اور فضول انسان ہیں بلاوجہ میری شادی کر دی ان سے

آج کے بعد ناول نہیں پڑھو گی" وہ بھڑک کر کہتی باہر نکل گئ جبکہ بالاج یہ سوچ

۔۔۔ رہا تھا کہ یہ بات اسے کہنی تھی کہ کیوں کی اس سے اسکی شادی

لیکن نواب زادی کتنے دھڑلے سے اسکے منہ پر کہہ رہی تھی اور یہ ناول کے ہیرو کرتے کیا تھے جو رائیٹروں کو کوسنے دے رہی تھی وہ باہر نکلا وہ دادا جان کے کمرے میں گھس گئی اب وہ ساری گفتگو دادا جان کو بتاتی وہ شرمندہ سارہ گیا۔۔اور وہ اس سوال کا جواب جان نہ سکا اور پھر اپنی فائل لے کر نکل گیا ۔۔

جبکہ دوسری طرف عیشاء کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا اور اسکی آنکھیں سوجھ چکیں تھیں

اٹھو احسن آرہا ہے اسکے ساتھ باہر افطار کرو گی آج تم" درکشندہ نے کہا جبکہ عیشاء کی آنکھیں پھٹ گئیں

مام" وہ حیرانگی سے بولی ایسا تو پہلے کبھی ہوا ہی نہیں تھا کہ وہ یوں کسی کے ساتھ جاتی

۔۔۔ کیا ہو گیا عیشاء تم بھول گئی جو میں نے کہا

ہاں وہ ٹھیک ہے لیکن میں احسن کے ساتھ کیا کروں گی جا کر اور پورے گھر کے سامنے کتنی شرمندگی ہو گی مجھے میں نہیں جاؤں گی" وہ سر تھام گئی

درکشندہ اسے خاموشی سے دیکھنے لگی جتنا کہا ہے بس اتنا کرو زیادہ زبان نہ چلاو

زاویر سے شادی کر کے کوئی تمغہ بکواس نہیں مل گیا تھیں" وہ اسے زبردستی کھڑا کرتی بولیں

" مام کیا ہو گیا ہے اپکو

"زاویر سے بدلہ لینا ہے"

مجھے مزید ذلیل نہیں کرنا تمھیں جو کہا ہے وہ کرو عیشاء ورنہ جاو یہاں سے اسکے

" کمرے میں

"لیکن یہ غلط ہے

تو سیدھا کرنا بھی کچھ نہیں ہے جلدی سے تیار ہو احسن ارہا ہے وہ بولیں جبکہ عیشاء باہر نکل گئی وہ پھنس گی تھی ان سب میں اسے بے شمار رونا ارہا تھا

"ہاں جی زاویر صاحب کہاں کی تیاری ہے

وہ خاموشی سے اندر جا رہا تھا کہ شازین ایکدم دھمک پڑا اسکے ہاتھوں میں پھول دیکھ کر وہ پورے دانت نکال گیا

" ہٹو راستے سے

کس کے لیے لائے ہو رمضان میں پھول شول کی شوخیاں مارتے ہوئے شرم نہیں
" آتی تمھیں

تم اپنا مسکراپن ختم کرو اور سائیڈ پر ہٹو

اچھا یہ اتنے پھول کہاں لے جا رہے ہو عیشاء کے لیے ایک حسین گلاب بھی بہت
۔۔۔ تھا میرے بھائی

" یہ تو مزار پر سجانے کے لیے لگ رہے ہیں

کیا بکواس ہے" زاویر نے اسکے پاوں پر جوتا مارا

وہ چلایا جبکہ ماہر بھی پیچھے سے اسکے ہاتھ سے ان پھولوں کو اچک گیا زاویر نے ضبط
سے دونوں کو دیکھا

۔ مجھے لگتا ہے راجہ دولہا بننا چاہ رہا ہے" ماہر کچھ انداز الگاتا بولا

میں بن چکا ہوں تم دونوں اپنی سوچو" وہ بولا اور چھین کر سامان اندر لے گیا وہ
۔ دونوں بھی اسکے پیچھے ہو گئے

" تو کرنا کیا چاہ رہا ہے

۔۔۔ شازین سمیت ماہر کے بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی یہ بات

۔ دوستوں کے بھیس میں ذلیل کتے جو مل گئے مجھے تم لوگوں نے وعدہ کیا تھا

" کہ تم میرا کمرہ خود سجاو گے لیکن اب میں اپنی خوشی میں خود سجاؤ گا

ایسا منحوس ذلیل سیٹیسفائیڈ کمینا باخدا کبھی نہیں دیکھا" وہ بولا جبکہ زاویر نے

۔۔ حسین پھول نکالے

اور اسنے بہت ساری اور بھی چیزیں نکالیں اور ٹیبل پر رکھ دیں

"عیشا تو اسے منہ نہیں لگاتی پھر یہ کمرے سجانے کا کیا مقصد ہے

ماہر بولا جبکہ شازین اسکے بیڈ پر لیٹ گیا

یار تم دونوں دفع کیوں نہیں ہو رہے" اسنے ذرا چیڑ کر کہا

۔ شازین پھیل کر لیٹ گیا

زاویر ڈارلنگ میرے ساتھ گزار لو اپنی حسین رات کیونکہ تمھاری بیوی تو

تمھارے ارمان ٹھنڈے کر دے گی" وہ پیور مراسیوں کیطرح بولا۔۔ جبکہ ماہر کا

فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا اور زاویر گھن کھا گیا

وہ منہ بنائے اسے دیکھنے لگا جو بیڈ پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا

"اجاو ڈرالنگ

کتے" وہ دھاڑا اور پاوں پکڑ کر اسے کھینچا

۔۔ اور خود ہی اہ آہ چلانے لگا کہ اسکے ہاتھ کا حال بہت برا تھا

۔۔ اف" وہ ہاتھ جھٹکنے لگا

محبت کا پہلا زخم محبوبہ کے بھائی نے دیا واہ" ماہر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دیکھا

یار تم دونوں اپنی بکواس کو بند کر سکتے ہو" وہ گھور کر بولا

جبکہ شازین اٹھ کر بیٹھ گیا

یار بالاج کو منالو اچھا نہیں لگ رہا کچھ" وہ بولا تو زاویر نے سر جھٹکا

"دفع ہو جائے اب ہاتھ توڑ چکا ہے وہ میرا جھنم میں جائے اتنی اکڑ اپنے پاس رکھے

"یہ غلط ہے زاویر تم نے بہت بڑی حرکت کی ہے بہت بدنامی ہوئی ہے

کرائی کس نے یہ بدنامی میں منہ بند کر کے سب سن رہا ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں

ہے سارا میرا قصور ہے دادا جان کو اور اس منحوس کو پتہ تھی ساری بات میں عیشاء کو

۔۔۔ کسی اور کا ہونے دے دیتا کبھی نہیں

۔۔۔ میں نے کہا تھا یہ نکاح رکوائیں مگر نہیں

تم سب یہ چاہتے تھے میں پیچھے بیٹھ کر ایک غمزدہ عاشق بن جاو ایسا تو ممکن نہیں ہے

۔۔۔ یہ میری خوشیاں تھیں چھین کر لیں یہ جیسے مرضی میری مرضی

بھلے اس میں سامنے والے کی خوشی ہو نہ ہو" ماہر نے ذرا غصے سے اسکی جانب دیکھا

"اسے میں نے خوش رکھنا ہے وہ خوش ہو جائے گی

اسکی ماں بیٹے خوش رہنے نہیں دے گی تو ایم سوری کا بورڈ لے کر ادھر ادھر گھوم ہو

۔۔۔۔۔ سکتا ہے کوئی ترس کھا لے ایک کام کر ہمارے گھر کا فقیر بن جا

لوگ اللہ کے نام پر پیسے مانگتے ہیں تو عیشاء کو مانگ لے تائی کے آگے پیچھے گھوم کر"

شازین کے مفت مشورے شروع تھے زاویر نے اسکے منہ پر الٹے ہاتھ سے مکہ جڑ دیا

جبکہ شازین لحاظ کر گیا اسکے ہاتھ کا ورنہ ابھی جنگ شروع ہو جاتی

" اب دونوں دفع ہو جاو

اسکے ارمان ٹھنڈے ہوں گے یہ رات اکیلا ہی سوئے گا انشاءاللہ اے میرے

پروردگار ایک کنوارا حسین نوجوان لائق لڑکا منگنی کرا کر ادھر ادھر سر ٹکرا رہا ہے

۔۔۔ اور یہ میرے ارمانوں کا خون کر رہا ہے سیج سجا رہا ہے فٹے منہ آتھو

تھوک دیا تیری دوستی پر زاویر تھوک دیا" ابھی اسکی بکواس مزید بھڑتی کہ زاویر نے لات مار کر ان دونوں کو نکالا اور دروازہ بند کر لیا ۔۔

یہ عزت ہے بہنوئی کی کہاں رہ گئی بھئی میری انا" شازین نے چلایا

وہ دیکھ وہ رہی" ماہر نے باسکٹ کیطرف اشارہ کیا

سالوں (گالی) " شازین پیچھے بھاگتا کہ ماہر پہلے اڑ گیا۔۔ جبکہ شازین نے ہاتھ جھاڑے ۔۔

اسکی شرارتی نگاہوں نے چاروں سمت دیکھا اور زائمہ اسے۔۔ لون سے اندر اتی دیکھائی دی وہ نیچے اترتا کے اندر احسن بھی ارہا تھا ۔۔

احسن نے رک کر زائمہ کو دیکھا

شازین احسن کو ہی دیکھ رہا تھا وہ آگے بڑھ گیا اسنے شازین سے کوئی بات نہ کی جبکہ عیشا بھی اگی اچھی خاصی تیار تھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور احسن مسکرا دیا۔۔۔۔ جبکہ وہ کنفیوز تھی شاید شازین کی وجہ سے ۔۔۔

کہاں جا رہی ہو تم" وہ بیچ میں ہی ٹوک گیا

تم سے مطلب" احسن نے فورا عیشاء کا ہاتھ پکڑ لیا شازین کی آنکھیں پھیل گئیں

اوہیلو تم سے بات کروں تب جواب دینا تم بتاو یہ بنو بن کر کہاں چلی جا رہی ہو"

شازین نے گھور کر عیشاء کو دیکھا

آپ اپ کا مسل۔۔مسلہ نہیں ہے" عیشاء سیکھا سیکھایا سبق پڑھنے لگی جبکہ بہت شرمندہ بھی تھی اج تک ایسے بولی جو نہیں تھی

" چلو ٹھیک ہے اپنے شوہر کو بتاو پھر یہ تم

زاویر" شازین چلایا جبکہ عیشاء پریشانی سے سر نفی میں ہلانے لگی

۔ نہیں چاہتی تھی وہ کہ وہ نیچے آئے

۔ زاویر" وہ پھر چیخا زاویر باہر نکلا

اور عیشاء کے ساتھ احسن کو دیکھ کر وہ وہیں گرل پر کہونیاں رکھ کر عیشاء کو سیاہ لباس

۔۔ میں دیکھنے لگا احسن کو ایسے اگنور کیا تھا جیسے وہ موجود ہی نہ ہو

عیشاء نے پریشانی سے اوپر دیکھا

۔ اچھی لگ رہی ہو" وہ مسکرایا

۔۔ ابے مجنوں پہلے دیکھ لے ہو کیا رہا ہے" شازین چیڑ کر بولا

جو بھی ہے حسین ہے" وہ عیشاء پر ہی نگاہ جمائے ہوئے تھا عیشاء نے نگاہ پھیر لی

۔۔ احسن کا ہاتھ پکڑا اور آگے جانے لگی

۔۔ زاویر کی مسکراہٹ سمٹ گئ

جبکہ اب احسن کی پھیل گئ دل کانپ اٹھا تھا عیشاء کا یہ حرکت کرتے لیکن فلحال وہ

۔۔۔۔ زاویر کو دیکھانا چاہتی تھی یہ سب

۔ زاویر لمحے میں نیچے اترا اور عیشاء باہر گاڑی کے نزدیک اگئ

مرے گی اب یہ" شازین زائمہ کو دیکھتا بڑبڑایا جبکہ زائمہ پیچھے پیچھے تھی انکے

۔۔۔

۔۔۔۔ زاویر نے اسکا ہاتھ احسن کے ہاتھ سے الگ کیا اور احسن کی جانب دیکھا

" تم خود جاوگے یہ اٹھا کر باہر پھینکو تمھیں اور کوشش کرنا اپنی شکل کبھی نہ دیکھانا

کیوں کیا مسلہ ہے تمھیں" احسن نے گھور کر دیکھا

اچھا چلو پہلے تمھیں اپنا مسلہ بتا دیتا ہوں باقی باتیں بعد کی ہیں" اسنے عیشاء کا ہاتھ

۔۔ چھوڑا اور

۔۔۔ اپنے بازو کا بٹن کھولتے اسنے بازو کہنیوں تک چڑھائے

دو چار ٹکڑے کر دے اس چھوٹی شرٹ کے" شازین نے ہوا دی اور زاویر تیار ہو گیا

آپ کتنے بد تمیز ہیں سب کو غلط کاموں پر اکساتے ہیں" زائمہ ڈر کر ذرا خفگی سے بولی

جان دل ایسا کسی دن غلط کام پر اکساؤ خدا کی قسم چین ایک پل نہیں" وہ سینے پر ہاتھ رکھتا بولا ۔ زائمہ جلدی سے دور ہو گئ۔۔ جبکہ شازین ہنس دیا

۔۔۔ اور اس سے پہلے زاویر کچھ کرتا عیشاء اسکے سامنے اگئ

زاویر نے چند لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ پریشان تھی اسنے گھیرہ سانس بھرا

۔۔۔

احسن کو پھر سے اگنور کرتے وہ عیشاء کو گھسیٹ کر اندر لے ایا اور چھوڑ دیا

۔ عیشاء نے اسکی جانب دیکھا وہ کچھ بولتی کہ وہ گھیرہ سانس بھرتا خود ہی بولا

تم آزاد ہو جہاں چاہو جس کے ساتھ گھومو پھیرو ناچو گاؤ لیکن دوبارہ اسکے ساتھ نظر نہ انا آئی ہوپ تم سمجھ گئ ہو گی" اسکا گال تھپتھپا کر وہ بولا اور اسکے پاس سے گزرنے لگا

میں آپکی بات کیوں مانو" عیشاء کو اسکی یہ حکومت اپنے اوپر کچھ سمجھ نہ آئی جبکہ زاویر نے ارد گرد دیکھا

"چلو روم میں پیار سے سمجھاوگا کہ میری بات ماننے کی وجہ کیا ہے

یہ فضول۔۔۔ باتیں" وہ ابھی لڑتی اسے برہمی سے جواب دیتی کہ درکشندہ اگئ کل حیات کے ساتھ بدتمیزی پر زاویر کا منہ کڑوا ہو گیا تھا اسے دیکھتے ہی یہاں تک کے وہ وہاں سے چلا ہی گیا شازین بھی چلا گیا تھا زائمہ بھی جھجھکتے ہوئے چلی گئ۔۔

کیونکہ اسکا رویہ بہت برا ہوتا تھا

" اور درکشندہ نے عیشاء کو دیکھا "تم گئ نہیں

" احسن چلے گئے مما

" کیوں

انکو کوئی کام تھا" وہ جھوٹ بول گی معلوم نہیں کیوں جبکہ درکشندہ احسن کو کال ملا گئ ۔

۔۔ اور احسن نے سب سچ بتا دیا کہ وہ ایا تھا اور زاویر عیشاء کو اپنے ساتھ لے گیا

۔۔ عیشاء کنفیوز سی ہو گئ

۔۔۔ تمھیں کہا تھا احسن کے ساتھ جاؤ

"میں انھیں کے ساتھ جا رہی تھی

عیشاء" وہ ذرا غصے سے بولیں تو عیشاء سر جھکا گئ

جبکہ وہ گھور کر اسے ناراضگی سے اوپر چلی گئ اور عیشاء کو بہت برا لگا اپنی ماں کو پھر سے ناراض کر کے وہ ذرا غصے سے زاویر کے روم کیطرف دیکھنے لگی اور غصے سے ہی

۔۔۔ اوپر آ گئ

جبکہ بنا کچھ سوچے وہ کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے کا ماحول دیکھ کر ایک دم اسکے چھکے چھٹ گئے

۔۔ ہلکی مدھم روشنی اور پھولوں کی مہک حیران کن تھی

اسکا بیڈ پھولوں سے سجا تھا پھولوں کی دبیز ٹھنڈی مٹھی چادر اور کمرے میں موم بتیوں کی روشنی اسنے گھبرا کر ایک قدم دور لیا

زاویر سکون سے بیڈ کے پاس کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا عیشاء سے انکھیں نہیں ملائی گئیں تھی اس سے کیونکہ اسکی آنکھوں میں اتنی شدت تھی کہ وہ نگاہیں چرانے لگی

۔۔ اسنے دروازہ پکڑا

اور ایک قدم اور پیچھے لیا تھا

میں چاہتا تھا تمھارا اپنی زندگی میں شاندار استقبال کروں لیکن اپنے ہاتھوں سے ہی ہر بار سب تباہ کرتا چلا گیا

۔ وہ بھاری قدم بھرتا اسکے نزدیک آنے لگا

۔ عیشاء آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی دل سپیڈ سے دھڑکنے لگا

میں نے اپنے اپ سے تمھیں خود ہی بد ظن کر دیا۔۔" اسکا نرم ملائم ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ میں وہ تھام چکا تھا

۔ عیشاء کو لگا وہ الجھ سی گئی ہو

۔۔ زاویر نے اسکی نرم جلد پر اپنا انگوٹھا اہستگی سے پھیرا

عیشاء ساکت سی رہ گئی

۔۔ وہ اسے ایک قدم اندر لے ایا۔۔۔ لیکن عیشاء نے اب بھی دروازہ پکڑا ہوا تھا

تم اسی دن میرے دل میں بس گئی تھی جب میں نے غلطی سے اس غلطی کو کر دی تھی تمھاری آنکھوں کی حیرانگی پر میں شرمندگی کی گہرائیوں میں اترا اور تبھی فیصلہ کر لیا تھا کہ تمھیں ہی اپنا محرم بناوں گا ۔

میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا اور سزا کا مستحق ہوں

یہ دیکھو تمھارے بھائی نے بڑی جان لیوا سزا دی ہے

۔ ہاتھ کی ہڈی ہی توڑ دی" وہ لب دبا گیا اہستگی سے مسکرایا

۔۔ لیکن میں اپنے جسم کی ہر ہڈی کو تمھارے لیے تڑوالوں گا

مجھے تو سے غرض ہے باقی کسی سے نہیں

میں تمھاری دھڑکن میں اپنے نام کا شور سننا چاہوں گا میں دیکھنا چاہتا ہوں تم میری

۔۔۔ محبت کے رنگوں میں جب رنگ جاؤ گی تو کیا اور حسین ہو جاو گی

۔۔۔ مجھ سے تم بد ظن ہو گی

لیکن میں تم سے محبت کرنا نہیں چھوڑو گا

میں ہر اس شخص کے سامنے تم سے معافی مانگنے کو تیار ہوں جس کے سامنے میں

نے تمہاری عزت کا خیال نہیں کیا

۔۔۔۔ لیکن پلیز مجھے اپنی زندگی میں قبول کر لو۔۔۔ خوشی سے۔۔۔ اچھے دل سے

پلیز" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اسکے سامنے ایک چھوٹا سا ڈبہ کھول دیا

اس میں وائیٹ چین تھی جس کے بیچ میں ایک ہیرا کندا تھا وہ اسقدر حسین تھی کہ عیشاء ساکت کھڑی اس چین کو دیکھنے لگی

۔۔۔ پھر اسنے اس ہیرے جیسی چمک زاویر کی آنکھوں میں دیکھی

۔ عیشاء" اسے باہر سے اپنی ماں کی آواز سنائی دی

۔۔۔ ایکدم وہ بھکلا اٹھی۔۔مڑی

" کہاں چلی گئی یہ لڑکی

۔ مما" وہ پلٹی۔۔جبکہ زاویر کھڑا ہو گیا

۔ لب دبائے اسے دیکھنے لگا وہ دروازے تک بھاگی

زاویر اب بھی پیچھے کھڑا تھا

وہ جانتی تھی وہ غصے کا تیز ہے اور سے اس حرکت پر یقینا غصہ چڑھ جائے گا لیکن اچھا تھا چڑھ جاتا

دو لفظ پر اثر اسکے کانوں میں اتار کر وہ سمجھ رہا تھا سب بدل جائے گا وہ دروازے تک پہنچی اور مڑی

اسکے بال بھی ایکدم پیچھے گئے تھے

۔ زاویر یہ منظر دیکھ رہا تھا

" میں اپکو کسی صورت معاف نہیں کروں گی "

"اور رہ گئی سزا تو سزا تو آپکی بہت سخت سوچی ہوئی ہے میں نے

وہ گھور کر بولی

زہے نصیب کم از کم سوچا تو سہی میرے بارے میں سزا ہی سہی" وہ ڈھٹائی سے مسکرایا

۔۔۔۔۔۔۔ عیشاء نے منہ بنایا اور باہر بھاگ گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آفس کے لیے نکلا تو گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسنے ابھی دروازہ کھولا ہی تھا کہ بالاج۔ بھی افس کے لیے جاتا ہوا دیکھا

زاویر کو اسپر غصہ چڑھا ہوا تھا اب تک اسکا ہاتھ ٹھیک نہیں ہوا تھا اور درد کی بات کی جاتی تو شاید ہی

یہ کافی تکلیف دہ تھا زاویر دروازہ کھول کر گاڑی میں سوار ہو گیا بالاج نے بھی ایک نظر دیکھا اور بیٹھ گیا

" ۔ اوو مشرق مغرب مجھے بھی جانا ہے

شازین بالوں میں ہاتھ پھیرتا تیزی سے اترا تھا پیچھے ماہر بھی تھا ذیشان شازین کی ۔۔ گاڑی لے گیا تھا جبکہ امان بھی انکے ساتھ شہر سے باہر گئے تھے

۔ زاویر نے دروازہ کھولا ساتھ بالاج نے بھی کھول دیا

شازین کے تو پورے دانت ہی نکل آئے

۔ اب میں کس گاڑی میں سوار ہوں" وہ سوچنے لگا

" ایک ناکام عاشق کی گاڑی یہ پھر ایک خونخوار بھائی کی

اسکے ڈراموں پر زاویر نے کھینچ کر دروازہ بند کیا اور باہر نکل گیا

شازین نے اسے دو تین گالیاں دے دی

۔ روزہ نہیں ہے تمھارا" بالاج نے سنجیدگی سے پوچھا

اچھا اب ابو نہ بنو

"خیر مجھے یہ بتاو میں نے سنا ہے تم جا رہے ہو تین چار دن کے لیے شہر سے باہر

۔۔ بالاج اسکے گالی دینے پر ٹوک رہا تھا تبھی شازین بولا

"ہاں جارہا ہوں

"حیات بھی ساتھ جائے گی

ماہر موبائل میں مصروف سا بولا

۔۔ کیوں" بے ساختہ بالاج کے منہ سے نکلا

جبکہ وہ دونوں چپ ہو گئے

"میرا مطلب اسکا کیا کام ہے وہاں

تم شوہر ہو اسکے اسے تمھارے ساتھ جانا چاہیے

ہاں شوہر۔۔۔

اولاد تو نہیں ہے میری جو ہر جگہ گلے کا ہار بنالوں" ۔اسنے دل میں سوچا بولا کچھ

۔۔ نہیں اور ڈرائیو کرنے لگا وہ دونوں بھی چپ ہو گئے تھے

۔ جبکہ کچھ ہی دیر میں وہ آفس پہنچے تو زاویر پہلے سے ہی آفس میں موجود تھا

اور میٹینگ روم میں تھا وہ لوگ بھی وہیں اگئے

۔۔۔ اور ذمہداری سے اپنا کام کرنے لگے

کام کے دوران کوئی جھگڑا نہیں تھا وہ سب ایک دوسرے سے کام کے متعلق بات ۔۔۔ کر رہے تھے

جبکہ دوسری طرف۔۔۔

حیات لون میں اترنے والی سیڑھیوں پر بیٹھی کب سے کچھ نہ کچھ سوچ رہی تھی

تمھارے پاس کوئی کام نہیں ہے" رخشندہ کی سخت آواز پر چونک کر سر اٹھایا تھا اسنے

ہے نہ۔۔۔ آپکے بیٹے کو سوچ رہی ہوں بیٹھ کر ویسے تائی جان۔۔ آپ نے کریلے کھائے تھے شاید۔ تب بالاج پیدا ہوئے تھے" وہ سکون سے بولی

کیا بکواس ہے یہ" رخشندہ اسکی فضول گوئی پر غصہ کر گئی

ارے میری پیاری تائی جان

آپ پٹھان وہ کریلا تایا۔ جان کیا تھے پھر۔۔ مطلب کمپینشن بن نہیں رہا۔ اچھا خیر چھوڑیں سنا ہے طبعیت کی ناسازی کے باعث روزہ نہیں رکھا آپ نے بتائیں "اپ کو کچھ بنا دوں چائے وغیرہ

وہ اسکے گلے میں بازو ڈالتی بولی

تھی تو وہ اتنی ہی فری رخشندہ جانتی تھی

غصے سے اسنے اسکے ہاتھ جھٹکے مگر

تمھاری شادی ہو گئ ہے لیکن بچپنا جانے کا نام نہیں لے رہا گھر کا کوئ کام تم نے دیکھنا نہیں بس بکواس کرالو۔۔۔اور یہاں بیٹھ کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں

" بالاج کے گندے کپڑے کون دھوئے گا

وہ اپنی جان میں اسپر خوب سختی کرتی بھڑ کیں

میں دھو گی۔اور ایسا دھو گی کہ اپکو ڈھونڈنے سے بھی گند نہیں ملنا کیا یاد رکھے گے آپ لوگ کس سکھی سے پالا پڑا ہے ویسے تائ جان آپ بھی تایا جان کے کپڑے دھوتی تھیں"

وہ تو سوالوں کی دوکان تھی رخشندہ کو لگا تھا کہ وہ نازک مزاج ہے۔۔انکار کر دے گی رونا ڈالا دے گی اور پھر وہ اسے خوب سنائے گی۔۔

اسکو تنگ کرنے کو بالاج کے کپڑے دھونے کا کہا تھا مگر معلوم نہیں کس مٹی سے بنی تھی وہ۔۔۔

رخشندہ نے اسکی جانب دیکھا اور سر جھٹکا

ہماری ساس کوئی گھٹ عورت نہیں تھی پہلی بہو پر پہاڑ توڑنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی تھی انھوں نے اللہ بخشے بس "

وہ ناک چڑھا کر بولیں عیشاء بھی اگئی اور ماں کو حیات سے باتیں کرتے حیرانگی سے دیکھنے لگی ۔۔

اچھا دادی جان بھی کریلا تھیں" وہ کھلکھلائی

" تمھیں جو کام کہا ہے وہ کرو زیادہ باتیں نہ بناو۔۔ پھر کھانا بھی تم بناو گی ۔ پھر تو گھر والے زندہ رہ لیے" وہ ہنسی اور اندر چلی گئی

رخشندہ حیران تھی اسپر

آپ اسکو تنگ کرنا چاہ رہی ہیں نہ" عیشاء نے ماں کو کنفیوز ہوتا دیکھ سوال کیا جبکہ وہ گھور کر اسے دیکھنے لگی ۔

" وہ بہت اچھی ہے ضروری تو نہیں دادا جان کا فیصلہ غلط ثابت ہو تم اپنی فکر کرو عیشاء۔۔۔ تمھارے دادا نے میری خوشی کھائی تھی میں انھیں خوش کیسے دیکھ لوں گی" ۔

"کوئی باپ اپنے بیٹے کے لیے برا نہیں چاہتا مما

۔ مجھ سے بحث مت کرو" وہ ایکدم جھٹک گئیں تو وہ خاموش ہو گئی

احسن کو بلایا ہے میں نے سارا بھی ائے گی

" افطار میں اچھا اہتمام کر لینا

وہ بولیں

جی" عیشا نے بس اتنا ہی کہا اور چلی گئی جبکہ۔ رخشندہ اوپر کی جانب دیکھنے لگی وہ بالاج کے کمرے میں گھسی ہوئی تھی دو گھنٹے میں ہی اسے نظارے یاد اجاتے تبھی وہ بھی کمرے میں چلی گئی اسکی طبعیت بھی ان سب جھمیلوں نے خراب الگ کر رکھی تھی ۔۔۔

بالاج کے کمرے کی صفائی اسکی چیزوں کی تلاشی اور۔۔ اسکے کپڑے دھونے کے ساتھ ساتھ اسنے سب کچھ ٹھیک کر دیا تھا ۔

وہ نیچے ائی تو کال ارہی تھی اسنے فون اٹھایا

۔۔ جی فرمایئے مسیز بالاج سپیکینگ" شوخی مارتی بولی تھی بالاج ایکدم رک گیا کیا ہوا بولتی کیوں بند ہو گئی بس نام ہی اچھا ہے میرے شوہر کا اور کچھ نہیں تو ڈرنے ۔۔ کی ضرورت نہیں کھل کر بات کرو کھل کر" وہ مزے سے بولی

" بالاج ہئیر

اوو شوہر صاحب بات کر رہے ہیں جی فرمایئے" اسے جیسے فرق ہی نہ پڑا

"تمھیں شرم نہیں آتی اتنی سی ہو کر اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہوئے

بلکل نہیں شادی ہو گئی ہے اب تو بڑی بات کر سکتی ہوں ویسے بالاج

"بھائی۔۔۔۔۔۔۔

اوپس سوری۔ فلو میں نکل گیا

مطلب بالاج آپ کا بہت شکریہ مجھ سے شادی کر کے ایک تو اچھا کام کیا آپ نے

میری پڑھائی ختم ہو گئی

اب نہ کوئی پڑھنے کا کہے گا نہ مجھے باہر جا کر مغز مارنا پڑے گا آف اب آرام سے ناول

" پڑھو گی

وہ کافی ایکسائٹیڈ سی بولی

۔۔ بالاج کا دل کیا کال ہی کاٹ دے

وہ ڈانت پر دانت چڑھائے ضبط سے۔۔ موبائل کو گھور کر رہ گیا کاش یہ گھوری

۔۔ دوسری طرف تک پہنچ جاتی

کیا ہوا اپ چپ کیوں ہو گئے ویسے فون پر یہ ہماری پہلی بات ہے آپ میرے نمبر پر

"کال کرتے میں سٹیٹس لگاتی ہیش ٹیگ ہز بینڈ

ہی ہی ہی" وہ لوگ اسے کیا زیچ کرتے وہ خود دوسروں کو زیچ کرنے کی پاگل

کرنے کی صلاحیتوں سے مالا مال تھی

" اچھا بس چپ بلاوجہ بولنے کا شوق ہے تمھیں

وہ سختی سے بولا

حیات کچھ نہیں بولی

میں ایک لڑکے کو بھیج رہا ہوں روم میں بلیو کلر کی فائل ہے وہ اسے دے دینا ورنہ

عیشاء یہ

مما میں سے کسی کو دے دو اسکو کہہ دوں گا" وہ بولا جبکہ حیات نے ادھر ادھر دیکھا

لیکن میرے پاس تو کوئی نہیں ہے۔تائی جان نے ج سارا روم اپکا صاف کرایا ہے مجھ سے اور میں نے ساری چیزیں دیکھ لیں ہیں آپکی پینٹس کہاں ہیں آپکے شوز کہاں ہیں.بیلٹس کہاں ہے اور بھی ساری چیزیں دیکھی ہیں

میں نے اپکے پیسے بھی دیکھ لیے ہیں کہاں رکھے ہیں اور ان میں سے کچھ چرا بھی لیے ہیں

لیکن بالاج آپکے روم میں میرے سامان کی جگہ نہیں ہے" وہ منہ بنا گئی

۔ بالاج سر پکڑے بیٹھا تھا وہ اسکے سامان میں گھس گئی

اب جہاں عورتوں کی کچھ پرائیویسی ہوتی ہے کیا مردوں کی نہیں ہوتی لیکن اسے کیا اسے تو ہر جگہ گھسنا تھا اور اسکی ماں کو بھی اسے تنگ کرنے کے ٹیپیکل طریقے ہی ملے تھے ۔۔

میں نے تم سے کچھ کہا ہے" وہ بھڑکا

چلا کیوں رہے ہیں سن لیا ہے حد ہی ہو گئی دو بول اچھے نہیں بول سکتے بندے کی شکل اچھی ہو لہجہ اچھا نہ ہو تو۔۔بے کار ہے وہ بندہ"

غصے سے بڑبڑاتے وہ فون بند کر گئی

سب آرام کر رہے تھے

۔ وہ زائمہ کے کمرے میں آ گئ وہ ابھی نماز سے فارغ ہوئ تھی

۔ "زائمہ کیا شازین بھائ بھی ایسے ہیں تم سے اکھڑ کر بولتے ہیں

وہ کنفیوز سی پوچھنے لگی

نہیں تو" وہ جلدی سے بولی

وہ اچھے ہیں" اور ہلکا سا مسکرا دی

"یہ بِلو اچھا نہیں ہے

بِلو کون" زائمہ سمجھی نہیں

"بالاج بھئ

زائمہ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا

"اچھا نام ہے

تم بکواس کیے جاو ہنسی جاو

اوئے ایک کام کریں" اور اچانک

۔ اسکی آنکھیں شرارت سے چمکیں

زائمہ دور ہوئی

" نہیں کوئی کام نہیں کرنا

۔۔ ہم آفس چلتے ہیں داد جان اور بڑے آرام کر رہے ہیں

اور امان چچا اور بابا شہر سے باہر ہیں

" عیشاء کو پکڑتے ہیں اور چلتے ہیں اج آفس

"تم تم پاگل ہو گئی ہو حیات وہ لوگ بہت خفا ہوں گے

ارے نہیں ہوتے ایسی خوبصورت لڑکیوں کو دیکھ کر کون خفا ہوتا ہے

"چلو چلتے ہیں

تم" زائمہ کچھ بولتی کے وہ اسے باہر دھکا دے گئی

"اٹھو بھی

حیات نے اسے کھینچا

۔ چپکے سے دونوں عیشاء کے روم میں آ گئی

کیا ہوا" انھیں یے دیکھ کر عیشاء نے سوال کیا

" یہ پاگل ہو گئی ہے عیشاء

زائمہ نے کہااور بیڈ پر بیٹھ گئ

"وہ تو مجھے پتہ ہے لیکن اب کیا ہوا ہے

بس تم دونوں بہت بد تمیز ہو

" ہم افس جا رہے ہیں

ہم کون" عیشاء نے نا سمجھی سے پوچھا

۔۔ " تم میں اور زائمو

۔ وہ مزے سے بولی

"ممانا میرا قتل کر دیں گی ویسے بھی احسن بھائ کے لیے۔ کھانا بنانا ہے

وہ گھیرہ سانس کھینچتی بولی

"ویسے عیشاء تم سے ایک سوال کروں

حیات کے سوال پر وہ اسکا چہرہ دیکھنے لگی

تمھیں احسن بھائ پسند ہیں" عیشاء فورا برا سا منہ بنا گئ

"نہیں لیکن اسکے بھائ سے بہتر ہے

چلو خیر یہ تو جھوٹ کی انتہا ہے" حیات نے کہا تو زائمہ خاموش ہو گئ

"اچھا خیر دل آئے گدھے پر پرا کیا چیز ہے

"بہت منہ پھٹ ہو تم

"شکریہ شکریہ

"اب اٹھو دونوں

نہ کرو پلیز حیات" زائمہ اور عیشا اسے روک رہیں تھیں مگر فائل اٹھا کر وہ اس لڑکے کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گئیں جو فائل لینے آیا تھا

اتنے عرصے میں پہلی بار آفس دیکھا تھا ان لوگوں نے اتنا شاندار آفس تھا کتنا مزا ا رہا تھا ۔

اور ان چاروں کو آتا ہو گا جو یہاں روز آتے تھے

عیشا اور زائمہ کنفیوز سی ہو گئیں کیونکہ سب انھیں دیکھ رہے تھے حیات کا البتہ ذرا بھی کانفیڈنس ڈاؤن نہیں ہوا تھا

"بِلو لو سے ملنا۔ ہے۔ سوری بالاج سے ملنا ہے

آپ کون" ریسپشنسٹ گھور کر بولی

شوہر ہے میرا بیوی ہوں اسکی

اوین آپ کون" وہ بھڑکی

وہ لڑکی حیرانگی سے اس پیدی سی لڑکی کو دیکھنے لگی جس کی زبان بڑی تیز چل رہی تھی

" حیات گھر چلو

عیشا نے پیچھے کھینچا اور سامنے سے ماہر مصروف سا آنے لگا

ماہر بھائ" حیات چلائی

ماہر نے سر اٹھا کر ان تینوں کو دیکھا وہ دونوں تو شرمندہ و

۔ ہو گئیں سوائے حیات کے

تم لوگ یہاں کیا کر رہی ہو" اسنے پوچھا جبکہ زائمہ اور عیشا گھبرا اٹھیں البتہ حیات کا جوش الگ تھا

"فائل دینے آئے ہیں

لڑکا بھیجا تو تھا" ماہر فائل لیتا حیرانگی سے بولا

اچھا بھئ ہم آ گئے تو کیا ہو گیا ایسے بھی کوئ کرتا ہے" وہ منہ بسور گئ

"چلو اپنے اپنے ٹھکانوں پر جاؤ گی یہ میرے ساتھ

آپکے ساتھ" عیشا اور زائمہ ایک زبان بولیں

"لیکن مجھے بِلو سے ملنا ہے

"بِلو کون

بالاج بھائی کا نام رکھا ہے حیات نے" زائمہ کو ہنسی آئی

جبکہ ماہر سمیت عیشاء بھی ہنسنے لگی

" یہ تو مزے کی بات ہے جاو تم اپنے بِلو سے ملو

" بہت بد تمیز ہو تم سب میں نے اتنا کیوٹ نیم سوچا ہے انکا

ہاں ہاں کافی کیوٹ ہے" وہ بولے تو حیات منہ بسورنے لگی اور ہنستے ہوئے

اسنے ان تینوں کو اپنے ساتھ آنے کا کہا

وہ انھیں اپنے روم میں لے آیا جبکہ ان تینوں کو ارجنٹ اپنے افس میں آنے کا کہا کہ

۔۔۔ "سرپرائز ہے

وہ کچھ توقف سے تینوں ایک ساتھ ہی اسکے روم میں آئے آگے سے وہ تینوں بیٹھی

تھیں

۔۔ زائمہ تو شرما سی گئی اسکی آنکھوں میں چمک دیکھ کر

البتہ عیشاء کو دیکھ کر زاویر کی آنکھیں چمکیں اور عنابی ہونٹوں پر مسکان الگ پھیل گئی

عیشاء نگاہ پھیل گئی

البتہ بالاج حیات کو دیکھنے لگا

فلحال کوئی تاثر نہیں تھا

" یہ لیں آپکی فائل

کیوں ائی ہو تم" بنالحاظ کے وہ بولا

فائل دینے" وہ مسکرا رہی تھی

کیا بچپنا ہے یہ آفس ہے یہ پیکنیک پوائینٹ منہ اٹھا کر پہنچ گئی ہو۔ تمھیں کس نے اجازت دی یہاں آنے کی کس کی اجازت سے ائی ہو بس جو دل کرے گا وہ کرو گی

۔۔ تم

حیات میرے ساتھ رہنا ہے تو بیہیو یور سیلف فرسٹ" انگلی اٹھا کر وہ اسے جھاڑ پلا چکا تھا سب کے سامنے

۔ اسکی بڑی بڑی شرارتی آنکھوں میں کنفیوزن کے ساتھ آنسو پھیلے

"جسٹ گیٹ لاسٹ

۔۔ وہ غرایا

حیات بے حد کنفیوز ہو گئی اُن سب خے سامنے اپنی بے عزتی پر اپنے لب کاٹنے لگی

بالاج" شازین غصے سے اسے دور دھکیل گیا

شیٹ اپ۔۔بیوی ہے یہ میری جیسے مرضی بات کروں کوئی نہیں ہو سکتا یہاں

"مجھے روکنے والا تماشہ بنا رکھا ہے

حیات کا ہاتھ جکڑ کر وہ اسے کھینچ کر وہاں سے لے گیا جبکہ

وہ سب حونک کھڑے تھے

زاویر ماہر سمیت شازین کا بھی چہرہ سرخ ہو رہا تھا زائمہ کو تو رونا نے لگا تھا

اس طرح اسکی بے عزتی کرنے کا کوئی حق نہیں تھا بالاج بھائی کو جبکہ عیشاء کی

آنکھیں اس غم سے بھیگ گئیں کہ وہ سب سمجھے گے یہ اسکے بھائی نے کیا ہے۔۔تو

۔ اسے برا بھلا کہیں گے جبکہ اسے بالاج کا رویہ بہت برا لگا تھا

زاویر بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا اور شازین بھی

"زائمہ نے عیشا کیطرف دیکھا ہم بھی چل۔۔چلتے ہیں

۔ عیشاء بولی اور دوپٹہ سر پر کرتی وہ باہر آ گئی جبکہ دوسری طرف

۔۔ وہ اسی لڑکے سے ان تینوں کو واپس چھوڑنے کی بات کر رہا تھا

اپنی اوقات میں رہو تم بالاج بہن ہے وہ میری میرے سامنے تم اسقدر جاہلانہ

"طریقے سے غرار ہے تھے اسپر اسکا دل کتنا چھوٹا ہے کیا تم نہیں جانتے

شازین کو ہضم ہی نہیں ہو رہا تھا اسکا گریبان جکڑتے وہ بولا

کیا ہوا۔۔۔لگ گئی۔ بلکل اسی طرح جس طرح میرے اندر اپنی بہن کی اور ماں کی

" بے عزتی کی آگ لگی ہے یہ اس کے مقابلے کچھ نہیں تھا

۔ اسنے اسے دور جھٹکا ایک نگاہ زاویر کو دیکھا جو خاموش تھا اور آفس سے ہی نکلنے لگا

"قصور میرا ہے تم اس لڑکی سے اس کا بدلہ نہیں لے سکتے

"۔۔ تم تو مجھ سے بات ہی نہ کرو تو بہتر ہو گا

۔ اسکا ہاتھ جھٹکتے وہ باہر نکل گیا

جبکہ وہ تینوں ایک دوسرے کی شکل دیکھتے رہ گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سارے راستے روتی ہوئی گھر پہنچی تھی عیشاء شرمندہ سی تھی زائمہ اسے چپ کرا رہی تھی ۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں بھاگی۔ جبکہ سب نے اسے بھاگ کر جاتے دیکھا تھا

کہاں گئے تھے تم لوگ" رخشندہ کے سوال پر عیشاء کے چہرے کا رنگ اڑا اور وہ ایک سانس اندر کھینچ کر سچ بول گئی ۔

غصے سے انھوں نے عیشاء کو دیکھا نائمہ بھی خفگی سے دیکھے لگی اپنی بیٹی کو ۔

جبکہ عالیہ اٹھ کر اندر اسکے پاس اگئی

جب تائی جان اور بالاج مجھ سے اتنی نفرت کرتے تھے تو میری شادی کیوں کی آپ نے میں تو خوش تھی اپنی زندگی میں آپ نے بلاوجہ مجھے پھنسا دیا" وہ اٹھا اٹھا کر چیزیں پھینکنے لگی

۔۔ حیات۔۔" عالیہ نے اگے بڑھ کر اسے پکڑنا چاہا مگر بے سود ۔

وہ بری طرح رونے لگی تھی

۔۔ رخشندہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

۔۔۔۔ اسنے تو اتنا کچھ کیا ہی نہیں تھا جو بالاج نے کیا تھا

" سب کے سامنے میری بے عزتی کی ہے انھوں نے

عالیہ نے شاید سوال کیا تھا وہ غصے سے بھڑ کی

۔ مجھے نہیں رہنا انکے ساتھ

"وہ کیا ہوتا ہے خلع لوں گی میں

۔ حیات" عالیہ غصے سے اسے جھنجھوڑ گئ

جبکہ رخشندہ تو خوش ہو گئ تھی۔اور باقی سب اسے روتا ہوا افسوس سے سن رہے

۔ تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افطار سب نے خاموشی سے کیا تھا افطار پر احسن اور سارا بھی اگئے سب نے ان

دونوں کو دیکھا

"آنٹی میں عیشاء کو اپنے ساتھ لے جاوں

احسن مسکرا کر عیشا کو دیکھنے لگا عیشا نے

بے ساختہ۔۔۔زاویر کی جانب دیکھا جس نے آنکھیں گھما کر احسن کو دیکھا تھا سب چپ تھے

" ہاں ہاں لے جاو بھی تمھاری ہی ہے

اور در کشندہ کے یہاں لفاظ زاویر کے تن بدن میں آگ لگا گئے۔۔وہ جھٹکے سے اٹھا

۔۔۔۔۔ دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرا

زبردستی اٹھا کر نکاح کر سکتا ہوں تو زبردستی اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں

" تو بہتر ہو گا ظاہری ڈھیل کو میری کمزوری اور شرمندگی نہ سمجھے

وہ سیدھا در کشندہ پر چیخا تھا بالاج اسکے سامنے کھڑا ہو گیا

زاویر بیٹھ جاو" داداجان کیا واز پر زاویر جیسے بل کھا کر رہ گیا عیشاء تو سر جھکا گئ جبکہ

بالاج دانت پیس کر اسے دیکھ رہا تھا لیکن بولا کچھ نہیں تھا

داداجان نے عیشا کی جانب دیکھا

عیشا بیٹا آپ جانا چاہتی ہو احسن کے ساتھ" انھوں نے ساری بات عیشا پر ڈال دی

جبکہ عیشا گھبرا گئ

اول تو جانا نہیں چاہتی تھی

لیکن ماں کی وجہ سے اسنے سر ہلا یا پڑا

یہ بات بالاج کو بھی اچھی نہیں لگی تھی لیکن ماں کی وجہ سے کچھ نہیں بولا زاوئر جیسے آگ بگولہ سا ہونے لگا

۔ بیوقوف بد دماغ لڑکی ہو تم" وہ دھاڑا

عیشاء سہم ہی گئ

زاوئر" داداجان کے غرانے پر وہ انھوں دیکھنے لگا

"بیوی ہے میری آپ کسی اور کے ساتھ کیسے بھیج سکتے ہیں یہ کیا کر رہے ہیں اپ

" چپ ہو جاؤ

داداجان" زاوئر تلملایا

جاو" عیشاء سے داداجان نے کہا

عیشاء نے ماں کی جانب دیکھا وہ مسکرا رہی تھی عیشاء شرمندگی سے نگاہ اٹھا نہ سکی اور زاویر کے سامنے احسن اسکا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گیا

زاویر نے پلیٹ اٹھا کر پھینک کر ماری

"میں ہونے ہی نہیں دوں گا یہ

۔۔۔ زاویر رک جاو" شازین نے بھی روکا جبکہ وہ تو بے قابو ہو گیا تھا

۔ لیکن شازین نے اسے جکڑ لی اور عیشاء کو احسن گاڑی میں بیٹھا کر لے گیا

بالاج خاموشی سے ماں کو دیکھنے لگا

۔۔ ہاتھ جھاڑ کر وہ وہاں سے چلی گئی تھی

بالاج نے دادا جان کو دیکھا انکی آنکھوں میں شکوہ تھا اور وہ نگاہ پھیر کر اٹھ گئے

حیات زائمہ دونوں ہی چل گئیں کچھ پریشان سی جبکہ عالیہ اور نائمہ بھی اٹھیں

زاویر کو ماہر اور شازین جکڑے کھڑے تھے

" تم کچھ صبر کر سکتے ہو

" ۔۔ میں زندہ گاڑی دوں گا اس لڑکی کو

زاویر بس کرو اسکی مرضی سے بھی کچھ ہونے دو" ماہر غصے سے بولا

۔ یہ اسکی مرضی نہیں ہے جانتا ہوں میں" وہ مٹھیاں بھینچ کر چلایا

ریلکس۔۔ میں دیکھتا ہوں" وہ نہایت احمق اور بیوقوف لڑکی ہے کچھ الٹا سیدھا ہو

"گیا خدا کی قسم میں اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا ان سب کی

۔۔۔۔۔۔۔۔ بالاج نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور احسن اور عیشاء کے پیچھے نکل گیا

اب ریلکس ہو جاؤ

بھاڑ میں جائے یہ" زاویر غصے سے پاگل ہی ہو رہا تھا

۔۔ بالاج کے چہرے پر کافی سختی تھی وہ ڈرائیو کر رہا تھا

اسے خود یہ بات پسند نہیں آئی تھی

اسے احسن کی گاڑی دیکھائی ہی نہ دی پورے روڈ پر جبکہ دوسری طرف عیشاء کی آنکھیں بھیگ گئیں

ریلکس رہو بھئی کیا ضرورت ہے تمھیں رونے کی بہت جلد تمھیں اس پاگل سنکی آدمی کے چنگل سے آزاد کرا لیں گے" احسن نے کہا

احسن بھائی گھر چل لیتے ہیں" عیشاء بولی اسکا دل بلاوجہ ڈر رہا تھا

کیوں اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی ہوٹل چلتے ہیں کچھ کھائیں گے پیئیں گے ریسٹ کریں گے بس یہاں سے مجھے ایک دوست کو پک کرنا" وہ بولا اور اسنے گاڑی روکی تو اسکا دوست سوار ہو گیا

عیشاءاحسن کی موجودگی میں اتنا ان کمفرٹیبل تھی کہ اب اسکا دوست بھی آگیا تھا احسن نے گانے چلا لیے عیشا کا دل کیا اڑ کر نکل جائے وہ گھبرائی گھبرائی رونے لگ گئی بے آواز۔۔جبکہ احسن اور اسکا دوست باتیں کر رہے تھے

وہ ایک ہوٹل کے اگے گاڑی روک گئے

"احسن بھائی مجھے گھر چھوڑ دیں

"اچھا بس تم رٹ نہ لگاو اب

کیا ہو گیا ہے بھابھی جی ابھی روم میں چلیں گے کچھ گپ شپ لگائیں گے" اسکا دوست بولا احسن مسکرا دیا

۔ عیشاء نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں مجھے اپنے گھر جانا ہے پلیز احسن بھائی مجھے گھر جانا ہے

وہ پھر سے رٹ لگانے لگی جبکہ احسن اسے زبردستی اندر لے آیا

اندر اسکے اور بھی دوست تھے اور احسن اسے۔۔اپنے تمام دوستوں سے ملوانے لگا عیشاء کو لگا وہ مر جائے گی وہ کیوں آئی یہاں اسکے ساتھ وہ سب لڑکے اسے دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھے

۔ جبکہ عیشاء چہرہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

۔ احسن نے اسے ایک طرف بیٹھا دیا

۔ اور خود اپنے دوستوں کے ساتھ معلوم نہیں کیا کیا کرنے لگا تھا

عیشاء ایکطرف بیٹھی بے چینی سے انکھیں سرخ کیے ہوئے تھی اور اچانک اس کمرے میں دو تین اور لڑکیاں داخل ہوئیں احسن کے گلے میں بازو ڈال کر اسکے گال چومے عیشا کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئیں

وہ ان لڑکیوں سے باتیں کر رہا تھا اور ماحول جیسے فلموں ڈراموں والا بن گیا

ان لڑکیوں کے قہقہے ان کی باتیں عیشاء کو لگا ابھی وہ چلا چلا کر خوف سے رو دے گی

۔۔اور معلوم نہیں کتنی دیر وہ ایسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔اور پھر احسن کے پاس ائی

احسن مجھے گھر چھوڑ دیں لہجہ بھیگ گیا

ہے ہائے گائیز یہ میری ہونے والی بیوی ہے" وہ سب اسکی بات پر ہوٹینگ کرنے لگے عیشاء انھیں بیوقوفوں کیطرح دیکھنے لگی

خوبصورت ہے نہ" احسن نے انگلی اسکے گال پر چلائی اور عیشاء جہاں دنگ تھی " وہیں جیسے کسی نے احسن کا ہاتھ پکڑ کر اسے دور دھکیلا

وہ جھٹکے سے مڑی بالاج تھا احسن کو غصے سے دیکھ رہا تھا

تم میری بہن کو ڈیزرو ہی نہیں کرتے" گریبان جکڑ کر دور دھکیلا تھا بالاج نے

۔۔۔ اسے

اور عیشاء کا ہاتھ پکڑ لیا عیشاء رو دی تھی بالاج نے اسکے آنسو صاف کیے چلو گھر۔۔اور

"جو مام نے کہا ہر وہ بات ٹھیک نہیں ہے

وہ اسے لیے باہر نکلا جبکہ احسن نے پیچھے سے اسے بلانا چاہا لیکن اب بالاج اسے گھر تو

۔ کیا کہیں بھی گھسنے نہیں دیتا

عیشاء مسلسل روئے جا رہی تھی جبکہ بالاج لب دبائے ڈرائیو کرنے لگا

" شکر ہے تمھاری شادی احسن سے نہیں ہوئی

اسنے بس اتنا ہی کہا اور سنجیدگی سے گاڑی سے باہر روڈ پر دیکھنے لگا

عیشاء بھی آنسو صاف کیے باہر دیکھ رہی تھی

اسکا دل شدید دکھا تھا احسن کتنا عجیب تھا اور یہ تو وہ بچ گئی تھی۔۔یہ معلوم نہیں کیا

تھا لیکن اس وقت بہت زیادہ رونے کا دل کر رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ زاویر کو کیسے ٹھیک

کہہ سکتی تھی کہ وہ بھی ایسا ہی تھا اسنے بھی تو یہ ہی سب کرنے کی کوشش کی تھی اور

۔۔۔ اسکا بھائی کہہ رہا تھا کہ وہ شکر ادا کرے۔۔۔اسنے سر جھٹکا

سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں خود ہی سوچ کر وہ بالاج کی طرف دیکھنے لگی

۔ اور اچانک اسے کچھ یاد آیا تو بالاج کو سموتھلی ڈرائیو کرتے نوٹ کیا

آپ نے صبح حیات کے ساتھ بہت برا کیا ہے" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی بالاج نے

۔ گاڑی کی سپیڈ بڑھا لی جواب دیے بنا جبکہ عیشاء خاموش ہو گئ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لون میں بیٹھی تھی گھر کا ماحول عجیب ہو گیا تھا

۔۔۔۔۔ اداس ہو گئ تھی وہ

اچانک اسکی آنکھوں پر کسی نے ہاتھ جما دیے

۔۔ مجھے سوچ رہی ہو" وہ اہستگی سے بولا زائمہ ذرا سٹپٹا گئ

وہ دھپ سے اسکے پہلو میں بیٹھا

اپ" وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی

میرے علاوہ کون ہو سکتا ہے یہاں" اسنے سکون سے ٹانگیں پھیلاتے ہوئے کہا

۔۔۔

کوئی دیکھ لے گا اپکو اسطرح تو نہیں آنا چاہیے تھا نہ" اسنے کہا جبکہ شازین نے ناک پر سے مکھی اڑائی

تم وہ دیکھو چاند" ۔۔۔اسنے دور انگلی اٹھائی

کہاں" زائمہ جلدی سے کھڑی ہو گئی اُسے ویسے بھی چاند تارے دیکھنے کا بہت شوق تھا ۔

" ارے پگلی بیٹھ کر دیکھو گی تو نظر آئے گا

اسنے اسے ہاتھ پکڑ کر پہلو میں کھینچا تو زائمہ نے نہ محسوس طریقے سے آزاد کرایا اپنا ہاتھ ۔

شازین مجھے تو نہیں دیکھ رہا آج بادل ہیں" وہ آسمان میں چاند تلاش کر رہی تھی

" ۔۔۔ غور سے دیکھو دیکھ جائے گا

اچھا میری نظر خراب ہو گئی ہوا سنے ارد گرد پورا آسمان چھان لیا تھا دبیز سیاہ بادلوں کی چادر اور خوشگوار ہوا کے سوا کچھ نہیں تھا ۔

۔۔ جبکہ شازین ہتھیلی پر چہرہ سجائے بڑے محو سے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا

آپ جھوٹ" اسنے شازین کی سمت دیکھا اور شازین کو دیکھ کر ایکدم جیسے جسم کا سارا خون چہرے پر جمع ہو گیا

۔۔۔ لالی اسکے چہرے پر پھوٹنے لگی نگاہ کپکپا کر جھک گئ

اس کھیل تماشے میں تین بول ہم بھی پڑھ ہی لیتے" وہ سینے پر ہاتھ دھرتا بولا جبکہ

۔۔ زائمہ اسکے پاس سے اٹھ گئ

داداجان نے اپکو دیکھ لیا تو بہت براڈانٹیں گے" زائمہ کچھ توقف سے بال کان کے پیچھے کرتی بولی

ارے جانے دو انھیں انکے تو ہاتھ جو چڑھ جائے اسکی درگت بنادیتے ہیں" وہ منہ بنا گیا ۔۔۔

تو آپ لوگ ایسے کام کرتے ہی کیوں ہیں اب زاویر بھائی ہے جیسے بہت غلط کیا اب انکی بات پر کوئی ٹرسٹ نہیں کر پاتا" زائمہ کچھ فاصلے پر کھڑی بولی

۔۔۔۔ میں خلاف ہوں تمھاری بات کے

یہ بات تقریباسب جانتے تھے کہ وہ عیشاء سے بہت محبت کرتا ہے پھر بھی سب اسکی نکاح احسن سے کرارہے تھے میں اسکی غلطی کو ڈیفنڈ نہیں کررہا لیکن اسے یہ سب کرنے پر مجبور کیا گیا ہے اور اب منہ اٹھا کر اسکی بیوی کو کسی اور کے ساتھ بھیج دیا گیا۔۔۔

کیا چین آئے گا ایسے شخص کو جو پاگل پن کی انتہا کو چھو رہا تھا اور اب چین سے بیٹھ جائے کہ اسکی بیوی کسی اور کے ساتھ ہے بے غیرتی ہے یہ" وہ ذرا سنجیدہ ہو گیا

زائمہ نے بھی اسکی جانب دیکھا

لیکن عیشاء کے جذبات کی تو کوئی اہمیت نہیں ہوئی

بابا سمیت مما بھی کتنا پریشان رہتی ہے انھوں نے سب کے سر جھکا دیے۔۔۔۔۔وہ عیشاء کو اپنی بات پر قائل کر لیتے

۔۔ بنے بنائے دماغ کو کوئی قائل نہیں کر سکتا

" اسکی ماں اسکا دماغ بنا چکی تھی "

میں آپکی بات سے اختلاف کرتی ہوں" اسنے کہا جبکہ شازین نے سنجیدگی سے " اسکی جانب دیکھا

" تو رکھو اپنے پاس اپنا اختلاف "

تم کسی کے ساتھ جانے کی بات کرو اور میں تمھیں زندہ چھوڑ دوں گا پھر" وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا

۔ ایک دم زائمہ کو ماحول میں تبدیل ہوتا سنجیدگی کا احساس ہوا

آپ بات ہمارے اوپر کیوں لا رہے ہیں میں نے تو جنرل بات کی ہے۔۔" وہ پریشانی سے بولی

جنرل بھی انسان کے منہ سے تب نکلتا ہے جب دماغ بن رہا ہو۔۔۔زائمہ مجھے جیسی تم ہو ویسی ہی پسند ہو فضول میں عیشاء م جیسا بنانے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بولا

۔۔۔ تو زائمہ جلدی سے سر ہلا گئ

وہ اسے ناراض نہیں کرنا چاہ رہی تھی بس بتا رہی تھی کہ اسے کیا سہی لگا اس معاملے میں۔۔۔۔وہ اٹھ گیا

۔۔۔۔ آپ ناراض ہو گئے ہیں" وہ جلدی سے پیچھے بڑھی اسکے

۔ ابھی کل ہی تو اسنے حیات کو بڑے فخر سے کہا تھا کہ وہ بہت اچھا ہے

۔۔۔ شازین ایڑیوں پر پلٹا وہ عین اسکے پیچھے کھڑی تھی

ایکدم پیچھے ہٹتی کہ وہ اسکو اپنی سمت کھینچ گیا اسکے سینے سے ٹکرا و پہلی بار تھا یوں لگا

۔۔

۔۔ جیسے کسی پتھریلی چیز سے ٹکرا گئی ہو

۔۔ آنکھیں کھولے وہ حیرانگی سے شازین کو دیکھ رہی تھی

۔۔۔ تم سے ناراض ہونے کا جواز نہیں ہے میرے پاس

" ہاں محبت کرنے کے کئی جواز ہیں "

تم اس بات کی فکر نہ کرو کہ میں تم سے کبھی ناراض ہوں گا۔۔ کیونکہ تم نے زندگی میرے ساتھ گزارنے ہے مجھے اپنی زندگی میں لڑائی جھگڑا نہیں پسند۔۔۔ اینڈ یس ۔۔ شاید تمہارے حساب سے عیشاء ٹھیک ہو لیکن میرے حساب سے زاویر غلط ہونے کے باوجود ٹھیک ہے۔۔" وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

۔۔ زائمہ جلدی سے دور ہوئی شازین ہلکا سا مسکرایا

۔۔ "ہم بھی چھپ کر نکاح کر لیں

وہ پیٹھ موڑ گئی تھی اسنے پہلی بار جو ایسی جرت کی تھی۔۔۔

جبکہ زائمہ کو لگا اب وہ پاگل ہونا شروع ہو چکا ہے وہ بنا جواب دیے وہاں سے فرار ہو گئ

دل کی دھڑکنوں میں شور کافی جان لیوا تھا اسکے چہرے پر کئ رنگ تھے وہ کمرے ۔۔۔۔ میں آئی تو سامنے حیات بیٹھی تھی اسکی منتظر تھی شاید

کہاں سے ارہی ہو" گھور کر پوچھنے لگی زائمہ کنفیوز سی ہو گئ

۔۔۔۔ وہ میں

۔۔۔ وہ میں کیا۔۔۔۔۔اور یہ تم میں سے شازین بھائی کی خوشبو

بہت بد تمیز ہو تم سب میری زندگی میں کریلے کو شامل کر کے خود افسانوی ماحول

۔۔ میں مزے سے رہتی ہو دونوں۔۔۔وہ کشن اٹھا اٹھا کر اسپر پھینکنے لگی

زائمہ تو شرمندگی سے سر بھی نہ اٹھا سکی

جاو تم لوگ میں بات ہی نہیں کرنی" وہ اسکے روکنے کے باوجود اٹھ کر وہاں سے

۔۔۔ روتی ہوئ بالاج کے کمرے میں آ گئ جبکہ زائمہ دکھی ہو گئ

"لیکن کیا اس میں سے شازین کی خوشبو ارہی تھی

۔ وہ مسکرا دی شرما سی گئ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔ بالاج کا کمرہ خالی تھا۔۔۔اسنے ادھر ادھر دیکھا

۔۔۔۔ کچھ تو ایسا ہو کہ صبح والی بات کا بدلہ لے سکے

۔۔۔ اور پھر اسکے دماغ کی بتی جل گئ

وہ تیزی سے نیچے بھاگی اور۔۔اسنے کئ سوکھی روٹیاں اکٹھی کر لیں

بھاگ کر وہ اوپر آئی اور بالاج والی سائیڈ پر۔۔اسنے شیٹ اٹھا کر گدے پر ساری

۔ سوکھی روٹیاں ترتیب سے سجادیں

اور اپر شیٹ ڈال کر اسپر بلینکیٹ جیسے بچھا ہوا تھا ویسے ڈال دیا۔۔جبکہ سائیڈ ٹیبل

۔۔ پر اور بیڈ کے نیچے تھوڑا باہر نکال کر سلائم رکھ دیے

اتنا تو اسے پتہ تھا سلائم سے کافی گھن کھاتا تھا وہ

۔۔ سب کے سامنے بے عزتی کرنے کا انجام تھا یہ۔۔۔وہ مطمئین سی ہوتی

باہر نکلی تو گھر میں عیشاء کو داخل ہوتے دیکھا یعنی وہ بھی آگیا تھا وہ جلدی سے اپنے

کمرے میں آبھاگی

۔ اور اسنے ہلکا سا دروازہ کھولتے۔۔باہر جھانکا وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا

معلوم نہیں کیوں حیات کو اسکی چال میں تھکاوٹ محسوس ہوئی

پہلی بار کچھ محسوس ہوا تھا اسے۔۔۔وہ دروازہ کھول کر باہر اگئ

وہ تھکا ہوا تھا اسکے ساتھ یہ سب کرنا نہیں بنتا تھا

لب کاٹتے وہ اسے اپنے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ رہی تھی

کمرے میں ملگجہ سا اندھیرہ تھا اور وہ تھک گیا تھا جسمانی طور پر الگ ذہنی طور پر کچھ

زیادہ ۔

صبح حیات کی کچھ زیادہ ہی بے عزتی کر دی تھی وہ کیسے آنسو پینے کی کوشش کر رہی

تھی ۔۔

اسنے دیکھا وہ کمرے میں نہیں تھی واویلا ڈالنے کا اسے بہت شوق تھا وہ جانتا تھا اب

چیخ چیخ کر پورے گھر کو سنائے گی

وہ تھکا تھکا سا۔۔بستر پر اپنی سائیڈ پر گیرا

تو چڑ چڑ کی آواز پر ایکدم چونک کر سیدھا ہوا تو ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھا گیا اور سلائم

ہاتھ پر چپکا ۔

اسنے ایکدم وہ ہاتھ سے جھٹکا

بیڈ سے اترنا چاہا کہ دو سلائم اسکے پاوں پر چپک گئے

۔ یچ آہ" وہ انھیں پاوں سے اتارتا

۔ اپنے بستر کا حال دیکھنے لگا

۔ اور ایکدم قہقہے کی آواز پر

بالاج نے سامنے دیکھا وہ تھوڑا سا دروازہ کھولے اندر ہی جھانک رہی تھی کچھ دیر

۔ پہلے کی شرمندگی جو جاتی رہی تھی

بالاج کا تو میٹر ہی خراب ہو گیا وہ آگے بڑھا

دروازہ کھولا اور اسے اندر کھینچ لیا

حیات کی مسکراہٹ دم توڑ گئی اُسکے ارادے اتنے خطرناک تھے

کیا بدتمیزی ہے یہ" وہ بھڑک کر بولا اور اسکے بازو پر گرفت نہایت سخت کر لی

۔۔

۔۔ "آہ ب۔۔۔الاج

وہ اسکی گرفت پر مچلی مگر وہ ارد گرد کا غصہ بھی اسی پر اتارنے کا ارادہ بنا چکا تھا

۔۔ می نے پوچھا کیا بچپنا ہے یہ تمھارے پاس دماغ نہیں ہے

" اب میں تمھیں بتاتا ہوں

اور اسنے گھما کر۔۔اسے بیڈ پر پھینکا

حیات کی آنکھیں ذرا پھیلیں

بالاج" وہ کپکپائی

۔۔ بہت تمھیں شوق ہے مسخرے پن کا

چلو اب تمھاری خواہش پوری ہو جائے گی عین ناولوں کے ہیرو کیطرح وہ بھی تو

۔۔ " ہیروئین پر اپنی زور زبردستی دیکھاتا ہے

آپ اپ پاگل ہو گئے ہیں یہ میں نے صبح کا بدلہ لیا ہے" وہ بولی اور جلدی سے بیڈ

۔۔ سے اتر گئ

ہمم ٹھیک ہے اب میں بدلہ لے رہا ہوں اسکا تم سے۔۔۔" اسنے کہا اور روم میں

جلتی ایکسٹرا۔۔لائٹس بند کر دیں

حیات نے کمرے میں ملگجہ سا اندھیرا محسوس کیا

اسکا دماغ سن سا ہونے لگا بالاج کسی پہاڑ کیطرح اسکے سامنے جم کر کھڑا تھا آنکھوں

۔ میں سرد مہری تھی

حیات کچھ سوچ نہیں پا رہی تھی۔۔اسنے بالاج کو کانپتے ہاتھوں سے پیچھے کرنا چاہا

۔۔۔

تمھیں تو پسند ہے یہ سب" جھکتے سر سراتی لہجے میں کہتے وہ حیات کے ہوش و

حواس اڑا چکا تھا

۔۔۔ اسکے دل کی دھڑکن جیسے آہستہ آہستہ مدھم پڑتی جا رہی تھی

بالاج جیسے محسوس کر سکتا تھا کہ وہ جو سوچ رہا ہے وہ اسکے دماغ میں وہ سب اتار چکا

ہے

اسکے لبوں پر حیات کے گھبرانے سے ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی گویا۔۔وہ اپنی اسپر

۔۔ حکومت پر خوش ہو گیا ہو

وہ اب بھی آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی

پونی ٹیل میں دوپٹہ بے ترتیبی سے اسکے ہاتھوں پر تھا

بالاج نے ایک قدم دور ہو کر اسے بیوی کی حیثیت سے دیکھا

تو قدرے مختلف اور خوبصورت لگی جو شاید ان معاملات سے انجان تھی

۔۔ وہ گھبراہٹ سے ہلکی ہلکی کپکپا رہی تھی

بالاج نے اسکے بالون کو سب سے پہلے اس پونی ٹیل سے آزاد کیا جو یہ واضح کرتی تھی وہ کوئی چھوٹی بچی ہے وہ اپنی عمر سے بھی چھوٹی لگتی تھی ۔۔۔۔

۔۔ اسکے بال کسی آبشار کیطرح پھیل گئے

حیات سے زیادہ بالاج بہکنے لگا تھا جیسے وہ اپنی تھکاوٹ اتارنے کا ذریعہ اسے سمجھ چکا تھا وہ حیات پر جھک گیا۔۔

جیسے وہ گھیرہ بادل ہو اور ابھی زوروں شور سے برسنے لگے گا

اسکی نگاہ حیات کی گردن پر تھی بہت ملائم اور بہت حسین کہ اسے چھونے کا دل سا کرنے لگا۔۔۔ وہ اسکے نزدیک جھکنے لگا کہ اچانک حیات نے اسے دور دھکیلا اور بیڈ سے اٹھ کر دور جا کھڑی ہوئی

یہ کیا بد تمیزی ہے آپ تو فری ہو رہے ہیں مجھ سے۔۔ وہ۔۔۔ وہ ناولوں میں ایسا ہوتا ہو گا لیکن مجھے آپ کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرنا

حد ہی ہو گی آپ تو اتنے بڑے ہیں اور میں اتنی سی۔۔ میں جا رہی ہوں میرے "مذاق کو خوامخواہ سیریس سمجھ لیا ہے آپ نے

۔ وہ اپنے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتی۔۔ ذرا غصے سے بولی

حیات" بالاج کے سارے ارمان ایکدم جیسے چکنا چور ہوئے تھے

کیا حیات۔۔۔" وہ کھانے کو پڑی

شیٹ اپ ادھر او" وہ اہستگی سے بولا

" اویں آجاؤں میں جا رہی ہوں

وہ باہر نکلتی کہ بالاج نے جلدی سے اسے اچک کر اپنی گود میں اٹھا یا لیا

" بہت زبان چلتی ہے تمھاری تمھارے دماغ ٹھکانے لگانا چاہیے مجھے

آپ ہٹیں آپ میرے ساتھ بد تمیزی کر رہے ہیں میں دادا جان کو بتاؤ گی اپکو گندی

" حرکتیں آتی ہیں

۔۔۔۔۔ گندی حرکتیں

" اور جو تم پڑھتی ہو گندی حرکتیں میں بتا دوں دادا جان کو

وہ اسکا رخ اپنی جانب موڑتا بولا جبکہ حیات ایکدم تھم گئ

" لیکن

ہاں اب بولو" بالاج فخریہ مسکرانے لگا کہ وہ اسے ڈرانے میں کامیاب ہو گیا تھا

اسکے پنک پنک ہونٹ بہت خوبصورت تھے جنھیں وہ دانتوں میں کچلتی کچھ سوچ رہی تھی

بالاج کو وہ ہونٹ انکی رنگت بہت حسین لگے تھے وہ اسکا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کر گیا۔۔

اور اسپر وہ جھکا... اس کے ہونٹوں کے اتنے قریب کہ سانسیں آپس میں ملنے لگیں

ایک لمحے بعد بالاج نے اسپر گرفت سخت کی اور اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا... گہرا مدہوش کر دینے والا لمس.. ایسا لمس جس نے اسے اندر تک ہلا دیا حیات دنگ سی رہ گئی۔۔پہلی بار کچھ عجیب محسوس کیا تھا

اس نے دانتوں سے ہلکا سا کاٹا... وہ سسکی مگر اس کی بانہوں میں خود کو مزید بھینچ لیا

بالاج کی انگلیاں اس کے چہرے سے گردن تک پھسلتی گئیں... اور لمس مزید گہرا ہوتا گیا... جیسے وہ اس کے وجود میں اتر رہا ہو... اسے مکمل اپنے اندر جذب کر رہا ہو۔

ہوارک گئی تھی... کمرہ خاموش تھا... صرف ایک بے ساختہ لمس، سانسوں کی تپش اور دو دلوں کی دھڑکن گونج رہی تھی

۔۔ بالاج اہستگی سے اس سے الگ ہوا

حیات کا دماغ تو ہل گیا تھا اسکے سر سے پاوں تک میں کپکپی سی تھی

۔۔۔۔۔۔ بالاج مسکرانے لگا تھا

اسکے شرمانے پر۔۔۔اور اچانک دروازہ کھلا

حیات نے مڑ کر دیکھا بالاج بھی مڑا اور درکشندہ کو دیکھ کر۔۔۔وہ حیات کو آزاد کر گیا

حیات جلدی سے دور ہو گئ

۔۔ درکشندہ حیرانگی سے بالاج کو دیکھنے لگی جو منہ موڑ گیا تھا

جبکہ۔۔درکشندہ یوں ہی حیرانگی سے دیکھ کر پلٹ گئ اور بالاج سر تھام گیا

جبکہ حیات کبھی اس کھلے دروازے کو تو کبھی بالاج کو دیکھنے لگی

۔ جاؤ حیات یہاں سے" وہ بولا جبکہ حیات سر ہلا گئ

آپ ٹھیک ہیں" اسنے جاتے جاتے پوچھا

دل میں احساس سا ہوا کیا یہ سب اس سے غلطی سے ہوا تھا لیکن اسے ایسا محسوس تو نہیں ہوا کہ بالاج نے یہ غلطی سے کیا ہے

۔۔ ہاں جاؤ" روکھے لہجے میں بولا تو حیات باہر نکل گئ

لیکن بالاج کا لمس اب بھی محسوس ہوا تھا

۔۔۔ وہ ایکدم اچھلی اور پھر۔۔شرمندہ سی ہو گئ

واو بالاج موویز کے ہیرو کیطرح ہے انھوں نے مجھے کس کی ہے

۔۔ کیا مجھے زائمہ کو بتانا چاہیے یہ عیشاء کو مما کو بتاؤ

" اوہ مائے گاڈ

۔۔ اوئے باندری کیوں اتنا خوش ہو تم" زاویر کچھ اچھے لہجے میں بولا تھا اس سے

" زاویر بھائی آپ کو ایک بات بتاؤ

وہ جلدی سے کھڑی ہو گئ یہ تو قسمت سے بالاج باہر نکل آیا تھا

۔۔ حیات" وہ اوپر سے دھاڑا

کمرے میں جاؤ اپنے" وہ سختی سے بولا وہ منہ بنا کر زاویر کو ہاتھ کے اشارے سے کل بتانے کا کہہ کر چلی گئ زاویر نے بالاج کو دیکھا اور۔۔دانت پیس لیے

عیشاء گھر میں ہے یہ نہیں" اسے بہت تپ چڑھ رہی تھی کہ وہ اپنی ہی بیوی کے

۔۔۔۔ بارے میں سوال کر رہا تھا کسی اور سے

" گھر میں ہے

بالاج نے بس اتنا ہی جواب دیا اور دوبارہ کمرے میں چلا گیا

۔۔۔ زاویر جو کب سے بے چین تھا۔۔اسکے اعصاب ڈھیلے ہوئے

۔۔۔ کہ اب کم از کم وہ چین تو لے سکتا ہے لیکن اسے عیشاء پر شدید غصہ تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سحری میں بھی اسکے پیٹ میں یہ بات چوہے کی طرح اچھل رہی تھی۔۔وہ بے چینی سے کبھی ادھر ہوتی کبھی ادھر ہوتی کبھی زائمہ کو دیکھتی کبھی عیشاء کو جس کا سر بھی نہیں اٹھ رہا تھا

بالاج کی نظریں بھی اسی پر تھی اب وہ کیا کرے بات تو بتانے والی ہے کسی ہالی وڈ

۔۔ موووی کے سین کی طرح ہوا تھا سب کچھ اور وہ کسی کو بتائے بھی نہ

دادا جان اپکو ایک بات بتاو" اسنے پانی کا گلاس رکھتے ہوئے کہا

۔ بالاج کو زور سے کھانسی لگ گئ

پانی پی لو" ماہر نے اسے گلاس دیا اسنے نفی میں سر ہلاتے حیات کو ایسی نگاہوں سے

۔۔۔۔۔ گھورا کہ وہ بیٹھ گئ دوبارہ

ہاں بولو کیا کہہ رہی تھی" داداجان نے حیات کیطرف دیکھا

بِلو گھور رہا ہے داداجان" وہ کھسر پھسر کرنے لگی

کون بِلو وہ حیرانگی سے پوچھنے لگے

ارے بالاج" ۔۔وہ بولی

داداجان کا بے ساختہ قہقہہ ابھرا تو وہ منہ بنا گئ

لو سن لو زائمہ۔۔" وہ زائمہ کیطرف دیکھ کر بولے جو یہ سب سن رہی تھی وہاں

اصول تھے ٹیبل پر بیٹھنے کے کہ وہ تینوں داداجان کے قریب بیٹھتی تھیں پھر گھر کی

۔ بڑی خواتیں پھر انکے شوہر اور پھر جا کر وہ چار و بیٹھتے تھے

زائمہ خود بھی ہنس رہی تھی

اچھا بھئ مذاق نہ بنائیں اب میرا" وہ بولی جبکہ داداجان ہنستے ہوئے سر ہلا گئے

اچھا بھئی بِلو ذرا یہ دہی دو مجھے " وہ بالاج کیطرف دیکھتے ہوئے بولے حیات کو اچھا لگا اسکا رکھا ہوا نام سب استعمال کریں

بالاج نے آئی برو اچکا کر دادا جان کو دیکھا

ہمیں گھورنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمھاری بیگم نے تمھیں پیارا سا نام دیا ہے

"

"بِلو

زاویر تو خاموشی سے پلیٹ پر جھکا ہوا تھا جبکہ۔۔شازین ہنس ہنس کر دھورا ہو رہا تھا ۔ ماہر کو چونکہ پتہ تھا تبھی وہ صرف مسکرا رہا تھا

کیا فضول گوئی ہے " بالاج کو ٹپ چڑھی یہ کیا لڑکی تھی سب نے اسکو تنگ کرنے کا ارادہ بنایا تھا یہ تو سب کی جان کو لڑ گئی تھی ۔۔

ہاں تو اچھا ہے ویری گڈ میرا بچہ " دادا جان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا ۔۔ اور ہنسنے لگے انھوں نے عیشاء سے کوئی بات نہیں کی تھی ورنہ ایسا نہیں تھا وہ ان تینوں میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیں ٹیبل پر دو ہی نفوس خاموش تھے اور وہ

دونوں تھے عیشا کی آنکھیں سرخ سے ٹپ ٹپ آنسو گیر رہے تھے جسے وہ چھپا رہی تھی کہ داداجان بھی اس سے خفا تھے وہ نہیں بولے تھے ۔۔

۔ جبکہ اسکی ماں۔۔۔ان سب کو گھور کر کھڑی ہوئی اور اسے بھی پیچھے آنے کا کہا

۔۔ اچانک انکے موبائل کی رینگ ہوئی تو ذرا پریشانی سے وہ کال پک کر گئیں انکی بھابھی کا فون تھا انکے بھائی کی طبعیت خراب تھی جس کے باعث وہ انھیں رو رو کر پشاور آنے کا کہنے لگی

درکشندہ بھی پریشان ہو گئی دوسرے شہر میں ہونے کی وجہ سے ملنا ملانا کم تھا تو اسکا

۔۔ مطلب یہ تو نہیں تھا کہ وہ ان کے لیے احساس نہیں رکھتی تھی وہ پریشان ہوئی

۔ اور رونے لگی بالاج نے انھیں چپ کرایا

میں اپکو لے چلتا ہوں ماموں ٹھیک ہوں گے فکر نہ کریں" وہ بولا تو انھوں نے نفی کی

ہارٹ اٹیک آیا ہے انکو بالاج انھیں کچھ ہو گیا تو دنیا میں میرا تو شاید کوئی بھی نہ رہے " وہ بری طرح رو دیں

۔ فکر نہ کریں آپ کی طبعیت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے" وہ ہمیشہ انھیں سنبھالتا تھا

سب انھیں تسلیاں دے رہے تھے لیکن م انکی فکر بجا تھی اور کسی کی تسلی کون سا
۔۔۔۔ خاطے میں رکھنی تھی انھوں نے
بس مجھے کل لے چلو مجھے جانا ہے اپنے بھائی سے ملنا ہے" وہ بولیں تو بالاج نے سر
ہلایا اور درکشندہ وہاں سے اٹھ گئ
مجھے تو خود شہر سے باہر جانا تھا" وہ بے دھیانی میں بولا
اگر تمھیں ماں راضی ہو جائے تو میں چلے چلتا ہوں
۔ جی بابا جان میں اور نائمہ بھی چل لیں گے
درکشندہ بھابھی کا مائیکا ہے اور اچھا نہیں لگتا وہ اکیلی جائیں" عالیہ نے کہا تو دادا جان
نے سر ہلایا
جی اگر بھابھی کو برا نہ لگے تو" نائمہ ذرا جھجک کر بولی
کیوں برا لگے گا چچی۔۔آپ ایسی بات نہ کریں" بالاج کو انکا شرمندہ ہونا اچھا نہیں
۔۔ لگا تھا
۔ آپ لوگ چلے جایئے گا۔۔" وہ کہہ کر اوپر ماں کے کمرے میں جانے لگا
۔۔ بھائی" عیشاء کی آواز پر وہ۔۔مڑا

" مجھے نہیں جانا کہیں بھی پلیز مما کو کہہ دیجیے گا وہ زبردستی کریں گی
تم کہیں نہیں جاو گی اب فکر نہ کرو" اسکا گال تھپتھپا کر وہ اندر چل گیا جبکہ باقی
سب نماز کے لیے اٹھ گئے

۔ اور بالاج بھی کچھ دیر بعد نکلا کر مسجد چلا گیا

عیشاء تم کیوں رو رہی ہو" حیات نے اسے روتا دیکھا تو دھپ سے اسکے سامنے بیٹھ
گئ

سب مجھ سے ناراض ہیں میں مما کو خوش کرتے دادا جان کو خوش کرتی کس کو خوش
" کرتی مجھے سمجھ نہیں اتا حیات

وہ اسکے گلے سے لگ کر رو پڑی

دیکھو سائنس کے حساب سے تو تمھیں زاویر بھائی کو خوش کرنا چاہیے اور اگر رشتے
۔۔۔۔ داری کے لحاظ سے دیکھا جائے تو دادا جان کو اور

۔۔۔ اسکے فضول باتوں پر وہ غصے سے اسے دیکھتی تھپڑ اسکے بازو پر مار گئ

تم آف ایک تو تمھارے بھائی نے اتنی زور سے دبایا میرا بازو اوئے عیشاء تمھیں
" ایک بات بتاو

۔۔۔۔ بلا خر اسے مل ہی گیا تھا کوئی

عیشاء پہلی بات کی حیرانگی سے نہیں نکلی تھی کہ وہ پورے مزے لیتی اسے ساری بات بتا گئ

عیشا کا چہرہ سرخ ہو گیا

حیات کس قدر گندی ہو تم" وہ اسپر چیزیں اٹھا کر پھینکے لگی

۔۔ کس ہی تو کی ہے گندی کیسے ہو گئ" وہ منہ بنا گئ

چپ ہو جاؤ حد ہو گئ

کوئ پرائیویسی بھی ہوتی ہے" وہ انکھیں نکال کر بولی

"اس میں پرائیویسی کی کیا بات ہے تم بھی تو زاویر بھائی کو کرو گی

یا اللہ" عیشاء کانوں پر ہاتھ جما گئ

" اٹھو نکلو میرے کمرے سے

وہ اسے غصے سے باہر جانے کا کہنے لگی

تمیز ہی نہیں ہے تمھیں" حیات کو بھی غصہ چڑھ گیا اور وہ اٹھ کر باہر اگئ

فیلنگ لیس ایموشن لیس بد تمیز لڑکی" وہ اسکے بند دروازے کو گھور کر بولی

۔ اور سر جھٹک کر اپنے کمرے میں اگئ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" یار پلیز تم دونوں ایک دوسرے سے بول لو

شازین نے کہا جبکہ دونوں ہی ادھر ادھر منہ کیے بیٹھے تھے اور نماز کے دوران ماہر ان دونوں کے بیچ کھڑا تھا نیت باندھتے ہی پیچھے چلا گیا اور سلام پھیرتے ہی دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملتی

زاویر منہ پھیر لیتا بالاج نے بھی توجہ نہ دی

تبھی شازین باہر نکلتے بولا تھا ماہر دادا جان کے ساتھ آرہا تھا

زاویر تو کچھ نہیں بولا جبکہ بالاج نے شازین کی جانب دیکھا

" اسے چاہیے تھا یہ معافی مانگتا

" اسکی بات پر شازین زور سے اچھلا شکر خدا کا چپ کا قفل م تو ٹوٹا

" اس سے معافی مانگے میری جوتی جو اکھاڑ سکتے ہو میرا اکھاڑ لو

زاویر کے اندر غصے کا گراف شدید تھا

وہ بلا جھجک کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ۔۔۔ بالاج نے شازین کو دیکھا

۔۔ چوری اوپر شے سینہ زوری

" اور تم کہہ رہے ہو اس سے بات کرو

وہ گھور کر بولا شازین چپ ہو گیا اور پھر وہ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

اگلے روز در کشندہ کو پتہ چلا کہ وہ سب جا رہے ہیں بولی کچھ نہیں تھی وہ۔۔اسنے بس

۔ عیشاء کو سامان پیک کرنے کا کہا

عیشاء پریشانی سے ماں کو دیکھنے لگی ایک لفظ منہ سے نکال نہیں پاتی تھی کہ کہیں اسکی

ماں یہ نہ سوچ لے کہ وہ زاویر کی وجہ سے رک رہی ہے

وہ مرجھائے ہوئے دل سے بیگ پیک کرنے لگی جبکہ بالاج صبح صبح کہاں چلا گیا تھا

پتہ نہیں تھا

تائی جان اپکا بیگ پیک کر دوں" حیات اچانک ہی ان دونوں کے پاس ادھمکی

کیوں میرے پاس ہاتھ نہیں ہے خود کر سکتی ہوں میں" وہ اکھڑ کر بولی

ارے تائی جان آپ کی بوڑھی ہڈیوں میں کہاں جان ہے میرے جوان ہڈیوں کا

سہارا لیں اب آپ" وہ بولی جبکہ در کشندہ نے گھور کر اسے دیکھا

تائی جان آپ بہت کیوٹ لگتی ہیں گھورتی ہوئی" وہ اسکے دونوں گال کھینچ گئی جبکہ
۔۔ درکشندہ نے غصے سے اسکے ہاتھ جھٹکے تو وہ اسے تنگ کر کے کھی کھی ہنسنے لگی
جبکہ عیشاء حیران تھی اج تک وہ اپنی ماں سے یوں فری نہیں ہوئی تھی
اچھا میں بیگ پیک کر دیتی ہوں" وہ جلدی سے بھاگی
" ارے احمق لڑکی میں کر چکی ہوں
پھر بھی میں دوبارہ ٹھیک کر دوں گی" وہ بولی جبکہ درکشندہ اسکے پیچھے پیچھے چلی گئی
عیشاء ان دونوں کو دیکھ رہی تھی
حیات کو لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانا آتا تھا" وہ لاشعوری طور پر اپنے مزاج کی "
بنا پر دوسروں کے دلوں میں گھر کر جاتی تھی آج تک اسکے اندر ہمت نہیں ہوئی کہ
وہ اپنی ماں کے گال بھی چھوئے اور وہ کتنی آرام سے یہ سب کر لیتی تھی جبکہ
درکشندہ اس سے مکمل نفرت کا اظہار کرتی تھی
۔۔ وہ ان نفرتوں، رویوں کو محسوس کیوں نہیں کرتی تھی
۔ وہ بس اپنی دنیا میں مگن تھی

اسے بالاج کسی فلم کے ہیرو کیطرح مل گیااور اچانک ناولوں میں جس طرح ہیروئینوں کی شادی ہوتی تھی ویسے شادی ہو گئ

ایک ساس تھی جو نفرت بھرپور کرتی تھی مگر اسے فرق نہیں پڑتا تھا

میں لے لیتی ہوں یہ تائی جان اچھی بریسلیٹ ہے" وہ جلدی سے کمرے سے نکلی تھی

میں اب اس لڑکی کو مارو گی کیسے آفت کی پرکالا ہے" درکشندہ غصے سے بھڑکی

لو بھلا ایک بریسلیٹ ہی تو لی ہے" حیات منہ بنا کر بولی

۔ اپنے شوہر سے کہو وہ لا کر دے گا

" یہ میرے شوہر نے لا کر دی تھی

" درکشندہ نے اسکے ہاتھ سے کھینچ لی

ٹھیک ہے اترا لیں اپ اپنے شوہر ہر" وہ سر جھٹک کر کہہ کر باہر چلی گئ جبکہ درکشندہ سر تھام گئ

دیکھا تم نے اس لڑکی کو اسکی یہ ہی حرکتیں مجھے بری لگتی ہیں" وہ بیڈ پر بیٹھ گئ

مجھے تو نہیں لگا اپکو بری لگتی ہیں الٹا اس کے ساتھ آپ بھی ویسے ہی بیہو کر رہی تھیں

" عیشاء بولی تو در کشندہ ایکدم چپ ہو گئ

ایسا کچھ نہیں ہے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس میں" وہ اسکی بات پر ذرا تردد کرنے لگی

عیشاء کچھ نہیں بولی تھی

۔۔۔۔ اور شکر ہے خدا کا بالاج اگیا اسی وقت

" تم کہاں لجا رہی ہو

پشاور" غصے سے بھیگی آنکھوں سے وہ بولی تھی

بالاج نے ایک نگاہ دیکھا اور پھر ماں کو دیکھا

"مما عیشاء کہیں نہیں جائے گی اور آپ اس بات پر مجھ سے ضد نہیں کریں گی

" بالاج مگر

میں یہیں ہوں زندہ ہوں اور آنکھیں ہیں میرے پاس" وہ انکی بات کا مطلب سمجھ کر بولا سمجھ تو عیشاء بھی گئ تھی اسے مزید رونا آیا وہ لوگ اسپر کیسی سختیاں اور

پابندیاں لگانا چاہ رہے تھے اتنے انسکیور تھے تو رخصتی نہ کرتے نکاح ٹٹوا دیتے

۔۔۔۔

وہ کمرے سے ہی چلی گئ

۔۔ تھک گئ تھی وہ اس کھیل تماشے سے

تم تو اپنی بیوی کے پلو سے چپٹے رہو گے " وہ اسپر طنز کرتے بولیں

بالاج لب دبا گیا

درکشندہ نے اسے پیچھے کیا اور ناراضگی سے اٹھ گئ

وہ نیچے آئی سب تیار تھے اور وہ ان سب کے ساتھ باہر نکل گی گاڑی میں سوار ہوتے

اسنے عیشاء کو ڈھونڈنا چاہا مگر وہ نہیں دیکھائی دی جبکہ محترمہ حیات صاحبہ ہاتھ ہلا کر

۔۔ انھیں بائے کر رہی تھی

" اوئے اب ہم لوگ ہیں گھر پر۔۔۔۔یاہو

وہ جلدی سے چلائی اور زائمہ کو گول گول گھما دیا

ہیلو میری ہونے والی بیوی کو نہ مارنے کی کوشش کرو" شازین نے زائمہ کو اپنے

۔۔ نزدیک کھینچا

۔۔ زائمہ سٹپٹا گئ

۔۔ بالاج ماہر دونوں تھے زاویر البتہ آفس چلا گیا تھا

" ایک تو بندہ شرم نہ کھائے باقی سب کھائے

شازین سرد سانس کھینچتا اسے اپنے کمرے میں بھاگتا دیکھنے لگا

۔۔۔ جبکہ بالاج اور ماہر بھی باہر نکل گئے

اور اسکے بعد شازین بھی چلا گیا

حیات ان سب کی بد تمیزی پر منہ پھلائے صوفے پر بیٹھ گئ اور کچھ دیر بعد سبوے کی آواز پورے گھر میں تھی

شیف پرو میکس کمرے سے نکل نہیں رہی اور دنیا کا بے لذتہ کھانا بنانے کے لیے

"زائمہ حاضر ہے

وہ افطار سے پہلے زائمہ کو گھورتی بولی

بس کرو سب کو اتنا پسند ہے میرے ہاتھ کا کھانا" وہ اسے پیچھے دھکیلتی بولی جبکہ

حیات نے بھی اسے دھکا دیا

حیات تم مجھ سے پیٹ جاو گی" زائمہ نے چمچ اٹھایا

میں بھی تمھیں مار دو گی" حیات نے بھی چمٹا اٹھالیا

اور اچانک دونوں باہر جھانکنے لگی کیونکہ محسوس ہوا تھا کوئی گھر میں ایا تھا

احسن کو دیکھ کر دونوں ذرا خاموش ہو گئیں ان سب کو لگا تھا احسن بھی پشاور چلا گیا

ہو گا لیکن وہ یہاں اگیا تھا ان دونوں کو دانت نکال کر دیکھنے لگا

دونوں ہی سنجیدہ سی ہو گئیں

عیشاء کہاں ہے" احسن نے سوال کیا

اپنے کمرے میں" حیات نے منہ بنا کر جواب دیا احسن اوپر چلا گیا

تمھیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھے وہ عیشاء کے کمرے میں چلے گئے ہیں

پہلے بھی وہیں جاتا تھا" حیات بولی جبکہ دوسری طرف احسن کمرے میں ایا اور

عیشاء جو ابھی منہ دھو کر نکلی تھی اسے دیکھ کر ڈر گئی جلدی سے دوپٹہ خود پر لیا

اپ" وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

سوری عیشاء میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں اس رات مجھے سے غلطی ہو گئی تھی تمھیں وہاں لے گیا میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا مگر" وہ عیشاء کے ہاتھ تھام کر بولا جبکہ عیشاء نے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی

احسن بھائی ہاتھ چھوڑیں میرا پلیز" وہ اپنے ہاتھ کھینچنے لگی

عیشاء میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں بہت زیادہ" احسن نے اسے اپنی جانب کھینچا

احسن بھائی پلیز چھوڑیں مجھے" وہ رونے والی ہو گئی

" کیا ہو گیا تم نے میرا ہی تو ہونا ہے

نہیں میں شادی شدہ ہوں چھوڑیں مجھے" وہ تگ و دو میں تھی احسن اسکا ہاتھ چھوڑ دے

کوئی نہیں مانتا اس شادی کو اور تم ایسے انسان کی حمایت لے رہی وہ جس نے تمھیں اٹھا کر نکاح کیا" احسن بولا البتہ عیشاء کو جیسے یاد آگیا سب ۔۔۔

" آپ میرا ہاتھ چھوڑیں

نہیں چھوڑوں گا" وہ اسکا ہاتھ دل پر رکھ گیا

عیشاء ایکدم ڈر گئی ۔۔

بہت دیر ہو گئی ہے حیات مجھے ڈر لگ رہا ہے" زائمہ بے چینی سے بولی

" ہم دونوں سے غلطی ہو گئی یار ہمیں بھیجنا نہیں چاہیے تھا اسے

حیات بھی اپنی غلطی پر پچھتانے لگی

اور تبھی بخار سے سرخ چہرہ لیے زاویر گھر میں داخل ہوا ان دونوں کو ایک نگاہ دیکھا

اور۔۔اوپر جانے لگا جبکہ حیات اسکے سامنے ادھمکی

احسن بھائی عیشاء کے کمرے میں ہیں بہت دیر سے ہیں ہمیں ڈر" اسکی بات بھی

مکمل نہیں ہوئی تھی زاویر عیشاء کے کمرے میں گھسا احسن عیشا کو سینے سے لگائے

کھڑا تھا

اور شاید وہ پاگل ہی ہو گیا

اسکے بعد اسے کچھ دیکھائی نہیں دیا اسنے احسن کے منہ پر اتنے مکے مار دیے کہ شاید

۔۔ اسکی ناک سے خون کا نکلنا یقینی تھا

عیشاء رو رہی تھی

اسنے اسے لاتوں گھوسوں سے شدت سے مارنا شروع کر دیا

وہ اسے گالیاں نکال رہا تھا اسنے عیشاء کے کمرے کے باہر اسے پاوں سے ٹھوڈا مار کر نکالا تھا اور لاونج میں پڑی ایک ایک چیز اسکے سر پر مار دی

زاویر" عیشاء کانپتے ہوئے اسے روکنے لگی

میری بیوی ہے یہ" وہ دھاڑا

" بازار میں پڑا سامان نہیں جسے کوئی بھی گلے کا ہار بنا لے گا

وہ چلایا اور یوں ہی مارتے مارتے وہ اسے پورچ تک لے آیا حیات زائمہ عیشاء کانپ رہے تھے

۔ زاویر" وہ لوگ بھی پیچھے پیچھے آئے تھے

زاویر کو احسن سے الگ کیا مگر زاویر جھٹکے سے آزاد ہوا تھا

۔ احسن باہر بھاگ گیا

بالاج نے چوکیدار کو دھار کر بلایا

" کہاں مر گئے تھے تم

" صاحب جی میں افطار لینے گیا تھا

تیری افطار میں کراتا ہوں" زاویر نے اسکا گریبان جکڑا جس کے چہرے کے رنگ اڑ گئے

چھوڑ دے زاویر اندر چل روزہ کھل گیا ہے

" مجھے نہیں کھولنا کھول لو تم لوگ

وہ غصے کی شدت سے ان سب کو جھٹک کر وہاں سے کمرے میں چلا گیا جبکہ عیشاء بری طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی

۔۔ سارا ماجرا ان لوگوں نے سنا یک ایک گھونٹ پیا تھا بس

چپ ہو جاؤ کچھ نہیں ہوتا" بالاج نے اسے چپ کرایا مگر عیشاء کی سمجھ سے سب باہر تھا

اسکی زندگی میں کیا ہو رہا تھا اسے خود نہیں سمجھ آ رہی تھی

بہت ہو چکا ہے یہ ڈرامہ تمھاری رخصتی ہو چکی ہے تمھیں اپنے محرم کے پاس اسکے ساتھ رہنا چاہیے تاکہ وہ تمھاری حفاظت کر سکے" شازین ذرا خفگی سے بولا تھا

۔ بالاج نے اسکی جانب دیکھا

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں کیوں تائی جان رخصتی کے باوجود اپنے پاس رکھتی ہیں عیشاء
" کو

" یہ ہی سب ہونا ہے پھر اور تم

وہ حیات پر بھڑکا

دماغ گھوٹنے میں ہے تمھارا اسے عیشاء کے کمرے میں بھیج دیا" شازین کے
چلانے پر وہ سہم گئ

بیوقوفی کی حد ہوتی ہے اگر وقت پر نہ آتا زاویر تو کیا ہوتا ہاں بچپنا کب جائے گا تمھارا
" تم مجھ سے تھپڑ کھالو گی حیات آئندہ ایسی بیوقوفی کی تو

شازین" بالاج سنجیدگی سے بولا

اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں خوف سے پانی بھر گیا تھا

حد ہو گئ ہے پہلے مام نے اسے بچہ بنا رکھا تھا تم بھی بنالو" وہ غصے سے کہہ کر خود بھی
چلا گیا

جبکہ بالاج نے عیشاء کو پانی دیا خود بھی پیا حیات کچھ دیر کھڑی اسے دیکھتی رہی اور
پھر وہاں سے چلی گئ

پہلے ہی روز ان سب کی لڑائی ہو گئی تھی

بخار ہے اسے 11 بج رہے ہیں ایک لقمہ نہیں کھانے کو تیار" ماہر تھک ہار کر ٹرے رکھ کر بولا ۔

" ایسے آدمی کو چین آتا بھی نہیں جو بیوی کو کسی اور کی بانہوں میں دیکھے

شازین کی بات پیچھے کھڑی عیشاء نے سن لی تھی شرمندگی سے دھوری ہو گئی تھی

۔۔۔ اس وقت وہ

اسنے وہ ٹرے اٹھائی اور غصے سے ٹرے لے کر وہ کچن میں آئی اور کچن سے میڈیسن رکھ کر وہ اسکے کمرے تک اگئی

ان دونوں کی پیٹھ تھی انھیں لگا وہ کچن میں آگئی ہے لیکن وہ اوپر آئی دروازہ کھولا

۔۔۔۔۔۔۔ وہ شرٹ لیس تھا ایکدم سارا غصہ بھی سے دیکھ اڑ کر رہ گیا

۔۔۔۔ وہ شرٹ لیس تھا ایکدم سارا غصہ بھک سے اڑ کر رہ گیا

اسنے دیکھا وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا آنکھیں بند تھیں اسکی سفید رنگت میں سرخی بکھر
۔ رہی تھی جبکہ ستواں کھڑی ناک بھی سرخ تھی

عیشاء نے حلق کے اندر سانس اتارا

کیا وہ یہاں آکر غلطی تو نہیں کر گئ

وہ ٹرے ٹیبل پر اہستگی سے رکھنے لگی کہ اسکی انکھ نہ کھل جائے آہستگی سے ٹرے رکھ
۔۔۔ کر وہ نکلنے لگی

۔۔۔ ضدی تو وہ بہت تھا۔۔اتنا اسے علم تھا

لیکن اسپر غصہ بھی عیشاء کو خوب تھا اپنے غصے میں خود ہی جل رہا تھا

وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی یہاں تک کے اس نے کروٹ لے لی۔۔اور کروٹ لیتے
ہی اسنے ایک مضبوط کسرتی جسم قد و قامت رکھنے والے شخص کو ہلکا سا کراہتے
ہوئے دیکھا

دل کیا زائمہ کو کہہ دے کہ اسکا بھائی ٹھیک نہیں ہے

۔۔۔۔ اور اسی نیت سے اسنے باہر نکلنا چاہا مگر یہ کیا دروازہ لاک تھا

وہ دروازے کو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی

دروازہ کس نے لاک کیا تھا

باہر صرف شازین اور ماہر تھے دونوں ہی اتنی اوچھی حرکت نہیں کر سکتے تھے

یہ پنگے حیات کے علاوہ کوئی نہیں لے سکتا تھا لیکن وہ تو خود ڈانٹ کھا کر کمرے میں بند تھی ۔۔

اسنے لاک کو احتیاط سے گھمانا چاہا لیکن بے سود کوئی فائدہ نہ ہوا

اسکا دل بے ترتیبی کی انتہا پر تھا وہ جاگ گیا تو۔۔۔وہ غصہ کرے گا اسے شاید مارے پیٹے ۔۔۔

یہ پھر اسکے ساتھ حسب عادت زبردستی کی کوشش کرے لیکن اب تک وہ کروٹ موڑے لیٹا تھا ۔

جبکہ دوسری طرف ماہر نے شازین کے سر پر تھپڑ رسید کیا

بہن ہے وہ ہماری اتنی گھٹیا حرکت کرتے شرم کرو تم" وہ گھور کر بولا جبکہ شازین دانت نکالنے لگا ۔

اس وقت اس بہن سے زیادہ میرے یار کو اسکی ضرورت ہے" شازین نے کہا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ ماہر بھی نفی میں سر ہلا گیا ۔

کہ شازین کی شرارت کا کوئی مقابلہ نہیں تھا وہیں زاویر کے غصے کا کوئی مقابلہ نہیں تھا اور بالاج کے اکھڑے رویے کا جبکہ وہ بے چارہ کنوارہ۔۔کسی خاطے میں ہی نہ تھا

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب مجھ سے نفرت کرتے ہیں میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔آئندہ میرے پاس بھی کوئی آیا تو سر پھاڑ دوں گی۔۔میرا دماغ تو گھٹنے میں ہے ٹھیک ہے پاگل ہوں میں پاگل"

وہ زور زور سے روتی جا رہی تھی بڑبڑا رہی تھی جبکہ بالاج کب سے دروازے میں کھڑا اسکی یہ گوہر فشانیاں سن رہا تھا پر وبلم یہ نہیں تھی اسے انٹرسٹڈ تھا بس محترمہ پر ترس آگیا تھا

۔۔ وہ اسی کے بیڈ پر بیٹھی یہ سب بول رہی تھی

اور پھر غصے سے اسکا کمبل منہ تک تانا اور کمبل کے اندر ہی اسکا رونا دھونا شروع ہو گیا

گہری سانس بھرتے وہ اندر آیا اپنا سامان رکھا اور فریش ہونے چلا گیا

کسی کو فرق نہیں پڑتا کیوں پیدا ہو گئی حیات تم بس میری مما ہی مجھے سے پیار کرتی ہیں میں چلی ہی جاتی پشاور کسی پٹھان سے شادی کر لیتی اتنی خوبصورت ہوں پھر بھی اندھے لوگوں کو دیکھائی نہیں دیتا مجھے ہی ڈانٹتے رہتے ہیں

چلو پٹھان میری قدر تو کرتا۔۔ یہاں تو سب نے گاجر مولی سمجھا ہوا ہے جو بات ہو

۔۔ حیات کے سر پر ہے حیات کا سر نہ ہو گیا ٹیبل ہو گیا کچھ بھی منہ اٹھا کر رکھ

اچھا چپ ہو جاؤ بس" وہ غصے سے بولا

۔۔۔ حیات نے منہ پر سے کمبل ہٹایا سرخ چہرہ

رو کر ہلکی ہلکی سی سوجھی آنکھیں اور آج تو محترمہ نے چوٹیاں بنائی ہوئی تھی بالوں میں جو تکیے پر بکھری ہوئی تھی اسنے سوچا نہیں تھا اسکے ریشمی بال اسکے تکیے پر پھیلیں گے گھنے سائے کیطرح وہ نگاہ بدل گیا

" مجھے آپکے پاس رہنا ہی نہیں ہے

وہ اسکے کچھ نہیں بولنے پر اٹھ گئی جبکہ آنسو ٹپ ٹپ گیر رہے تھے

بالاج نے اسے روکا نہیں کیونکہ وہ آج کل اس سے خود بچ رہا تھا ورنہ اسکے اندر حق اور استحقاق کی جنگ جاری تھی

وہ خوبصورت تھی۔۔پھر اوپر سے حرکتیں ایسی تھیں کسی کو بھی مائل کر لیتی اور بالاج کو لگنے لگا تھا وہ مائل ہو رہا تھا

وہ کچھ نہیں بولا

زبان بھی آپ نے اپنی امی کے ساتھ پشاور بھیج دی ہے اتنا ڈانٹا ہے مجھے شازین بھائی نے اپ کو چاہیے تھا انکے دو چار مکے مارتے جیسے زاویر بھائی نے مارے لیکن نہیں کیا کہا بس "شازین" وہ اسکی آواز نکال کر نقل کرنے لگی

نہیں تو اس سے کیا ہو گیا چھ باتیں وہ اور سنا گئے

پتہ نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو" وہ اسکے سر پر کھڑی چلانے لگی تھی

" ۔۔ اپکو میں پسند ہی نہیں تھی وہ چور کالی باندری سارا پسند تھی مجھ سے تو شادی

زبان کے الفاظ وہیں رہ گئے کہ ایکدم بالاج کے بازو اسکی کمر میں پھنسے اور اسنے اسے بیڈ پر گرایا اور خود اسکے اوپر اسکے چہرے کے بے حد نزدیک وہ اسکے پورے وجود کو ۔۔۔ خود میں قابو کیے یہاں تک کہ وہ ہل بھی نہ سکے

اب اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اس دن مما کی وجہ سے لحاظ کر لیا

لیکن تمہاری یہ زبان" اسنے حیات کا منہ پکڑا اور اسکا منہ کھل گیا اور بالاج نے اسکی زبان پکڑ لی ۔۔۔۔

۔ دو انگلیوں کے بیچ اہستگی سے دباتے وہ حیات کے اوسان تو خطا کر ہی رہا تھا

۔۔ اپنے آپ کو بھی بے بسی میں اتار رہا تھا

یہ زبان تمھاری بند نہیں ہو گی۔۔۔۔" اسنے کہا اور ہونٹوں سے قدرے نیچے ہلکا

۔ سا پیار کرتا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

۔ حیات کی سیٹی گم ہو گئی ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکلا

ناولوں میں اتنا نہیں رہتے حیات حقیقی دنیا میں بہت مختلف ہے ہر رشتہ نبھانے میں بھی اور چاہنے میں بھی۔۔" اسنے بالوں کی لٹوں کو گردن کے بلوں سے نکالتے اسنے اسکی گردن کی طرف اہستگی سے جھکتے۔۔اسکی شفاف جلد کو اپنے ہونٹوں میں ۔۔ بھر لیا

حیات ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا گی آنکھیں بہکتی ہوئی خود ہی بند ہوتی چلی گئی جبکہ ۔۔۔۔ بالاج کو لگا وہ جیسے کسی۔۔ملائی کو کھا رہا ہو

۔ ایک وہ لڑکی جس کو ایمچیور سمجھتا تھا اور وہ تھی بھی وہ۔۔اسکے اتنا نزدیک ا رہا تھا

کمرے کی خاموشی اور صرف بالاج کے بہکنے کی آواز۔۔۔حیات کے دماغ کو مفلوج

۔۔۔ کر رہی تھی بالاج بھی ہو چکا تھا

۔ اسنے ایک نشاں بنایا تھا ہلکا سا مسکرایا

ایسا لگ رہا ہے میری تھکاوٹ آدھی ہو گئی ہے" اہستگی سے کہتے اسنے حیات کے

۔ گالوں کو چھوا اسکی دھڑکن میں پاگل پن کی سی کیفیت تھی

۔۔ وہ اپنی بے چین سانسوں کی بے ہنگم آوازوں کو روکنا چاہتی تھی

لیکن بالاج اسقدر نزدیک تھا کہ درمیان میں ہوا بھی نہ گزر پائے اسکی آنکھیں بند

۔ تھیں وہ کوشش کر رہی تھی خود پر قابو رکھے

بالاج دور ہوا اور دور ہو کر بیٹھ گیا

۔ حیات دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا گئی

۔۔۔ کیونکہ خود میں اٹھنے کی ہمت نہیں پاتی تھی

اگر کوئی تمھیں ڈانٹتا ہے تو اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ تم الٹی سیدھی حرکتیں

کرو اور رو رو کر واویلا ڈال دو" اسنے نرمی سے کہا۔۔اور گھیرہ سانس بھرا اس نیلے

۔ نشان سے اب نگاہ چرانا نہایت مشکل تھا

اچھااب شرمانابند کرواوراٹھ کر بیٹھو" وہ بولا جبکہ حیات نے کروٹ موڑلی

نہیں ابھی مجھے اور شرمانا ہے" وہ بولی جبکہ لہجے میں ہلکی سی کپکپاہٹ تھی اور بالاج کی نگاہ اسکی قمیض کی فٹینگ میں الجھنے لگی

حیات تم جاو یہاں سے" ۔۔۔اسنے بڑے تحمل سے خود کو بمشکل روکا تھا

ورنہ اس وقت وہ آزمائش بنی ہوئی تھی پھر اس کی ادائیں پھر اسکی خود سے بے توجگی

۔۔ وہ سنبھل نہیں پارہا تھا

ہیں کیوں جاوں یہ میرا بھی کمرہ ہے" اسنے لیٹے لیٹے ہی کہا

" میں کچھ غلط کر بیٹھو گا پلیز چلی جاؤ

۔۔۔ کیاہواہے اپ کو۔۔" وہ پریشانی سے اٹھ گئ

اسکی پیشانی پر پسینہ تھا

جاؤتم اپنے روم میں جاکر سو" وہ پھر تحمل سے بولا

" اورا گر میں یہاں سوتو

توتم روگی بہت" وہ غصے سے گھور کر بولا

" میں کیوں رو۔۔۔اچھابات سنیں آپ کا چہرہ سرخ کیوں ہورہاہے

۔۔۔ حیات چلی جاؤ" وہ بھڑکا جبکہ حیات نے اسے منہ بنا کر دیکھا

سب اپنی فرسٹیشن اتارتے ہیں مجھ پر" وہ غصے سے اٹھی اور۔۔غصے میں ہی اپنے

۔۔ دوپٹے کا گولہ بنا کر اسکے منہ پر مارا

۔ ایک حسین خوشبو کا جھونکا اسکے چہرے کو چھو کر گزر گیا تھا

اور پاوں پٹختی وہ باہر جاتی کہ بالاج نے اسے۔۔دوبارہ اندر کھینچا اور سوئچ پر ہاتھ مار

۔۔ کر کمرے کی تمام لائٹس آف کر کے اسنے

دروازے کو لاک کر دیا

اب جو بھی ہو گا اسکی ذمہ دار تم خود ہو گی

اور اس قمیض کو پکڑ کر ایکدم اسنے اسے دو ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا جس کی تنگی

۔۔۔ بالاج کے اندر بے چینی کو بڑھا چکی تھی

حیات کے رنگ سے اڑ گئے وہ اس قسم کی توقع نہیں رکھتی تھی

جبکہ اندھیرے میں بالاج بہت ہلکا ہلکا دیکھ رہا تھا

اسکی کمر پر اسکا ہاتھ رینگا حیات کے لبوں سے بے ساختہ نکلنے والی آواز پر بالاج نے

اسے مسکرا کر دیکھا جس کو وہ اپنی ہتھیلی رکھ کر دبا گئ

" بالاج یہ آپ کیا کر رہے ہیں

۔۔۔ جس طرح ناول کا ہیرو اپنی ہیروئین کو پیار کرتا ہے

بس اسی طرح کرنے لگا ہوں" اسکی انگلیاں اب بھی بے باکی سے حرکت کر رہی تھیں وہ پریشان ہو چکی تھی

ن۔۔۔ نہیں مجھے نہیں چاہیے وہ پیار م۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے" وہ اسکے کان کے نزدیک سرسرائی

خاموشی تنہائی۔۔۔اور پھر اختیارات۔۔۔ مل کر بالاج کے دماغ پر سوار تھے۔۔۔

کیوں پڑھتے ہوئے ڈر نہیں لگتا" اسنے جھٹکے سے اسکا رخ موڑا

اسکی شرٹ ابھی بھی دو ٹکڑوں میں تقسیم تھی جس کا فائدہ اٹھا کر وہ اسے ہلکان کر رہا تھا ۔۔۔

اور جان بوجھ کر وہ اسے اسطرح ٹیز کر کے اپنے قابو میں کر لینا چاہتا تھا

۔۔ اسکے ہاتھوں کی حرکت حیات کے دل کی دھڑکنوں کو بڑھا رہی تھی

بالاج اسے بیڈ کے نزدیک لے ایا

م۔۔۔مجھے مجھے جانا ہے آپ اپ کو کیا ہو گیا ہے یہ سب " اسنے اپنی قمیض کو پکڑا

۔۔۔ ۔۔اور دل کی تھر تھراہٹ پر قابو پانے لگی تھی

۔ بالاج کی آنکھوں میں خماری کی سرخی تھی

اسنے حیات کا وہ ہی ہاتھ پکڑ کر دور کیا۔۔اور اہستگی سے اسکی انگلیاں پھر سے رینگتی

۔۔حیات کانپتی ہوئی دور ہوئی

۔۔ آپ پاگل ہو گئے ہیں " وہ رونے والی ہوئی

تھوڑا بہت " وہ اسکا چہرہ پکڑ کر اسکے ہونٹوں کے نازک مندروں کو چھوتا اسکے

گالوں اور پھر گردن کے دوسرے طرف بھی حسین سا نشان بناتا وہ اپنی شرٹ کو

۔ کھولنے لگا تھا پھر اسنے حیات کا ہاتھ پکڑتے اپنی شرٹ پر رکھا

کھولو " اسکے کان میں نرم گرم سرگوشی کی

م۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے " وہ واقعی اب گھبرا گئی تھی

۔ اٹس او کے کچھ خاص نہیں ہے وہ ہی سب عام سا " اسنے اسکا گال تھپتھپایا

نہیں یہ سب ع۔۔۔عام نہیں ہوتا۔۔" وہ اسکے ہاتھ دور کرنے لگی

"تو کیا ہوتا ہے

محبت" حیات کے الفاظ بالاج ایکدم رک گیا

یہ محبت ہوتی ہے جو آپکے پاس نہیں ہے میرے لیے" وہ آہستگی سے بولی

اتنی بھی سمجھدار نہیں ہو تم جتنی سمجھداری کی باتیں اس لمحے کرنے کی کوشش کر

رہی ہو" وہ گھور کر بولا ۔۔۔

جبکہ حیات لب کاٹنے لگی

آ آ یہ میرے ہیں انھیں نہ کاٹو" وہ مدہم سا اسکے ہونٹوں کو چھوتا بولا ۔۔

ہو سکتا یہ محبت کی شروعات ہو جائے" وہ اسکی پیشانی چومتا۔۔اسکے منہ کو بند کر گیا

جبکہ حیات کے بازو دوبارہ۔۔اپنی شرٹ پر رکھے کہ اسے کھولنے کا حکم دیا تھا ۔۔۔

اسکے کانپتے ہاتھ اسکی شرٹ کھلنے میں ناکام تھے بالاج نے یہ تردد بھی خود ہی کیا

اور اتار کر ایکطرف اچھال دی اور کچھ ہی لمحے بعد حیات کی شرٹ کے ٹکڑے بھی

وہیں آ گیرے"

کمرے میں ایک گھیری خاموشی پھیل گئ

بس ایک ہلکی ہلکی محبت کی آمد کی آواز تھی ۔۔۔

جبکہ نوخیز محبت کا جوش بھی قابل دید تھا ۔۔۔

۔۔ دوسری طرف وہ دروازے کے پاس ہی بیٹھی تھی

اچانک زاویر اٹھ کر بیٹھ گیا اور عیشاء جلدی سے اٹھی اور کوئی چیز اٹھالی

۔ اسنے مڑ کر دیکھا وہ ہاتھ میں لیمپ لیے کھڑی تھی

زاویر نے سرخ نگاہوں سے اسے دیکھا اور کھڑا ہو گیا اسکا چہرہ بخار سے سرخ ہو رہا

۔۔ تھا

اور وہ اسی جانب قدم اٹھانے لگا

۔ عیشا کا دم سا نکلا رہا تھا

اسنے پیچھے قدم لیے زاویر اسکی جانب ہی قدم اٹھا رہا تھا

۔ اور دروازے تک آ کر رک گیا اسنے دروازے کو کھولا

دروازہ باہر سے لاک تھا اسکی پیشانی پر دو بل پڑے اسنے گھوم کر وقت دیکھا

رات ایک بجے کا وقت تھا ابھی کچھ دیر میں سب سحری کے لیے اٹھ ہی جاتے وہ

سانس روکے کھڑی تھی جیسے اگر وہ کوئی کوشش بھی کرے گا وہ اسکا سر پھاڑ دے

گی

شوہر کا سر پھاڑنے کے لیے تیار ہو اور نامحرم کے سینے سے چپکی ہوئی تھی" سرد اکھڑے ہوئے لہجے میں سرخ نگاہوں سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا

یہ غلط ہے میں۔۔۔میں نہیں چپکی کسی کے سینے سے انھوں نے میرے ساتھ زبردستی کی تھی" وہ لیمپ وہیں پھینک کر رونے لگی

۔

" خیر تمہارے اس کزن کا تو دماغ ٹھکانے میں مزید لگا دوں گا

" دروازہ کھلوا لینا اور چلی جانا

اسنے بس اتنا ہی کہا اور پھر بستر تک جا کر سر تک کمبل تان لیا

عیشاء کچھ دیر روتی رہی اور دوسری طرف اسکے رونے سے آنچ بھر بھی فرق نہیں

۔ پڑا تھا

۔۔ اسنے آنسو صاف کیے اور

۔۔۔ دروازے کے پاس پھر سے بیٹھ گئ

۔ ادھر اکر بیٹھ جاؤ" کچھ دیر بعد وہ بولا

عیشاء نے جواب نہیں دیا

۔ زاویر بھی دانت پیس کر کروٹ لے گیا

جبکہ وہ کھانا اور دوائی بھی یوں ہی پڑی رہ گئ

سحری میں باہر سے آنے والی آواز پر ایکدم اسکی انکھ کھلی وہ اسی طرح کروٹ لئے لیٹا ہوا تھا جبکہ عیشاء کھڑی ہو گئ

اسنے دروازہ بجایا زائمہ نے دروازہ باہر سے کھول دیا

عیشاء پر گڑھو پانی پڑا وہ کیا سوچے گی اسکے بارے میں وہ نکل کر کمرے سے بھاگ گئ

زائمہ نے اندر قدم رکھا اسے شرٹ لیس کروٹ موڑے دیکھ وہ حیران ہی رہ گئ

۔۔۔۔ پیلے اسکے بھائی نے زبردستی نکاح کیا پھر زبردستی یہ سب

اسکی آنکھیں بھیگ گئ اور زاویر سے نفرت کا احساس سا ہوا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دن نکلا وہ بنا سحری کے اگلا روزہ رکھ چکا تھا جبکہ سب نے سحری میں اسے اٹھانے کی

۔ کوشش کی اور وہ ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے کو تیار نہیں تھا

۔ وہ باہر نکلا طبعیت میں نڈھال پن تھا

۔ مگر اسنے زیادہ توجہ نہ دی اور گھر سے باہر نکلنے لگا

کہ زائمہ کا خیال آیا وہ پلٹا تو شازین اور ماہر بھی اتر رہے تھے اور انکے پیچھے بالاج بھی کمرے سے نکلا تھا ۔۔۔۔

زائمہ کچن سے نکلی تھی کچھ برتن تھے اسنے خود ہی دھو دیے میڈ کا انتظار کیے بنا

۔۔۔

زاویر زائمہ کے پاس ایا اور اسنے زائمہ سے بس اتنا سوال کیا تھا

"مام کی کال آئی ہے؟ انھوں نے مجھ سے رابطہ نہیں کیا تم سے کیا ہے

۔۔ اسکے سوال پوچھنے پر زائمہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور وہ پاس سے گزرنے لگی

زائمہ " زاویر آہستگی سے بولا

مجھ سے بات نہ کریں نہایت خود غرض اور گھٹیا انسان ہیں اپ" زائمہ کی آواز پہلی بار سب نے سنی تھی شاید سب اپنی اپنی جگہ تھم گئے یہاں تک کے۔۔عیشاء بھی

زاویر سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا

پہلے آپ نے اسے اٹھا کر نکاح کیا اور رات اسکے ساتھ زبردستی وہ رشتہ بنایا جو اپ ڈیزرو نہیں کرتے بھائی میں کہتی ہوں احسن بہت بہتر ہے اسکے لیے کم از کم وہ ۔ خوش تو رہے گی آپکے ساتھ تو شاید ساری زندگی روتی ہی رہے

۔۔۔ بہت افسوس ہے مجھے اپکو اپنا بھائی کہتے ہوئے

آپ ہر معاملے میں زبردستی کرتے ہیں اور کہتے ہیں محبت کرتا ہوں

یہ کیسی محبت ہے جس میں زبردستی چلنی ہے اور جو مرد بیوی کو عزت نہیں دے

" سکتا وہ بہن کو بھی نہیں دے سکتا

غصے سے کہہ کر وہ کمرے میں چلی گئ

زاویر نے مڑ کر شازین کو دیکھا

۔ وہ جانتا تھا باہر سے لاک اسی نے لگایا ہو گا

اور بنا کچھ بولے وہ سرخ چہرہ لیے وہاں سے باہر چلا گیا بالاج نے بہن کی جانب دیکھا جو سر نفی میں ہلانے لگی

بالاج نے بھی کچھ نہیں کہا اور وہ بھی باہر نکل گیا جبکہ شازین زائمہ کے پاس اگیا

" تم ایسے کیسے اس سے بات کر سکتی ہو

وہ جیسے ہیں میں نے ویسے ہی بات کی ہے

انکے روم کو میں نے لاک لگایا تھا زائمہ۔۔۔اور زاویر کو رات سے اتنا بخار ہے۔۔

کہ " وہ رک گیا

پوچھ لو اپنی دوست سے اگر میرے دوست نے اسے کہیں سے توڑ دیا ہے تو" غصے سے کہہ کر وہ زاویر کا خیال کرتا باہر بھاگا تھا نہ بھی زاویر کے پیچھے بڑھا تھا غصے کی ۔ شدت میں سب بھول جاتا تھا وہ ت حیات اتنی بڑی بڑی بیوقوفی کر دیتا تھا

زائمہ نے عیشاء کی جانب سوالیہ نگاہیں اٹھائیں اور صد افسوس عیشاء شرمندگی سے سر جھکا گئ

۔ بھائی کو بخار تھا وہ شرٹ کے بنا بخار کی وجہ سے تھے" زائمہ کا دل پریشان ہو گیا جبکہ عیشاء کچھ نہیں بولی

تمھارے بھائی اچھے انسان ویسے بھی نہیں ہیں" کچھ توقف سے وہ بولی اور زائمہ ۔۔ سر تھام گئ یہ اسنے کیا کیا تھا

۔۔۔ اتنی بے عزتی کر دی وہ بھی ایک بے کار بات کو لے کر

بار بار رات کا منظر آنکھوں میں اترتا تو وہ مدہوش سی ہو کر جھوم اٹھتی ابھی تک وہ کمرے سے نہیں نکلی تھی

اور سحری کر کے لمبی تان کے سو گئی تھی اور افطار کے قریب انکھ کھلی تو۔۔ان دو نشانوں پر نگاہ گئی سحری میں بھی دوپٹہ نماز کیطرح لے کر نیند سے جھومتی وہ بمشکل سحری کر سکی تھی اور اب افطار میں کوئی اسے نوٹ تو نہیں کر لے گا کی اسکا چہرہ سرخ ہے ۔

کیا اسے شرم ارہی ہے اف" وہ بار بار خود کو آئینے میں دیکھتی

فریش ہو کر اسنے اچھا سا جوڑا پہنا اور نماز قضا ہونے کا افسوس کرتی وہ نیچے آ گئی

آج بولتی بند تھی کہ وہ اسے سحری سے پہلے ہی کہہ چکا تھا

یہ بات کسی کو نہیں بتانی اور تم نے کوشش بھی کی تو بہت غصہ کروں گا" وہ اسکے سینے میں منہ چھپاتی جلدی سے حامی بھر گئی تھی کہ وہ بلکل ویسا ہی کرے گی جیسا وہ چاہے گا

جبکہ بالاج نے اسکے گال چومے تھے حیات کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

وہ کچن میں آئی زائمہ اور عیشاء کام اکٹھے کر رہے تھے لیکن ایک لفظ بھی دونوں کے بیچ بات نہیں تھی

تم دونوں کو کیا ہوا ہے" حیات کی آواز پر بھی دونوں نے کوئی ایکشن نہیں لیا

اب دونوں مجھے غصہ دلا رہی ہو" وہ بھڑکی جبکہ وہ دونوں تب بھی خاموش ہی رہیں

یہاں تک کے بارہا پوچھنے پر بھی وہ دونوں کچھ نہ بولیں تو وہ منہ بنا کر ناراض ہو گئ تھی

افطار میں سب تھے زاویر بھی چپ چاپ بیٹھا پلیٹ میں چمچ چلا رہا تھا

۔ ب۔۔۔بھائ آپ جوس لے لیں" آہستگی اور شرمندگی سے زائمہ بولی تھی

تم پیو" وہ نارمل بولا

تو نے میڈیسن لی ہے" شازین نے اسکی دوائی کیطرف اشارہ کیا

۔۔۔ لے لوں گا" نکھرے دیکھانے میں تو سب سے آگے تھا وہ

زاویر بھائی کیا ہوا ہے اپکو" حیات بولی جبکہ بالاج نے ایک نگاہ اسے دیکھا خود کو چھپا ۔۔ کر بیٹھی تھی اس وقت

۔۔۔ فیور" دو لفظوں میں بات ختم کر رہا تھا وہ

اوہ میں آپکے لیے چائے بناو" وہ جلدی سے بولی

تھینکیو پلیز" وہ مسکرایا ہلکا سا

" بلکے اپنے شوہر سے پرمیشن لے لوا گر وہ اجازت دے دے تو

زاویر اٹھتے ہوئے پلیٹ دور کھسکا کر بولا جبکہ حیات سب چھوڑ کھڑی ہو گئ

ایوی لے لو آپ میرے بھائی ہیں اور آپ بیمار ہیں مجھے کل ہی بتاتے ایسے ایسے

" ٹھیک کر دیتی اپکو

وہ کھانا چھوڑ کر کچن میں گھس گئ جبکہ بالاج چپ بیٹھا تھا زائمہ سے کچھ کھایا نہیں

گیا اسکا بھائی ناراض ہو گیا تھا اسکو کچھ نہیں بولا تھا جبکہ حیات کو چائے کا کہہ دیا

شازین نے بھی اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے

"یار پلیز گھر سے یہ غمزدہ ماحول ختم کرو تم دونوں

ماہر ذرا چیڑ کر بالاج اور کچھ فاصلے پر بیٹھے زاویر سے بولا

مجھے کوئی ناراضگی نہیں ہے اس سے" بالاج نے گھیرہ سانس بھرا

شازین اور ماہر جہاں حیران اور خوشگوار حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے وہیں عیشاء دنگ تھی اور زاویر کو جیسے فرق بھی نہیں پڑا تھا

واہ یار بہت اچھی بات ہے جو گزر گیا اسے سدھارا جا سکتا ہے نہ کہ اسپر مزید کوئی خون خرابہ ہو "

ماہر نے اسے اپریشیٹ کیا "

ہاں چند شرائط کے ساتھ پوچھ لو اس سے مان لے گا تو بات آج ابھی ختم "

۔ بالاج عین اسکے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا

عیشاء سے کچھ کھایا نہ گیا جبکہ حیات چائے کے ساتھ بسکٹس بھی لے ائی جسے زاویر تھام کر کھانے لگا

وہ ایسے پوز دے رہا تھا جیسے اسکے بارے میں بات ہی نہیں ہو رہی

میری بہن کو خوش رکھو گے تم۔۔اور اتنی خوش کہ تمھاری زندگی میں اسکی مرضی کے بنا کچھ نہیں ہو گا

اسکی حفاظت اسکی دیکھ بھال تمھارے ذمہ ہے اسکے لیے مجھے تمھاری جان بھی حاضر چاہیے "

" اور ایک اور خاص بات

۔۔۔ نہ تم اسکے ساتھ زبردستی کرو گی نہ کسی بات کا دباؤ

رخصتی ہو گئی ہے لیکن جب وہ جیسا چاہے گی ویسا ہی ہو گا شاید سمجھدار ہو سمجھ رہے

" ہو گے میری بات

وہ بہرا بنا بیٹھا تھا

زاویر" شازین نے اسے ٹوکا کہ وہ کوئی ایکشن نہیں لے رہا تھا

سب اسکے جواب کے منتظر تھا افسوس اسنے یہ ہی کہنا تھا کہ وہ اس سے بے پناہ عشق

۔۔۔ کرتا ہے ان سب باتوں کی ضرورت نہیں تھی اسے کہنے کی

وہ بن کہے بھی یہ سب جانتا تھا

لیکن اسکا جواب اتنا مختلف تھا کہ سب سمیت عیشاء کو بھی حیران کر گیا

اپنی بہن کو اپنے پاس رکھو شرائط اس ہاتھ کے ٹوٹنے سے پہلے مانتا شرائط تب مانتا

جب تمیز سے خود میرا نکاح اس سے کراتے یہ تب مانتا جب اسے تمھارے کزن کی

۔۔ بانہوں میں نہ دیکھ لیتا

تم اور تمھاری بہن اور وہ تمھارا کزن جو مرضی اکھاڑ لو۔۔۔میری بلا سے" کہہ کر اسنے چائے کے سیپ بھرے حیات کے سر پر ہاتھ رکھا کہ چائے اچھا تھی اور اٹھ گیا

" پاگل ہو گیا ہے یہ کیا بکواس ہے جھگڑا ختم کر دے زاویر

"میری طرف سے کوئی جھگڑا نہیں ہے بات جتنی تھی کہہ چکا ہوں

وہ سپاٹ تیوروں میں اسے دیکھنے لگا

عیشاء کب تک اپنی بے عزتی کراتی۔۔۔اٹھی اور عین اسکی آنکھوں میں آنکھیں اتار کر بولی

ٹھیک ہے پھر طلاق دے دیں مجھے میں اور میرا کزن جو مرضی کریں پھر آپ کی بلا سے"

عیشاء" بالاج نے اسے روکا زاویر اسے ہی دیکھ رہا تھا

" یہ تو تمھارا وہم ہی ہے

اسکا گال تھپتھپا کر وہ اسکے پاس سے نکلنے لگا کہ عیشاء پھر اسکے آگے اگئ

مجھے بے عزتی اور ذلیل کرنا چاہتے ہیں

مجھے اب لوگوں کی اور اپنی نظروں میں گیرا کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عیشاء کی کیا ویلیو ہے ----

تو زاویر آپ نے میری ویلیو چھوڑی ہی نہیں کہ کوئی مجھے عزت کی نگاہ سے دیکھ بھی لیتا ----

کوئی مجھے یہ سمجھ لیتا کہ میں عزت دار لڑکی ہوں آپکی وجہ سے" وہ اسکے سینے پر مکہ مار گئ

زاویر لب دبا گیا

سب آپکی وجہ سے ہوا ہے اپ کیا مجھے ٹھکراؤ گئے میں اپکو ریجیکیٹ کرتی ہوں اور "جتنی بار آپ میرے مد مقابل آئے اتنی بار آپ میرے نزدیک ریجیکیٹ ہیں

غصے اور غم کی کیفیت سے نڈھال وہ بولی اور بھاگ کر کمرے میں چلی گئ

سب زاویر کو دیکھ رہے تھے جس نے مٹھیاں بھینچ لیں اور گھر سے ہی نکل گیا

کیوں تماشہ کیا تو نے سیدھی طرح معملہ حل ہو جاتا سب ٹھیک ہو جاتا" شازین نے اسکی جانب دیکھا وہ آفس میں کسی فائل پر جھکا اپنا کام دیکھ رہا تھا ۔

ٹھیک میں اب بھی دو منٹ میں سب کر سکتا ہوں لیکن وہ میری محبت کو سمجھتی ہی نہیں۔۔" وہ ایک لمبا سانس کھینچتا بولا جبکہ شازین نے اسکی لاپرواہی پر غصے سے وہ فائل بند کر دی

مجھے پتہ ہے احسن کو تو نے زبردستی اریسٹ کرایا ہوا ہے زاویر یہ سب کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا محبت عمل سے دیکھتی ہے اور اب تک تیرا اسکے ساتھ ایسا کوئی عمل نہیں رہا جس میں تیری محبت دیکھے "

۔۔۔ حد ہی ہو گئ

ہاتھ ٹٹوالیا اسکی محبت میں ہر دوسرے شخص سے تھپڑ مکے طعنے لاتے کھائیں اسکے لیے میرا باپ مجھ سے بات تک نہیں کر رہا شاید شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا اسکی وجہ سے اور تم کہہ رہے ہو میں نے محبت کا ثبوت نہیں دیا

کیا اسے میری آنکھوں میں محبت نہیں دیکھتی

"وہ صرف ایک بات کو لے کر بیٹھی ہے غلطی کو گناہ بنا دیا ہے اسنے

کون سی غلطی" شازین لاعلم تھا تبھی بولا

" کچھ نہیں

بتانا کیا ہوا ہے" شازین دباؤ ڈالتا بولا جبکہ زاویر نے بات ائی گی گر دی وہ خود بھی

۔ چپ ہو گیا

کہ شاید وہ بتانا نہیں چاہتا لیکن کھٹکا ضرور ہوا تھا وہ ابھی خاموش ہی ہوا تھا کہ بالاج

۔ کمرے میں داخل ہوا

شازین تم کچھ دیر کے لیے باہر جا سکتے ہو" زاویر کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

۔۔ شازین تو مچل ہی اٹھا

حد ہو گئی بے عزتی پر بھی۔۔۔میں نہ اسکا بہنوئی ہوں اور تیرا سالہ لیکن میری کوئی

عزت نہیں ہے تم دونوں کی نظر میں" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا بولا جیسے احتجاج کیا ہو وہ

۔۔۔ دونوں اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگے

ٹھیک ہے۔۔۔دادا اور پر دادا کی کنور سیشن ہونے والی ہے مجھے تو باہر جانا ہی پڑے گا

" وہ ہاتھ اٹھاتا غصے کا اظہار کرتا باہر نکل گیا

جبکہ زاویر خاموشی سے بالاج کی شکل دیکھنے لگا

تم کیوں یہ سب کر رہے ہو اب۔۔۔مجھے اس وقت غصہ تھا تم پر۔۔اور یہ میرا رائیٹ تھا" بالاج نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔چیئر کھینچی اور عین اسکے سامنے بیٹھ گیا ۔

سہی تو اب کیا چاہتے ہو تم مجھ سے کر تو لیا تم نے اپنے رائیٹ کے مطابق کیا اب میں اپنے رائیٹ کے مطابق کر رہا ہوں" زاویر نے سر جھٹکا ۔

احسن پر جو ایف آئی آر کٹوائی ہے واپس لے لو" بالاج تحمل سے بولا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اس معاملے میں مجھ سے الجھنا مت بالاج" وہ حتمی لہجے میں ذرا غصے سے بولا

تم کبھی اپنے آپ کو نارمل رکھ کر کسی سے محبت کا اظہار کر سکتے ہو۔۔۔غلطی پر غلطی کرنے کی بیماری ہے تمھیں اور وجہ تمھارا یہ بے کار غصہ ہے" بالاج بولا

زاویر اسے ضبط سے گھور رہا تھا

تیرا بھی یہ ہاتھ توڑ دوں گا تب سکون آئے گا مجھے" زاویر نے تلملا کر کہا کہ اسکے ہاتھ کی تکلیف اب تک نہیں گئی تھی بالاج سر جھٹک گیا

لیکن جس طرح میں نے توڑا ویسے نہیں توڑ سکتا تو" وہ ہنسا

زاویر نے ذرا غصے سے پیپر ویٹ اٹھایا کہ ابھی وہ اسکا سر کھول دے گا۔۔ جبکہ بالاج ایکدم کھڑا ہو گیا

مجھے لگ رہا تھا یہاں خانہ زنگی ہونے والی ہے تبھی کان لگا کر سن رہا تھا بس اتنی ہی بات سے اگر تو نے مان جانا تھا تو میرے اتنے بھونکنے کا کیا فائدہ" شازین پٹ سے ۔۔۔۔ اندر داخل ہوا اور بولا جبکہ زاویر نے سرد سانس کھینچا

" یار محبت کرتا ہوں اس سے میں تم لوگوں نے مذاق سمجھا ہوا ہے

۔۔۔ وہ زچ ہوا تھا ان سب کی حرکتوں پر

تو تو محبت ثابت کر ہمارے سامنے چلا چلا کر بولنے کا کیا فائدہ ہو گا تجھے" وہ آنکھیں ۔۔ گھما کر بولا

جبکہ۔۔۔زاویر نے سر ہلایا

تائی کے آنے سے پہلے پہلے پٹا لے میرے بھائی ورنہ اسکی ماں اور تیرا باپ تجھے شادی شدہ کنوارا ماریں گے" ماہر بھی پیچھے سے آ گیا۔ جبکہ۔۔۔ بالاج نے لعنت دیکھائی تھی

"شرم تو نہیں ارہی تم لوگوں کو بکواس کرتے ہوئے

"جس نے کی شرم اسکے پھوٹے کرم

زاویر بہت دونوں بعد ہنسا تھا

اور ویسے بھی اس سالے کو میں بے شرمی کا لائسینس دیتا ہوں" شازین نے اسکا کاندھا تھپتھپایا

" بے شرمی میں تو خیر بالاج صاحب بھی دوڑ لگا چکے ہیں

۔ زاویر نے آئی برو اچکا کر اسے دیکھا

بالاج نے اسپر فائل پھینک کر ماری

" منہ بند کر اپنا یہ ابھی منے ہیں دونوں ایسی باتیں ان سے نہیں کرنی

ہاں میں مدنی منہ اور میرا بھائی مدنی منی تم دونوں تو ماہان ہو نہ جو کوئی بھی بکواس کر سکتے ہو"

"بھولو مت سب سے پہلے منگنی میری ہوئی تھی

کب تک گھسیٹے گا میرے بھائی اس منگنی کو آگے بڑھ کچھ کر کچھ کر" ماہر فورا اسکی سائیڈ سے ہٹا تھا شازین اسے گھورنے لگا جبکہ بالاج اور زاویر کی دبی دبی ہنسی پر شازین نے غصے سے انھیں دیکھا

" اڑالو میرا مذاق۔۔دادا جان کو سب بتاوگا کیا کرتے ہو تم لوگ

"جا بتادے ڈرے بیٹھے ہیں تجھ سے

۔ تینوں چڑھے تھے وہ ایکدم گلا کھنکھار گیا

" ایک اردو ادب کے اتنے عظیم ادیب کے پیچھے تین کتے پڑ گئے "

" نیوز چلواو گا دیکھنا تم لوگ

وہ کہتے ہی بھاگا اور وہ تینوں ہی اسکے پیچھے لپکے اور بری طرح اسے مکوں سے لال نیلا کر دیا جبکہ شازین کی گالیاں آفس میں گونج رہیں تھیں ایک ایک بندہ ان چاروں کو

۔ دیکھ رہا تھا

کہ ابھی یہاں امان صاحب ہوتے انکی آوازیں بھی نہ نکلتی اور اتنے دنوں سے ان

۔ لوگوں نے اپنے ان چار بوسیز کا یہ تماشہ نہیں دیکھا تھا اور اب دیکھ کر

وہ سب مطمئین ہو گئے کہ وہ چاروں زندہ ہیں

فائل اٹھا کر وہ روم کی جانب ہی چل رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے پاؤں کے نیچے سلائم محسوس ہوا گھن کھا کھا کر اسنے وہ سلائم اتارا اور دور پھینکا تو سیدھا جا کر حیات کے منہ پر چپک گیا ۔

"اپکو مذاق کا جواب بھی نہیں دینا آتا کتنے بورینگ ہیں اپ

روزے میں تم سے بدلہ نہیں لے سکتا ورنہ تمھاری اس بد دماغی کا علاج تو اچھے سے کرتا نہ" اسنے اسے اوپر سے نیچے تک گھورا

سرمائی رنگ کی قمیض شلوار میں سرمائی دوپٹہ لیے وہ دیوار سے ٹیک لگائے ۔۔ ناک پر سے مکھی اڑا گئ ۔

میں کون سا ڈرتی ہوں اپ سے جو مرضی کریں" وہ ذرا اترا کر بولی

اچھا" اسکے اٹیٹیوڈ پر بالاج نے انکھیں گھما کر ارد گرد دیکھا کچن میں کھٹ پٹ ہو رہی تھی جبکہ وہ تینوں اپنے اپنے کمروں میں تھے فلحال افطار کا وقت قریب تھا سب ابھی پہنچ ہی جاتے ۔

وہ اسکے نزدیک ہوا

رات تو تم رونے کو تیار تھی ایون ۔۔۔۔

تمھارے آنسو جس ٹشو پر صاف کیے تھے ڈائیر وائف وہ میرے پاس ابھی بھی موجود ہے اتنا اوور کانفیڈینس اچھا نہیں" وہ اسکا گال تھپتھپا کر اسے باور کراتا ایکدم اسکے چہرے کے اڑتے رنگوں کو دیکھ کر مسکرا کر اندر چلا گیا

جبکہ حیات کا تو دل دھڑک دھڑک گیا تھا۔۔اپنی مسکراہٹ کو روک کر وہ خوشی سے دل کو سنبھالتی نیچے آئی اور مزے سے شیلف پر بیٹھ گئ ۔

" تم دونوں کتنی اچھی ہو مجھے کام کا نہیں کہتی خود سارا کام کر لیتی ہو یہ سلاد کاٹو" عیشاء نے اسکی ادھوری بات پر ہی اسکے ہاتھ میں سلاد تھما دیا جبکہ حیات کو اپنے الفاظ منہ بنا کر واپس لینے پڑے ۔۔۔

ویسے سلاد کیوں بن رہا ہے مما کہتی ہیں فرشتے نہیں اتے" وہ پیاز سے کھیلتی پوچھنے لگا

ویسے تو زاویر بھائی کو سلاد بہت پسند ہے کیوں زائمہ" وہ زائمہ کو ٹھونگا مارتی بولی جو سر ہلا گئ وہ غمزدہ تھی اسنے پہلی بار زاویر کے ساتھ ایسے بات کی تھی ۔۔۔

عیشاء اسے گھورنے لگی اور حیات دانت دیکھاتی پیاز کاٹنے لگی

" ٹھیک ہے بنا دیتے ہیں تمھارے شوہر کے لیے

" تم منہ بند کرو گی اپنا

۔۔۔۔ عیشاء کو غصہ چڑھا جبکہ حیات لبوں کو دبا گئ

اچھا زائمہ بات سنو! تم کیوں پریشان ہو یار ہر وقت گھر میں افسردہ ماحول رکھتے ہو تم لوگ" وہ بھڑکی جبکہ زائمہ کی آنکھیں بھیگ گئیں اور ٹپ ٹپ آنسو گیرنے لگے عیشاء بھی اسے دیکھنے لگی

بھائی مجھ سے بات نہیں کر رہے مجھ سے غلطی ہو گئ میں کیسے معافی مانگوان سے" زائمہ نے کہا جبکہ حیات نے اسکے شانے پکڑے

" یار زاویر بھائی غصہ کرتے ہیں لیکن دل کے برے نہیں ہیں کیوں عیشاء ہیں۔۔مجھے کیا پتہ" وہ ایکدم مکر گئ

" لو تم اور زاویر بھائ ایک ساتھ کمرے میں تھے کچھ تو ہیلو ہیلو ہوا ہو گا یا اللہ" عیشاء کے چہرے پر سرخی چھا گئ جبکہ زائمہ نے اسے ٹھونگا مارا۔۔اب تو ۔۔ مزید منہ پھٹ ہو گئ تھی

جبکہ حیات کا قہقہہ ابھرا ہنس ہنس کر وہ لوٹ پوٹ ہونے لگی

دیکھو عیشاء شادی کے بعد ایسی باتیں کر لیتے ہیں بیوقوف لڑکی" وہ بولی جبکہ عیشاء نے گھورا

اور تم تو بہت سمجھدار ہو بے حیائی پھیلا رہی ہو ہٹو" وہ اسے دور کرتی باہر نکل گئ ۔۔ لیکن زائمہ کے رونے پر اسے کافی دکھ ہوا تھا

" اوئے میں نے تو بالاج سے پوچھا ہی نہیں عیدی کیا دیں گے وہ مجھے ۔۔۔ اسے جیسے کچھ یاد آیا اور جلدی جلدی وہ سلاد کاٹ کر باہر اگئ

وہ سب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے بیٹھے تھے

زاویر عیشاء کی جانب دیکھ رہا تھا اسکی نظروں میں سامنے والے کو ہمیشہ جھلسا دینے والی تپش ہوتی تھی اور۔۔اکثر وہ یہ کمال بس عیشاء پر ہی دیکھاتا تھا اور عیشاء نگاہ چرا ۔۔۔۔ گئ اور باقی سب روزہ کھولنے لگے تھے

زاویر نے اپنی جانب ٹرے کھسکائی عیشاء بہت کم کھاتی تھی اسنے۔۔ٹرے میں سے تھوڑے سے چاول پلیٹ میں ڈالے اور عیشاء کی خالی پلیٹ اٹھا کر اپنے سامنے رکھ کر وہ بھری ہوئی پلیٹ اسنے اسکے آگے رکھ دی

سب نے یہ منظر دیکھا تھا لبوں میں مسکراہٹ دبائے وہ سب چپ چاپ کھانے پر جھک گئے جبکہ عیشاء کا دل دھک دھک کرنے لگا اسکے بھائی کے سامنے اب وہ کیا حرکتیں کر رہا تھا ۔

عیشاء نے وہ پلیٹ سائیڈ پر رکھ دی

زاویر نے ایک اور پلیٹ اٹھا کر چاول ڈالے اور وہ اسکے آگے رکھ دی ۔۔

عیشاء نے غصے سے وہ پلیٹ بھی سائیڈ پر رکھ دی

اور اسی طرح زاویر نے دو مزید پلیٹیں بھر کر اسکے آگے رکھ دی

لیکن عیشاء نے اسکی رکھی ہر پلیٹ سائیڈ پر کر کے رکھ دی اور اٹھ کر چلی گئ ۔۔

سب نے عیشاء کو دیکھا اور زاویر گھیرہ سانس کھینچ گیا ۔۔۔

بالاج نے شانے اچکا دیے

تمھاری طرح ڈھیٹ ہے تمھاری بہن" زاویر چمچ منہ میں لیتا خود بھی اٹھا

مجھے تو لگا نکاح کے بعد تم پر چلی گئ ہے" وہ لاپرواہی سے بولا جبکہ باقی سب ۔۔۔

ہنس دیے اور وہ اٹھ کر باہر نکل گیا ۔

اسنے کچھ بھی نہیں کھایا تھا صرف زاویر کی وجہ سے عیشاء کی نماز پڑھ کر وہ اٹھی تو اپنے بیڈ پر پھولوں کے ساتھ گجرے اور چاکلیٹس دیکھ کر۔۔ایکدم اسکے منہ پر مسکراہٹ آئی اسے گجرے بہت پسند تھے اور چاکلیٹس۔۔وہ تو اسے روز بھی مل ۔۔ جاتی کم تھا وہ آگے بڑھی اور رک گئ

۔۔۔۔ وہ سائیڈ پر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

عیشاء دور ہو گئ

" سوری "

۔۔مجھے تمھارے بھائی کی تمام شرائط منظور ہیں سوائے اسکے کے ہماری ازدواجی ۔ معاملات تمھاری مرضی سے چلیں گے " وہ سکون سے مسکرایا

"لگتا ہے اپ نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی ٹٹوانا ہے

تم توڑنا چاہتی ہو" وہ مسکرایا

میرے بس چلے آپ کا سر توڑ دوں جہاں مجھے بے عزت کرنے کے سارے پلین ۔۔۔ موجود ہوتے ہیں" وہ کمرے سے جانے لگی

چلو مل کر توڑتے ہیں تمھیں میرا پتہ تو ہے کیوں مجھ سے الجھتی ہو مان جاو نہ خدا کی قسم تمھیں اتنی سی اتنی سی بھی تکلیف نہیں دوں گا" وہ آگے بڑھا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔

زاویر دروازہ کھولیں۔" وہ پریشان ہوئی

فلحال میرا سر توڑتے ہیں

تمھیں یقین تو آئے گا میں بے پناہ محبت کرتا ہوں تم سے" وہ معصومیت سے دیکھتا لیمپ اٹھا کر اسکے نزدیک آیا زبردستی اسکے ہاتھ میں لیمپ تھما کر اچانک اسنے وہی لیمپ اپنے سر میں کھینچ کر مارا

ایکدم عیشاء کی چیخ نکلی تھی

زززاوززاویر" اسکے کان کے قریب سے خون کی لکیر ایکدم ہی پھوٹی تھی اسنے اپنی آنکھیں کھولیں اور انکھیں جھپکتے اسے دیکھنے لگا جو منہ کھولے کھڑی تھی اور حکم کرو تمھارے لیے کیا کروں" اسکا سر بری طرح چکرا رہا تھا وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

یہ لو تم نے کہا تھا ہاتھ توڑوں گی" وہ ارد گرد دیکھنے لگا۔۔ جیسے اپنے ہاتھ کے لیے

۔۔ بھی کچھ تلاش کر رہا ہو

زاویر نے اپنا دوسرا۔۔ ہاتھ کھڑے ہو کر واشروم کے دروازے کے بیچ میں رکھا

اور عیشاء کے سامنے کھینچ کھینچ کر اپنے ہاتھ پر وہ دروازہ مارا تھا

عیشاء کی چیخ ایک بار پھر سے نکلی وہ آگے بڑھی لیکن اس تک نہیں پہنچ سکی وہ کیسے

مسکرا رہا تھا

۔۔۔ زا۔۔زاویر" وہ رو پڑی تھی

تم مان جاؤ نہ پلیز۔۔۔ میں مانتا ہوں اپنی ہر غلطی" وہ بمشکل آنکھیں جھپکتے اسے

دیکھ رہا تھا

پلیز" وہ بولا اپنا ہاتھ اسکے سامنے کیا اسکے ہاتھ پر نیلے نشان پڑ گئے تھے ابھی ایک

۔۔۔۔ زخم ٹھیک نہیں ہوا تھا کہ اگلا وہ لگوا چکا تھا

بتاؤ اور کیا کروں

تمھارے لیے" وہ اسکے نزدیک آیا

۔۔۔ ک۔۔۔کچ۔۔۔کچھ نہیں" وہ سسکی

پھر تم کیوں مجھ سے نفرت کرتی ہو مجھ سے غلطیاں ہو گئیں اس وقت بھی اب بھی

۔۔۔ " وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جیسے بے بسی سے بولا تھا

عیشاء منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔۔ جبکہ زاویر ایکدم اسکے جواب کو سنے بنا ہی

زمین بوس ہوا تھا

۔۔۔ زاویر" وہ چلائی

زاویر آنکھیں کھولیں کیا ہوا

بھائی" وہ روتے ہوئے اپنے بھائی کو پکارنے لگی زاویر نے ایک آنکھ کھول کر اسے

دیکھا وہ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی

زاویر نے وہ ہتھیلی تھام کر وہ ہتھیلی ہی چوم لی

عیشاء ایکدم ہاتھ کھینچ گئی۔۔۔ اسکا تو دل بے پناہ خوش ہوا تھا۔۔۔ کہ وہ اسکے لیے رو

۔۔ رہی تھی فکر مند ہو رہی تھی

۔۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ تم میرے زخمی ہونے کا انتظار کر رہی ہو

تم کہو تو چھت سے کود جاؤں" وہ بولا

عیشاءاسکا پاگل پن دیکھ کر حیران تھی۔۔ خیر جانتے توسب تھے وہ کتنا جذباتی ہے

۔۔۔۔

زاویر اسکی ہتھیلی تھام گیا اپنے ہونٹوں سے لگائے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

عیشاء نے ہاتھ کھینچنا چاہا جبکہ زاویر نے اسکے ہاتھ آزاد نہیں کیا

۔۔۔ وہ سکون سے اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔ جیسے کسی معجزے کو آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھ رہا ہو

عیشاءاہستگی سے ہاتھ چھڑا گئ

۔۔ مما نہیں مانیں گی" وہ بولی جبکہ لہجے میں بے حد جھجھک تھی

زاویر ایکدم اٹھ کر بیٹھ گیا

تم مان جاو میں انکی خدمتیں کر کے انھیں منالوں گا" وہ اسکے دونوں ہاتھ تھام کر

بولا

اسکے ہاتھوں کی گرم جوشی عیشاء کا دل دھڑکا رہی تھی

۔۔ عیشاء" بالاج اسکے چیخنے کی آواز پر اسکے کمرے کے باہر آیا تھا

۔ دروازہ بجایا

"عیشاء کیا ہوا ہے

ب۔۔۔بھائی" وہ جلدی سے اٹھنے لگی کہ زاویر نے کھینچ کر بیٹھالیا

۔۔۔ بھاڑ میں گیا تمھارا بھائی

"پہلے تم مجھے یہ بتاؤ تم مجھے معاف کرو گی یہ نہیں

زاویر ہاتھ چھوڑیں بھائی باہر کھڑے ہیں" وہ اپنی کلائی اسکی سخت گرفت سے

نکالنے لگی

ٹھیک ہے کھول لو دروازہ۔۔۔وہ مجھے تمھارے کمرے میں دیکھ کر کیا کیا سوچے گا

تمھارے بارے میں" وہ افسوس سے اٹھا کان کے پیچھے سے نکلتی خون کی لکیر ہاتھ

۔۔۔ سے صاف کی اور اسکے بیڈ پر بیٹھ گیا

عیشاء پریشانی سی اسکی شکل دیکھنے لگی

۔۔۔۔ جبکہ وہ کافی خوش دیکھائی دے رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں اپ یہاں چلیں میرے ساتھ میں نے آپ سے ایک بات پوچھنی

ہے" حیات نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا

رک جاؤعیشاء دروازہ کھولو" بالاج بولا جبکہ حیات سر تھام گئ

" اندر زاویر بھائی ہیں اپکو لگتا ہے اب یہ دروازہ کھولے گا

وہ سکون سے بولی جبکہ زاویر اندر بے ساختہ ہنس پڑا پوری پٹاخہ تھی جو منہ میں آتا تھا کہہ دیتی تھی جبکہ عیشاء شرمندگی سے دھوری ہو گئ

تمھیں کس نے بتایا

ابھی زاویر بھی۔۔۔اسکے لیے پھول چاکلیٹ اور گجرے لیے ہیں اپکو تو زحمت ہی نہ ہوئی "

" فلحال تو تمھاری زبان ہی کافی ہے جسے میں سمجھ نہیں پا رہا

اچھا کل رات تو اس زبان سے کوئی اختلاف نہیں ہوا اپکو" وہ بھڑکی

" اف حیات سارے گھر کو سن جاؤ گی کل رات کیا ہوا

"جی بالاج۔۔اس میں چھپانے والی کیا بات ہے

تم کمرے میں چلو تمھارا دماغ درست کرتا ہوں" وہ بھڑکا

اف ہو میں نے لڑنا تھا" وہ کچھ یاد کرتی وہیں کھڑی ہو گئ جبکہ بالاج اسے کھینچ کر کمرے میں لے گیا

۔۔۔ بس چپڑ چپڑ چلتی تھی اسکی زبان

۔ پھر چاہے وہ کچھ بھی بولے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

زاویر شانے اچکا گیا جیسے بتا رہا ہو دیکھو تمھارا بھائی اور سب اسکے ساتھ تھے

" جائیں اب بے عزتی ہو گئی ہے بھائی کے سامنے کیا سوچیں گے بھائی

ایک تو تمھاری بے عزتی بہت سپیڈ سے ہو جاتی ہے ان زخموں پر مرہم ہی رکھ دو"

وہ اپنا ہاتھ دیکھانے لگا

عیشاء جھجھک سی گئی تھی لیکن اسکی چوٹیں دیکھ کر دکھ بھی ہوا۔۔ لیکن وہ اس سے

۔۔ فری ہو جاتا

۔۔ اسکی ماں کو علم ہو جاتا بہت ڈر تھے جو اسے کسی بھی اقدام سے روک رہے تھے

اور وہ اسکی جانب بڑھ نہ سکی

زاویر خود ہی اٹھا اور اسکے نزدیک آ گیا

صرف ایک بار میری محبت قبول کر لو میں تمھیں یقین دلاتا ہوں تائی جان کو منا

" لوں گا

زور زبردستی کریں گے آپ" وہ اسکی نیچر سے واقف تھی

نہیں کرتا جان زاویر بس تم راضی ہو جاؤ" وہ مسکرایا جبکہ عیشاء ادھر ادھر دیکھنے لگی

زاویر اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے نکلنے لگا تھا

اچھا سنیں" اسنے پکارا کیا اسکے آگے تو جیسے زمین آسمان گھوم گئے ایڑیوں پر پلٹا اور

اسکو دیکھنے لگا وہ اپنی بے ساختہ حرکت پر خود ہی شرمندہ ہو گئ

وہ۔۔۔میں" عیشاء کنفیوز سی ہوئی

" زائمہ کی غلطی نہیں ہے آپ اس سے بات کر لیں وہ رو رہی تھی

وہ بولی اور جلدی سے منہ پھیر گئ

زاویر دل پر ہاتھ رکھ گیا

کتنے ارمان دیکھے۔۔کتنے خواب دیکھو کہ تم ایسے پکارو گی

آج لگ رہا ہے ہواؤں میں ہوں" جو اسنے کہا تھا اسپر فوکس کیے بنا اپنی ہانک رہا تھا

--- وہ

جبکہ عیشاء ناخن کاٹنے لگی وہ اتنی ہی کنفیوز ہو گئ تھی

جو حکم۔۔" وہ سر خم کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔ جبکہ عیشاء نے مڑ کر دیکھا اور جلدی سے دروازے سے باہر جھانکنے گی وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا اسنے سر پر ہاتھ پھیرا تو خون کی ہلکی ہلکی بوندیں محسوس ہونے لگیں تھیں

۔۔ اسکی محبت پر یقین کیے بنا چارہ نہیں تھا کبھی وہ۔۔ واقعی چھت سے کود جاتا

وہ سن سی بیڈ پر بیٹھ گئی اور پہلی بار صرف زاویر کو سوچنے لگی

بالاج آپ مجھے کیا عیدی دیں گے" وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگی جو کہ

۔ بال بنا رہا تھا

۔ کیا عیدی چاہیے تمھیں" اسنے آئینے میں اسکا عکس دیکھ کر سوال کیا

۔۔۔ وہ کل رات اسکے کمرے سے فرار تھی

۔۔۔ جبکہ بالاج کی نیت اور ارادے کو تو بھانپ ہی گئی تھی

۔۔ شاید اور پھر سحری میں بھی دیکھائی نہیں دی

اور اب صبح صبح اسکے سر پر ادھمکی تھی

مجھے 5 لاکھ روپے عیدی چاہیے ایک ائی فون 16 اور کچھ کپڑے جوتے چا کلیٹس گجرے یہ کوئی بات ہوئی عیشاء کے لیے گجرے آئے مگر میں تو کوئی سٹیک بھی نہ بنا سکی ۔۔۔۔۔۔

میں نے کہہ دیا ہے اپنی فرینڈز کو بالاج نے مجھے 5 لاکھ روپے عید میں دیے ہیں اب مجھے 5 لاکھ ہی چاہیے مجھے بلکل نہیں کچھ پتہ" وہ بول ضرور رہی تھی لیکن بالاج کا ہاتھ رک گیا تھا

اسنے اسکے چہرے کی جانب دیکھا

شکل دیکھی ہے تم نے اپنی۔۔۔ پانچ لاکھ اور یہ فالتو کی سٹیک وٹیک کے لیے میں تم جیسی بیوقوف لڑکی پر پانچ لاکھ خرچ کر دو دماغ میں تکلیف ہے نہ تمہارے تو تبھی تم ایسی باتیں کر رہی ہو" وہ برش ڈریسنگ ٹیبل پر پٹختا دور ہوا اور اپنا کوٹ اٹھا کر پہنا

پلیز بلو پلیز پلیز پلیز" وہ اسکے بازو میں جھول گئی اور بالاج کو یہ بلو یاد آ گیا تھا

واٹ بلو واٹ بلو" اسنے گھور کر دیکھا

پلیز" وہ آنکھیں جھپکنے لگی

کبھی نہیں پانچ لاکھ عیدی خیر ہے دماغ خراب ہو گیا ہے تمھارا آفس بیچ دوں یہ اپنا ایک گردہ ہاں مجھے اپنا گردہ دے دو وہ بیچ دوں گا ڈھائی تم رکھ لینا ڈھائی میں" وہ سر جھٹک کر بولا جبکہ وہ منہ بنائے کھڑی تھی

۔۔۔۔ سب کے شوہر بہت اچھے ہیں سوائے میرے شوہر کے

سب اچھی اچھی شاپینگز کر رہے ہیں اتنی پیاری پیاری عیدیں بٹ رہی ہیں اور یہاں ایک کنجوس آدمی سے میرا واسطہ پڑ گیا ہے" وہ ایک سانس بولے جا رہی تھی بالاج دونوں ہاتھ اٹھاتا نفی میں سر ہلا گیا

" تم احتجاج کرو مجھے افس جانا ہے

ہاں جائیں اللہ کرے آپکی گاڑی کے ٹائر پنچر ہوں اللہ کرے۔۔آپ کرسی پر بیٹھیں اپکی پینٹ پھٹ جائے اللہ کرے اپکا موبائل پانی میں گیرے ۔ اللہ کرے آپ واشروم مین پھسل جائیں" وہ غصے سے اسے کہتی وہاں سے باہر نکل گئی رونا الگ ڈال لیا تھا پہلے تو وہ اسکی بدعاوں پر حیران کھڑا رہ گیا اور پھر جب وہ چلی گئی تو اسکی بدعاوں پر فوکس کرتے بے ساختہ ہنس پڑا ۔

اور پلٹ کر آئینے میں واقعی اپنی پینٹ دیکھی تھی

دیکھنا پھٹ جائیں گی بیوی کو ستانے والوں کو اللہ کبھی خوش نہیں کرتا" وہ چالا کو ماسی پھر سے ادھمکی تھی ۔

بالاج سر تھام گیا اور اس لڑکی کو ستانے کے اسکی ماں نے ارادے کر رکھے تھے جو خود ایک لمحے کے لیے کسی کو چین نہ لینے دے

۔۔ وہ باہر چلی گئی لیکن بالاج کو یقین تھا وہ نہیں گئی ہو گی

۔۔ وہ باہر جھانک کر دیکھنے لگا

لیکن وہ نیچے دھپ دھپ کرتی جا رہی تھی منہ بنا ہوا تھا

۔۔ اسنے بیچارگی سے اپنا اے ٹی ایم اٹھایا

۔۔۔۔۔۔۔ آج شاید اسکا بینک کاونٹ بھی پناہ مانگے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت ہی برے انسان ہیں تمھارے بھائی تو بہت برے انھیں یہ تک نہیں پتہ۔۔ بیوی کو خوش کیسے کرتے ہیں۔۔ کیا کہتے ہیں بیوی کو کہ وہ خوش ہو جائے شادی کر کے بھی بندہ ہزار دو ہزار عیدی پر ہی پڑا رہے ۔۔

" کس کس کو میسج کر کے نہیں کہہ دیا پانچ لاکھ عیدی ملی ہے

وہ آنکھیں مسلتی مسلسل رو رہی تھی جبکہ عیشاء اور زائمہ کا سانس پانچ لاکھ پر اٹک گیا

" پانچ لاکھ روپے عیدی تم نے کیا کرنا ہے پانچ لاکھ کا

" خرچ کروں گی میں بہت کوئی میسنی نہیں ہوں یوں جاؤں گی یوں خرچ کر دو گی پاپڑ کھانے کے سو روپے ملتے ہیں اسکو اور سپنے دیکھو اسکے " زائمہ نے سر جھٹکا اور پاؤں اوپر کر کے ریلکس ہو گی اور عیشاء جو ساکت بیٹھی تھی اسے بھی ہلنے کا کہا تھا اسے حیرانگی ہو رہی تھی حیات پر وہ کتنی خوش مطمئین سی لڑکی تھی اسکی زندگی میں چینج آیا اسے فرق نہیں پڑا وہ اس چینج کے مطابق جی رہی تھی ۔

اور یقیناوہ اسکے بھائی کو بھی پسند اگئ تھی تبھی فرمائشی ٹوکرا اٹھائے پھر رہی تھی

تم اپنا منہ بند کرو یہ تمھاری اور میری بات تھی" حیات نے کشن اسے کھینچ کر مارا

"ہاں تو بالاج کو میں میسج کر کے بتادوں گی

" اللہ کرے تمھارے ہاتھوں سے موبائل گیرے اور فلش میں جائے سیدھا

اف تمھاری بدعائیں بھی تمھارے جیسی ہے بلکل نان سینس" زائمہ اسے مسلسل تنگ کیے جارہی تھی جبکہ اسنے زائمہ کے کھینچ کھینچ کر کشن مارے ور زائمہ نے بھی پلٹ کر اسے مارے

تم مجھے مارو گی۔" حیات کے اندر تو جنگلی عورت گھس گئ تھی

تم نے مجھے پہلے کیوں امارا" زائمہ کو بھی بلکل اسکے جیسا دورہ پڑا تھا عیشاء سکون سے ان دونوں کو دیکھنے لگی

۔۔۔ اوئے داداجان آپ آگئے" عیشاء ایکدم خوشی سے چہکی

۔۔۔۔ اور دوڑ کر داداجان کے سینے سے لگ گئے جبکہ وہ یہ جنگ اور اسپر

۔۔۔ کشن کی برسات حیرانگی سے دیکھ رہے تھے اور انکے ساتھ

۔۔۔ نائمہ اور عالیہ بھی تھیں جبکہ در کشندہ وہیں رک گئ تھی

دونوں نے عزت سے داد جان کو سلام کیا اور داداجان نے گھور کر ان دونوں کو دیکھا

تمھارے شوہروں جیسی حرکتیں ہو چکی ہیں تم لوگوں نے معلوم نہیں کیا گھمسان " کی جنگ بنائی ہوئی ہے

میں نے کوئی نہیں بنائی میرا مذاق اڑاتے ہیں سب دادا جان میرے ماتھے پر لکھا ہے

"میں بیوقوف ہوں پاگل ہو سنکی ہوں

اوہ حیات یہ تو صاف صاف لکھا ہے تمھارے ماتھے پر" زائمہ نے ناک سکیڑ کر کہا

حیات اسے مارنے کو دوڑی دادا جان ہنستے ہوئے اسے روکنے لگے لڑنے کی

ضرورت نہیں ہے پہلے یہ بتاو چڑیوں کو دانا نہیں ملا کیا جو یوں چوچیں ٹکرا رہی ہیں

"

۔۔۔ انھیں لگا تھا ان دونوں نے سحری نہیں کی

"نہیں میں تو ایک فرمائش کر رہی ہوں لیکن سب اوور ہو رہے ہیں

اسنے سر جھٹکا

"کیا فرمائش ہے ہمیں بتاو ہم پوری کریں گے

آپ سے کیوں لوں اپنے شوہر سے لوں گی سٹیک کیسے بنے گی بھئی۔۔" وہ منہ پھاڑ

کر بولی عالیہ تو شرمندہ ہو گئی عیشاء اور زائمہ بھی شرمندہ رہ گئیں نائمہ اور دادا جان

دبا دبا ہنسنے لگے تھے

اچھا تو شوہر سے لے لو اپنے اس میں کیا ہے

کنجوس ماہا کنجوس الٹرا پرو میکس کنجوس ہے پانچ لاکھ نہیں دے سکتے ایک ایک فون نہیں دے سکتے اور مانگا ہی کیا ہے ایسے گھور رہے تھے جیسے میں نے کہہ دیا ہو اپنی دونوں کڈنیاں دے دو "

وہ منہ پھلائے کر بیٹھ گئی اور ان پانچ لاکھ پر۔۔سب کے منہ کھلا گئے

واقعی باولی ہو چکی ہے یہ چھوری علاج کراو اسکا" دادا جان بولے تو۔۔۔حیات نے غصے سے انھیں دیکھا اور منہ بناتی روتی پیٹتی اندر چلی گئی ۔۔۔

زاویر بھائی" زائمہ کی آواز پر وہ مڑا وہ سر جھکائے کھڑی تھی ۔۔۔۔

وہ موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا اور ابھی اسنے ایک پلین سوچا ہوا تھا اس پر بھی عمل درآمد کرنا تھا

سوری بھائی میں نے اپکو غلط سمجھا" وہ بے ساختہ روئی تو زاویر آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ گیا

" ریلکس میں تم سے ناراض نہیں ہوں

لیکن میں نے غلط کیا ہے" وہ اسکا ہاتھ تھام گئی جبکہ زاویر نے اسکے آنسو صاف کیے

تمھیں جو لگا وہ تم نے کہہ دیا اور مزے کی بات بتاؤ مجھے آج کچھ برا نہیں لگ رہا کیونکہ میں ایک پہاڑ کو اسکی جگہ سے ہلا چکا ہوں ہاں اس میں ہاتھ پاوں ٹوٹ گئے میرے وہ دوسرا ہاتھ بھی اسکے سامنے کر دیا جس پر پٹی بندھی تھی اور۔۔۔زائمہ حیرانگی سے اسکا ہاتھ تھام گئ

۔۔ بھائ" وہ دنگ ہوئی تھی وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا

۔۔۔ زاویر ہنسنے لگا

یہ اچھی بات نہیں وہ اتنا زخمی کر کے مانی ہے اپکو" زائمہ کو اچھا نہیں لگا وہ اسکا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی

مجھے کوئی مسلہ نہیں اگر میری نبض چلتی رہے اور باقی ہر ہڈی توڑنے کا کہے گی توتڑوا لوں گا۔۔۔اسکی یہ اگنورنس مجھے اور پاگل کرتی ہے۔۔ لیکن میں خوش ہوں اب مان جائے گی"

وہ ایک آنکھ دباتا بولا جبکہ دونوں ہی ناواقف تھے کہ کچن میں کھڑی عیشاء یہ ساری باتیں سن رہی تھی

ساتھ حیات بھی تھی منہ پھلائے اسنے زاویر کی باتیں سنیں۔۔۔اور غصے سے

۔۔ چھری شیلف پر پٹخ دی

عیشاء اسے حیرانگی سے دیکھنے رہی اور اسکے نکلتے ہی وہ دروازے کے قریب اگئی اب

۔۔ تک اسے لگتا تھا زاویر کو اس سے حوس ہے

اور وہ واقع اسکے ذہن سے جاتا ہی نہیں تھا لیکن اسنے اسکے لیے اپنے ہاتھوں کو زخمی

۔۔ کر لیا سر پھاڑ لیا

اور اب یہ باتیں سن کر اسکا دل بری طرح دھڑکا

۔۔۔۔۔ واقعی وہ اس سے اتنی محبت کرتا ہے

وہ کان لگا کر باہر باتیں سن رہی تھی جہاں زائمہ اسپر غصہ کر رہی تھی کہ عیشاء غلط

۔۔ کر رہی ہے وہیں وہ ہر بات پر کوئی بات پیش کر دیتا

وہ کان لگا کر جس طرح سن رہی تھی

۔۔ اس اس طرح اسکا دل موم کیطرح پگھلتا جا رہا تھا شرم الگ محسوس ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف حیات اسے فون گھما چکی تھی اور بالاج نے موبائل اٹھاتے ساتھ ہی

۔۔ اسے جھڑک دیا کہ وہ بہت مصروف ہے اور وہ اسے تنگ کر رہی ہے

۔۔ وہ منہ بنا گئ

۔۔۔ دنیا کا ہر شخص اپنی بیوی سے محبت کر سکتا تھا سوائے بالاج کے

وہ نیچے آئی اور سیدھا دادا جان کے کمرے میں گھس گئ

دادا جان آپ زیادتی کر رہے ہیں یہ بے ایمانی ہے اور میں اسکے خلاف آواز اٹھا رہی

۔۔ ہوں" وہ بولی پیچھے سے عیشاء بھی کمرے میں آگئ

وہ صوفے پر سکون سے بیٹھ گئ جبکہ حیات غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھی

"ارے ارے کیا ہوا ہے روزے سے لال پیلی کیوں ہو رہی ہو

دادا جان میری شادی ہوئی ہے مجھے لگتا ہی نہیں کہ میری شادی ہوئی ہے" وہ سینے

پر ہاتھ باندھ کر منہ بنا کر کھڑی ہو گئ

۔۔۔ عیشاء شرم سے دھوری ہوئی اس لڑکی کا دماغ خراب تھا شاید

اچھا تو تمھیں کیسے لگے گا تمھاری شادی ہو گئ ہے" وہ اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے

۔۔۔ بولے

کل چاند رات ہے مجھے شاپنگ نہیں کرائی بالاج نے اور اور وہ زاویر بھائی اس کے لیے پلینگز کیے بیٹھے ہیں مجھ پر ظلم ہے یہ نہ وہ عیدی دیتے ہیں فون کر دو تو جھڑک دیتے ہیں زہر لگتے ہیں مجھے وہ" وہ بولی جبکہ ۔۔۔۔

دادا جان نے گہری سانس بھری آنے دو اسے کان کھینچتا ہوں میری بیٹی کو ٹائم کیوں نہیں دیتا"

" ۔۔۔ ہاں یہ ہی تو کہنا چاہ رہی ہوں کتنے ذہین ہیں اپ

وہ انکے پاس بیٹھ گئی

بہت بے شرم ہو تم" عیشاء بلا خر غصے سے بولی

جبکہ دادا جان ہنسنے لگے اور حیات نے اسکی جانب دیکھا

۔۔ میرے دوست ہیں دادا جان" وہ منہ بنا گئی

دادا جان نے عیشاء کو بھی اپنے پاس بلا لیا

ان لڑکوں کو تو میں سیدھا کرتا ہوں آنے دو" عیشاء بھی انکے سینے سے لگ گئی اور حیات بھی جبکہ زائمہ اندر ائی اور وہ بھی بھاگ کر دادا جان کے پاس اگئی اور وہ سب ہنسنے لگے تھے

افطار کے وقت سب خاموشی سے افطار میں مصروف تھی نائمہ اسے اپنے ہاتھوں سے کھلا رہی تھی جبکہ عیشاء شرمندہ سی تھی اسکی وجہ اے اسکے ہاتھ پھر زخمی ہو گئے تھے نائمہ چچی کو پتہ لگتا تو وہ کیا سوچتی اسکے بارے میں کہ وہ کیا انکے بیٹے کو مارنا چاہتی ہے وہ فکر مندی سے نگاہیں جب اٹھاتی وہ تب اپنی گرم نگاہوں کو اسپر ٹکائے بیٹھا اسے گھور رہا ہوتا عیشاء کنفیوز سی ہو کر نظر جھکا لیتی

۔ کچھ دیر خاموشی کے نظر ہوئے اور اسکے بعد۔۔داداجان نے کچھ پیسے نکالے

" یہ پیسے لو اور سب جاؤ شاپنگ وغیرہ کرو میری بچیوں کو ذرا گھما پھیرہ کر لو انھوں نے کہا ماہر کی آنکھیں نکال ائی اتنے سارے نوٹ دیکھ کر

" داداجان چھت سے کود جاو گا میں وہ سب بک ہیں ایک میں اکیلا کنوارہ اسنے پیسوں پر جھپٹا مارا اور بولا۔۔ساتھ گنے بھی لگا

تم ابھی چھوٹے ہو پہلے ان تینوں کو سیٹ ہونے دو" داداجان نفی میں سر ہلاتے بولے

مجھے کنوارہ مارنے کے لیے تو یہ ساری زندگی بھی تینوں سیٹ نہ ہوں ان کے

۔۔ آسرے پر چھوڑا آپ نے مجھے تو تو میں بس بیاہ گیا پھر" وہ سرد سانس کھینچتا بولا

جبکہ شازین نے پیسے اچکے

چھوٹے چھوٹے ہی رہوا بھی" وہ پیسے گن کر جیب میں رکھ گیا

میرے اور زائمہ کی شاپنگ کے لیے کافی ہیں بہت شکریہ دادا جان" وہ فلائنگ

۔۔ کس دیتا اٹھ گیا

جبکہ دادا جان نے چپل پاوں سے نکالی اور کھینچ کر اسکی کمر پر ماری" ماہر سمیت

۔۔ زاویر کا بھی قہقہہ ابھرا

دادا جان میں نہیں بول رہا میری کوئی عزت نہیں ہے بس" وہ ناراضگی سے جیب

۔۔۔ سے پیسے نکال گیا

جبکہ انھوں نے پیسے اکٹھے کیے انھیں تقسیم کیا اور اسکے ہاتھ میں دیے

نہیں میری انا اب گوارہ نہیں کرتی" وہ دوسری جانب منہ موڑ گیا

ٹھیک ہے" وہ دوبارہ رکھتے کہ وہ جلدی سے اچک گیا

موم کیطرح نازک ہے میرا دل جو میں درگزر کر لیتا ہوں" وہ پیسے گننے لگا

داداجان گھور کر زاویر کی جانب بڑھا گئے

تھنکیو" وہ پکڑ کر خود بھی گننے لگا

"اوراب لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا لنگڑے لولے ہو کر دولہا بنو گے

۔ ریڑھی پر لیٹا کر لائیں گے دولہا کو" ماہر ہنسا

ہو گی بکواس" زاویر نے کانٹا اٹھایا

۔۔۔ ایک ادھم تھا ٹیبل پر اس وقت

۔۔ " یہ بالاج تم لو اور اچھی سی شاپنگ کرانی ہے

کیا ضرورت تھی داداجان

" نہیں مجھے ضرورت ہے تھنکیو

منشن ناٹ میری جان" وہ مسکرائے جبکہ بالاج نے مڑ کر دیکھا وہ پیسے گن رہی تھی

میں مر جاتا ہوں" ماہر چلایا جبکہ داداجان نے جیب سے اور پیسے نکالے اور اسکی

جانب بڑھا دیے

جبکہ وہ سب خوش ہو گئے تھے وہ انکے چہروں کی خوشی دیکھ کر خوش ہو گئے تھے

۔۔۔ نائمہ اور عالیہ بھی مسکرا رہی تھی

دادا جان اٹھ کر اندر چلے گئے جبکہ بالاج تھکا تھکا سا اٹھا اور کمرے میں آ گیا نیچے وہ سب باتیں کر رہے تھے وہ آ کر بستر پر لیٹا اور آنکھیں بند کر لیں

" بالاج چلو چلتے ہیں زاویر بھائی بلا رہے ہیں

تم چلی جاؤ مجھے تھکاوٹ ہو رہی ہے بہت" وہ بولا لہجے میں تھکان تھی

آپ نہیں جائیں گے پلیز چلیں بالاج مزا آئے گا پلیز پلیز پلیز" وہ اسے جھنجھوڑنے لگی

حیات جسٹ اینف" وہ چلایا

۔ تمہیں سمجھ نہیں آ رہی میں ان ایمچیور چیزوں میں نہیں پڑنا چاہتا

مجھے تمھاری چوڑیوں مہندی اور اس بکواس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے" وہ اسپر بھڑکا

۔۔۔۔ یکایک اسکی آنکھوں میں آنسو بھر گئے

" بالاج

چپ بلکل۔۔۔مجھے فضول چیزوں پر مت اکساو مجھے بیزنس میٹینگ کے لیے جانا تھا تمھاری وجہ سے نہیں جا سکا میری ماں وہاں اکیلی ہے انکے شکوے مجھ سے ختم نہیں

ہو رہے۔۔صرف تمھاری وجہ سے پلیز تم جاؤ جو کرنا ہے جہاں جانا ہے چلی جاؤ"

۔۔ وہ کہہ کر دوبارہ آنکھوں پر بازو رکھ گیا

حیات کا چہرہ اتر سا گیا۔۔۔اور وہ خاموشی سے اسکے پاس سے اٹھ گئ

نیچے ائ تو وہ لوگ جانے کے لیے تیار کھڑے تھے۔۔چلو اجاو جلدی سے بالاج

کہاں ہے" شازین نے پوچھا

امم وہ تھک گئے ہیں۔۔تو اسی لیے نہیں جا رہے ہم چلتے ہیں" ہلکا سا مسکرائی تو

۔۔ شازین نے شانے اچکائے اور وہ سب وہاں سے چلے گئے

بالاج جبکہ پاوں جھلکتا بے چینی سے اٹھا کر بیٹھ گیا

درکشندہ کی کال آج صبح ہی آئی تھی جس کی وجہ سے وہ بہت کنفیوز ہو گیا تھا اور وہ

غصہ کر رہی تھی کہ اسے ماں کا خیال نہیں اور بھی باتیں وہ اسے سنا رہی تھی جس کا

غصہ وہ حیات پر اتار گیا

وہ حیات کو قبول کر رہا تھا لیکن۔۔جب درکشندہ کا ذکر آتا تو خود بھی پریشان سا ہو جاتا

۔۔۔ اور حیات پر بلاوجہ ہی بولنے لگ جاتا

اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیر رہی تھی اسے شرمندگی سی ہونے لگی اور وہ اسی شرمندگی کی وجہ سے اٹھ گیا ۔۔

زاویر کو کال کی جس نے اسے اڈریس بتایا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور وہ اپنی گاڑی نکال گیا ۔۔۔

وہ ڈرائیو کر رہا تھا اور شیشے میں پیچھے اسے ہی دیکھ رہا تھا عیشاء نظریں بھی نہیں اٹھا پا رہی تھی ۔۔

اور چند اسنے نگاہ اٹھائی وہ ایک آنکھ دبا گیا ایکدم اسنے گھبرا کر ارد گرد دیکھا کوئی انکی جانب متوجہ نہیں تھا ۔۔۔

سب باتوں میں لگے تھے وہ باہر دیکھنے لگی

جبکہ کچھ دیر بعد بے ساختہ پھر نگاہ اسپر اٹھی تو اسنے لبوں پر زبان پھیری تھی عیشاء کے کانوں سے دھواں سا نکلنے لگا وہ بے ساختہ ہنس دیا اور۔۔ شازین نے اسے گھور

" پرائیویٹ رومانس سے بہتر ہے انسان کھل کر کرے

" بلکل کیوں نہیں میں کھلا تو تم سب کو آنکھیں بند کرنی پڑیں گی

۔۔ وہ ڈھٹائی سے بولا

جبکہ شازین نے لعنت دیکھائی تھی اسے" وہ ہنس دیا

انھوں نے ایک مال کے آگے گاڑی روکی۔۔۔کافی رش تھا اور وہ لوگ باہر نکلے

توسب ایک ساتھ ہی اندر داخل ہو گئے

وہ لوگ آگے چلے گئے زاویر پیچھے چل رہا تھا اسنے عیشاء کا ہاتھ پکڑا اور۔۔۔اسے

پیچھے کھینچ لیا

۔ عیشاء نے گھبرا کر ایک نگاہ اسے اور ایک نگاہ آگے جاتے سب لوگوں کو دیکھا

اور زاویر کے ہاتھ سے اپنی کلائی چھڑوانے لگی

زاویر چھوڑیں یہ کیا بدتمیزی ہے" وہ پریشانی سے بولی تھی

داداجان نے تمھاری اور میری شاپنگ کے پیسے دیے ہیں تو پوری دنیا کے ساتھ

" پھرنے کا مقصد

" لیکن سب لوگ

اف بھاڑ میں جانے دو اور کچھ لیتے ہیں تمھاری لیے سب سے پہلے کیا لو گی" وہ اس

سے زیادہ خوش تھا

چوڑیاں" عیشاء ہلکا سا شرماتی بولی

زاویر کا بس نہیں چلا کہ جھون اٹھے وہ اسے چوڑیوں والے دوکان میں لے ایا

۔ اور ایک کے بعد ایک چوڑیوں کا سیٹ نکلوانے لگا

" یہ بھی دیکھو یہ بھی دیکھاؤ

بس زاویر" وہ روکنے کی کوشش کرنے لگی

ارے رکو بھی دیکھو یہ اچھا لگ رہا ہے یہ بھی لگ رہا ہے مجھے تو یہ بھی اچھا لگ رہا ہے

" اسنے کئی چوڑیوں کے سیٹ اٹھا لیے

" لیکن میں اتنی ساری چوڑیوں کا کیا کروں گی

جان زاویر مجھے پہن پہن کر دیکھانا" وہ اسکا ہاتھ تھام کر مسکرایا

جبکہ اسکے اظہار پر دوکاندار بھی مسکرا دیا عیشاء تو شرمندہ ہی ہو رہی تھی اسکے ساتھ

اسنے کئی چوڑیوں کے سیٹ پیک کرا لیے تھے یہ وائیٹ اور بلیک بھی اچھا لگ رہا ہے

" جاتے جاتے وہ بولا

بس چلیں اب" زبردستی زاویر کو اسنے باہر کھینچا جبکہ زاویر کا تو سیر وخون بڑھ گیا تھا۔

دوسری طرف بلاج وہاں آیا اور اسنے زاویر کو کال کی مگر زاویر کو آج دنیا کی ہوش نہیں تھی اسنے عیشاء اور زاویر کو ایک مہندی کے سٹال پر دیکھا انکے پاس جانے کے بجائے اسنے نگاہ گھمائی۔۔

حیات کہیں نہیں دیکھائی دی تھی وہ اسکی تلاش میں نکل پڑا

زاویر میں مہندی نہیں لگاتی" وہ عاجز سی ہوئی

تم تو بیوقوف لڑکی ہو۔۔

مہندی آج لگاو گی یہ کل" وہ خود ہی سوچ میں پڑ گیا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے کل لگوانا تمھیں پتہ ہے تمھارے ہاتھ پر لگی مہندی کی خوشبو کو ساری رات بیٹھ کر خود میں اتار سکتا ہوں" اسکے کان کے نزدیک جھک کر وہ بولا جبکہ عیشاء نے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ زاد کرا لیا

زاویر مسکرایا اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا وہ اسے لیے ایک اور شاپ میں لے ایا

" میں کپڑے پہلے سے ممانے بنوا دیے

اب شوہر کے پیسے پر اڑاو جو تم نے خریدا ہے خریدو

" رو کو میں دلاتا ہوں

وہ خود ہی گھس گیا اور اسنے معلوم نہیں کتنے سوٹ خریدے" دادا جان نے اتنے پیسے دیے تھے اپکو" وہ حران ہوئی اور اپنی چادر درست کی چہرے پر معصومیت تھی زاویر کھل کر ہنسا

ہاں تمھارا دادا بڑا امیر ہے نہ" وہ منہ بنا کر اسے دیکھنے لگی

مطلب یہ میری جیب پر بل پھٹ رہے ہیں

" خیر تم ٹینشن نہ لو

" لیکن مجھے اچھا نہیں لگ رہا

اگر تم نے یہ اب فضول گوئی کی تو سب کے سامنے ائی لو یو کے نعرے لگادوں گا بولو منظور ہے" وہ بولا تو عیشاء اسے گھورنے کر دور ہو گئ

" سنو یہ ٹرے کرو" یہ بھی کرو

" زاویر میں تھک گئ

۔۔ وہ رونے کو ہوئی وہ اتنا ایکسائٹیڈ کس لیے تھا

۔ جبکہ زاویر کا جوش کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

وہ کپڑے لے کر نکلے اور اچانک زاویر کی نگاہ لیڈیز گارمنٹس کی شاپ پر اٹھی عیشاء

۔ نے بھی اسی وقت دیکھا تھا

زاویر نے اس جانب قدم اٹھائے اور عیشاء وہاں سے بھاگ اٹھی

اے روکو" وہ اسکے پیچھے لپکا اور عیشاء بالاج سے ٹکرا گئ

۔۔ یہ پکڑم پکڑائ کھیلنے کی جگہ نہیں ہے" زاویر کو وہ گھور کر بولا

آپ کون" وہ اجنبی نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا جبکہ بالاج نے گھورا

" تم یہ بتاو حیات کہاں ہے

تم یہ بتاو پہلے کیوں نکھرا دیکھا رہے تھے" وہ بھی ائ برو اچکا کر بولا اور شازین ماہر

۔ حیات اور زائمہ بھی وہیں آ گئے

بالاج کی جانب دیکھ کر حیات نے منہ موڑا اور زاویر اور عیشاء کے پاس جا کھڑی

۔۔ ہوئ

تم لوگوں نے شاپنگ کر لی" وہ سب کی جانب دیکھ کر سوال کرنے لگا

۔ جی کر لی اور بہت اچھی" حیات کا تڑکتا بھڑکتا جواب آیا

چلو پھر کچھ کھا لیتے ہیں" بالاج ہلکے پھلکے انداز میں بولا

یہ ایمچیور چیزیں کرنے کی اپکو ضرورت نہیں" غصے سے کہہ کر وہ وہاں سے عیشاء ۔۔۔ کا ہاتھ پکڑ کر چلی گئی اور زائمہ بھی انکے پیچھے بھاگ گئی جبکہ

وہ چاروں کھڑے ان تینوں کو حیرانگی سے دیکھنے لگے

" یار مجھے بھی بلکل ایسے ہی نکھرا دیکھانے والی چاہیے

زندگی میں رونق آئے کیا سوکھے پاپڑ جیسی میری زندگی ہے" ماہر نے دوہائی دی

۔۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ وہ تینوں ہی عاجز اچکے تھے اسکی دہائیوں سے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت ساری شاپنگ بیڈ پر پڑی دیکھ رہی تھی لبوں پر بے ساختہ سی مسکان تھی

۔۔ اسنے آگے بڑھ کر ساری چیزیں کھولیں

ان سب چیزوں کی تعداد میں اسکا پاگل پن دیکھ رہا تھا اور چاہے جانے کا احساس برا لگتا کس کو تھا اسکی محبت پر یقین انے لگ گیا تھا

اسنے مسکرا کر ایک بلیو کلر کا ہیل شوز پاوں میں ڈالا وہ اسکے گورے پاوں میں بے حد نازک اور حسین لگ رہا تھا ۔

۔۔۔ وہ چوڑیوں کے ڈبے جیولری پرفیوم اور کیا کچھ نہیں تھا دیکھتی رہ گئ

۔۔۔ ایک لمبی سانس کھینچی لبوں کی مسکان اور گھیری ہو گئ

آخری روزہ تھا پھر رمضان کا بابرکت مہینہ اختتام پا جاتا اور اسکے دل میں زاویر کے لیے نرم گوشہ ڈال گیا تھا ۔۔

اسنے جلدی سے ان چیزوں کو اٹھا کر سائیڈ پر رکھا ۔۔

اور ایک لمحے کے لیے اپنے چہرے پر ٹھہری اس بے وجہ کی مسکان پر شرما کر ابھی وہ بستر پر لیٹتی ہی کہ وہ کھڑکی سے اندر کودا

عیشاء ایکدم سینے پر ہاتھ رکھتی دور ہوئی

زاویر" بے ساختہ لبوں سے نکلا تھا

آہ ٹوٹ گیا ہاتھ ۔۔" اسکا ہاتھ مڑا اور وہ تکلیف سے بلبلا گیا ۔

عیشاء پریشانی سے اسکی جانب بڑھی وہ زمین پر لیٹا اپنا ہاتھ بلند کیے درد سے کراہ رہا تھا

وہ اسکے پاس وہیں بیٹھ گئ

بہت درد ہو رہا ہے" اسکو لگا جیسے یہ سب اسکی وجہ سے ہوا تھا اور قصوروار وہ ہی "

ہے ۔

۔۔ زاویر نے سر ہلا دیا

عیشاء نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکے ہاتھ کی پٹی کھولنے لگی جبکہ وہ درد درد بھلائے اسکو دیکھنے لگا جو اسکے لیے پریشان تھی

کیا معجزے نہیں ہوتے" یہ ایک ناممکن شخص جب اپنا ہو جائے معلوم نہیں"

۔۔۔ کون سی نیکی پسند آگئی تھی اسکے رب کو اسکی جو اتنا حسین تحفہ دیا تھا اسے

اور شاید زندگی میں مزید کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں تھی لیکن انسان تھا نفس کے

۔۔۔ آگے مجبور سا۔۔خواہشیں کہاں ختم ہو سکتی تھیں

میں کچھ لگاتی ہوں" وہ اٹھی اور معلوم نہیں کہاں سے ڈبہ لے ائی اور اس میں سے

۔۔ کچھ ٹیوبز ائیوڈکس لگا کر۔۔اسکے ہاتھ پر گرم پٹی باندھ دی

۔ زاویر بس اسے دیکھتا رہا

آپ کیوں آئے ہیں وہ بھی اسطرح" وہ کچھ فاصلے پر ہو گئ

بس یہ سب دیکھنے کہ تم۔۔۔میری ہو کر کیسی لگو گی تم بس ان بے کار سی چوٹوں پر

"ڈر گئ

۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے خود بھی حیران ہو

" اپکو کس نے کہا میں مان گئ

۔۔ اچھا خیر اب مجھے بیوقوف تو نہ بناو

"جو لڑکی میری شکل دیکھ کر خوش نہیں میری تکلیف پر پریشان ہو جائے

۔۔ کیونکہ آپ پاگل ہیں" وہ اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئ

صرف تمھارے لیے۔" وہ اسکے سامنے فرش پر بیٹھا تھا عیشاء نے اسکی جانب نگاہ

۔۔ اٹھائ زاویر اسی کو دیکھ رہا تھا

۔۔ جیسے اپنے نرم گرم نگاہوں میں اسے باندھ گیا ہو

عیشاء نگاہ نہیں ہٹا پائ

ان آنکھوں میں اسکے لیے اتنی ہی محبت تھی

وہ جیسے جامد ہو گئ

"اب تم میرے پاس کب آرہی ہو" اسکے اچانک بولنے پر وہ ہوش میں ائ

۔۔ کیوں اوں آپکے پاس" وہ ادھر ادھر دیکھتی بولی

اوئے تمھیں نہیں پتہ کتنا ڈھیٹ آدمی ہوں میں اب میرے ساتھ یہ کھیل مت کھیلنا۔۔۔مجھے تم چاہیے ہو۔۔ تمھیں چھوڑ کر میں نے اپنی محبت کی فتح کا جھنڈا لہرانا ہے"

وہ اسکے پاس بیٹھتا ہوا بولا

۔۔ عیشاء اسکے پہلو سے بھاگنے لگی کہ وہ پہلی بار یہ جسارت کر گیا

عیشاء کے پیٹ

۔ پر اپنا بھاری ہاتھ باندھا اور اسے اپنی سمت کھینچ لیا

"بتاو نہ مجھے قبول نہیں کرو گی

یکایک سنجیدگی سے اسنے سوال کیا تھا

اسکے کان کے بے حد نزدیک اسکی سانسوں کی گرمائش کو وہ محسوس کر رہی تھی

زاویر پلیز چھوڑیں" کانپتے لہجے میں وہ بولی اور زاویر نے ہلکا سا لبوں کو وا کیا اور اسکے

۔ کان کی لو کو دانتوں سے دبا دیا

کل تمھیں ایک حسین جوڑا دوں گا مجھے چاند رات منانی ہے وہ بھی پورے جوش و خروش سے ۔

باقی جو تم کہو ویسا ہی ہو گا" وہ اسکے کانپنے پر ہلکا سا مسکرایا اور اسکی ہتھیلیاں چوم لیں

عیشاء کا دماغ جیسے سائیں سائیں کرنے لگا ۔۔

بس اتنے میں ہی پریشان ہو گئی ابھی تم نے پورے کے پورے زاویر کو سہنا ہے"

اسنے ہلکی سی اسکے گال پر جسارت کی اور اس سے پہلے عیشاء بے ہوش ہو کر اسکی خواہش کے عین مطابق اسکے گلے کا ہار بن جاتی اسنے اسے چھوڑ دیا وہ گرتے گرتے بچی تھی

حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی ۔۔

"کل ملاقات کریں گے

وہ تپش زدہ لہجے میں کہتا اسے سلگا سا گیا ۔

اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے سیدھی طرح نکل گیا

جبکہ وہ اسے انکار کرنا چاہتی تھی لیکن یہ کیسی رضامندی تھی جو اسکا وجود خود باور کرا رہا تھا لیکن دماغ بار بار در کشندہ کے بارے میں آگاہی دے رہا تھا کہ وہ جان گی تو اسکا کیا عالم کرے گی ۔۔

لیکن وہ کچھ کہہ نہ پائی اور وہ اسے اپنے سحر میں جکڑ کر وہاں سے چلتا بنا

چچی" بالاج کمرے کے دروازے پر کھڑا ایکدم عالیہ کو پکارا جو حیات کو کسی بات پر ڈانٹ رہی تھی ۔۔۔

"مجھے نہیں جانا نہایت بد تمیز انسان ہیں وہ

بڑا ہے تم سے عزت سے بات کرو

وہ بڑا دہی بڑا اپنے گھر میں رہے پھر میرے پاس آئے اور خاص کر مجھے چھونے کی کوشش "

۔ اور بس تبھی بالاج بول پڑا شرمندہ الگ رہ گیا وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر منہ موڑ گئ

۔ عالیہ نے ایسے واضح کیا جیسے اس بات پر توجہ بھی نہ دی ہو

"بیٹا تم ہی سمجھا وا سے میرے تو سر میں درد کر دیا ہے اس لڑکی نے

"میرے پاس دماغ ہے خود سب سمجھنے کے لیے

وہ تڑخ کر بولی

عالیہ نفی میں سر ہلاتی باہر نکل گئی اور بالاج نے اندر داخل ہو کر دروازہ لاک کر دیا

" لاک کیوں لگایا ہے یہ میرا کمرہ ہے آپکا نہیں

وہ غصے سے بھنائی

" بیوی تو میری ہی ہے نہ

وہ شانے اچکا گیا

اور اسکے نزدیک بڑھانے لگا

دور رہیں مجھ سے " حیات فاصلے پر ہو گئی

اچھا سوری مجھے اس وقت غصہ تھا تم پر اتار دیا" بالاج ہار مانتا بولا

میں کوئی دوست نہیں ہوں آپکی بیوی ہوں اپکو پتہ ہے نیوز میں دیکھا تھا بیوی نے

شوہر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پھینک دیے

"خود سوچ لیں بیویاں کتنی خطرناک ہوتی ہیں

وہ بولی تو بالاج تالی بجا گیا

بس یہ ہی کسر رہ گئی تھی کہ تم میرے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پھینک دو" وہ ۔۔ اسکے بیڈ پر بیٹھ گیا

۔۔۔ ہاں میں ایسا کر سکتی ہوں" وہ دانت پیس کر بولی

"میرے مرنے پر خوش ہو جاو گی نہ

دیکھیں بالاج میں نہ چپکو لڑکیوں کیطرح بلکل نہیں ہوں جو آپکی اس ڈائیلاگ بازی ۔۔ پر جان دے دے اور کہے نہیں بالاج آج کے بعد مرنے کی باتیں مت کرنا

۔۔۔۔ میں آپ سے پہلے مر جاوں گی

" مرنا ہے تو مریں۔ پانچ لاکھ عیدی دیتے جائیں مجھے بس

وہ بال جھٹکتے ہوئے اسے حیرانگی کر گئی

میری توبہ جو آج کے بعد میں نے تمھیں ٹریپ کرنے کی کوشش کی یہ پھر۔۔۔

" تمھیں ڈانٹا بھی تم تو مجھے مار دو گی میں تو ایک اکیلا ہی بیٹا ہوں اپنی ماں کا

وہ بولا جبکہ حیات نے سر جھٹکا

" تو جائیں اپنی مما کے پاس میں بھی ایک اکیلی ہی بیٹی ہوں اپنی مما کی زبان تو تمھاری کھینچی کیطرح چلتی ہے نہ" ۔ بالاج ذرا غصے سے بولا

"چلیں کسی کا دل تو نہیں دکھاتی آپکی طرح

وہ کہہ کر وہاں سے باہر نکلنے لگی کہ بالاج نے ایکدم اٹھ کر اسے پکڑ لیا

" سوری تمھارا دل دکھا

میرا سر بھی دکھ رہا ہے۔۔اور مجھے آپ بلکل اچھے نہیں لگ رہے اور ایک بات بتائیں پرسوں جب آپ نے وہ گندی حرکتیں کرنی تھیں تب تو آپ نے کہا تھا یہ محبت کی شروعات ہو سکتی ہے" وہ اسکی باقائدہ اسی لہجے میں نقل اتار رہی تھی

کہاں ہے محبت" وہ بھڑکی

بالاج کے تو چھکے چھٹوا چکی تھی۔وہ لڑکی

زاویر بھائی نے تھیلے بھر بھر کر شاپنگ کرائی ہے عیشاء کو اور مجھے یقین ہے وہ عید پر سے سرپرائز دیں گے زائمہ کو شازین بھائی نے گولڈ کی چین اپنے نیم کی دلوائی۔اپکو ۔۔۔۔ علم بھی ہے وہ اسے وہیں پہنا چکے تھے

اسکو محبت کہتے ہیں نہ کہ وہ جو آپ گندی حرکتوں کے وقت محبت محبت چلتے ہیں

" ویسے بات کر لو کھانے کو دوڑتے ہیں

"اور ایک بات بتائیں

وہ بیڈ پر چڑھ گئی بالاج اسکے سامنے کھڑا تھا اب وہ اسے جھک کر دیکھ رہی تھی بالاج

۔۔۔ کو تو سانس خشک ہو گیا

۔ کیا چیز تھی وہ

" آپ نے کہا شکل دیکھی ہے تم نے اپنی

۔۔ آپ اپ نے مجھے کہا یہ " وہ چلا اٹھی

ایم سوری ایم سوری حیات خدا کے لیے مجھے معاف کر دو یار " وہ ہاتھ جوڑ گیا جبکہ

۔ وہ اپنے نکھرے میں کھڑی تھی

۔۔ سوری " وہ کان پکڑ گیا

۔۔۔ اسنے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا

" سزا ہے آپکی اسکے بعد سوچوں گی معافی کا

کیا چاہیے اب تمھیں

بیٹھ جائیں بیٹھ جائیں

تھک جائیں گے اپنی سزا سن کر " وہ دھپ سے بیٹھی بالاج بیوقوفوں کیطرح چیئر

۔ کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھ گیا

" ہاں تو سب سے پہلے میری عیدی بلکل سیم ویسے ہی ہو گی جیسے میں نے کہا

یار ایک لاکھ میں مان جاو" وہ بے چارگی سے بولا

ٹھیک ہے میں جاوں پھر" اسکے نکھرے اروج پر تھے بالاج نے گھیرہ سانس بھرا

آگے بتاوو وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتا پوچھنے لگا

۔۔ ہاں تو یہ ساری باتیں ایک طرف

"سب سے اہم سزا آپکی یہ ہے کہ تائی جان کے سامنے آپ نے مجھے ائی لو یو کہنا ہے

واٹ" بالاج کھڑا ہو گیا

وہ آرام سے بیٹھی تھی

نیورا تنی بے حیائی دماغ تو نہیں خراب تمھارا" وہ سر تھام گیا

بیوی ہوں میں اپکی" اسنے جیسے یاد دلایا

"ہاں تو یہ حرکتیں بند کمرے میں اچھی لگتی ہیں دنیا کے سامنے نہیں

واہ صدقے بند کمرے میں جذباتی رومانس باہر گھورا گھاری یاد رکھیے گا بالاج میں نے

"بھرے لاونج میں رولا ڈال دینا ہے پھر کر لیجیے گا جو دل کرے

وہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی بالاج میں اتنی بھی ہمت نہ رہی اسے روکے اس سے کوئی بات کرے وہ اسے اتنے سے پٹاخے کے اندر سے نکلتے بم کیسے پاگلوں کیطرح سن رہا تھا ۔

۔۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا

جبکہ اسکی پیشانی الگ تر تھی۔۔ حیران تھا وہ یہ کیا بلا تھی

۔۔۔ گھر میں افطار کے بعد عجیب گھما گھمی سی مچ گئی تھی

زاویر نے سفید کرتا پہنا اور داد جان کے پاس چاند رات کی مبارک بعد دینے پہنچ گیا سب سے پہلے وہ ہی ملا تھا۔ جبکہ داد جان چاند رات پر بچوں کیطرح خوش ہو جاتے تھے سوائے رخشندہ کے باقی سب موجود تھے رفتہ رفتہ سارے لڑکے تیار ہو کر

۔۔۔ انکے پاس جمع ہو چکے تھے

۔۔۔ جبکہ۔۔ وہ سب سے ملے تھے

اور زاویر باپ کیطرف مڑا وہ اسے سنجیدگی سے دیکھ رہے تھے ایک آنکھ دبا کر وہ دونوں کان پکڑ گیا

معافی چاہتا ہوں یارا" وہ بولا اور انکے سینے سے لگ گیا

وہ بھی اسکو سینے سے لگا گئے

خبردار جو آج کے بعد اپنی من مانی کی تمھیں جو بھی چاہیے مجھ سے مانگا کرو میں " پوری نہ کروں تو بات کیا کرو کہ تمھارا باپ تمھارے لیے کچھ کر نہیں سکا

وہ بولے تو زاویر نے سر ہلایا

اور اتنی دیر میں لڑکیاں بھی اندر داخل ہوئیں

اپنی من پسند خوشبو اور سفید ہی جوڑے میں عیشاء کو رچا بسا دیکھ اسکا دل عجیب سروں پر دھڑک اٹھا

وہ داد جان سے ملے تھے شازین نے زائمہ کو گھورا کہ اسکے ساتھ ٹوئنیگ کیوں نہیں کی --

جبکہ عیشاء اور زاویر بلکل الگ ہی لگ رہے تھے عیشاء کا تو چہرہ ہی سرخ ہو گیا تھا البتہ زاویر کی خوشی کی انتہا نہیں تھی

دوسری طرف حیات بھی تلملا رہی تھی

وہ داد جان سے ملیں اور مڑیں تو ان تینوں پر بھی نگاہ گئی ہر نگاہ میں الگ ہی بات تھی

۔۔ مسکراتے لب۔۔۔خوشی سے بھرپور چہرے

۔۔ جیسے سب چاند کیطرح کھل رہے تھے

جیسے چاند بڑی خوبصورتی سے آسمان پر آب وتاب سے چمک رہا تھا

۔۔ نائمہ اور عالیہ نے میٹھا بنایا تھا سب نے وہ میٹھا کھایا

۔۔۔ تب تک وہ چاروں شرافت سے بیٹھے رہے

اور باتیں شاتیں چل نکلیں

۔۔ زاویر نے کچھ بے چینی سے پہلو بدلا اور عیشاء کو ایک مسیج سینڈ کیا

اچانک اس ماحول میں مسیج کی ٹون بجی عیشاء نے موبائل اٹھایا ان دونوں کے پاس

ایک دوسرے کا نمبر ضرور تھا لیکن کبھی انھوں نے ایک دوسرے کو مسیج نہیں کیا

تھا عیشاء تو نفرت میں نہ کر سکی اور جبکہ زاویر اپنے شرمندگی میں

" چھت پر چلو ایک ساتھ چاند دیکھتے ہیں

اسنے مسیج پڑھا چہرے پر گلال کھیلے۔۔

اور وہ موبائل رکھ گئی

زاویر البتہ وہاں سے اٹھ گیا

اور اسنے اٹھتے ہوئے آنکھ کا اشارہ کیا لیکن

۔۔۔۔ وہ کیسے سب کے بیچ سے اٹھتی

جبکہ زاویر چھت پر آ گیا

اسنے مسکرا کر آسمان کی جانب دیکھا

۔۔ اسنے سوچا نہیں تھا وہ اسے منا لے گا اور انکی زندگی اتنی پر سکون لگنے لگے گی

اچانک پیچھے کسی کھٹکے کے احساس سے وہ پلٹا تو وہ کچھ اندھیرے میں جھجھک سی کھڑی

۔۔۔ تھی

۔۔ وہ اسے آنکھوں میں اتار لیتا اتنی ہی حسین لگ رہی تھی وہ

زاویر نے گجرے نکالے اور آگے بڑھا اسکی جانب

اور اسکا ہاتھ تھام لیا اسکے ہاتھ میں ہلکی سی لرزش تھی نیچے اب بھی بولنے کی قہقہوں

۔۔ کی آوازیں ارہی تھیں

۔۔۔۔ جبکہ اوپر دو دل مل رہے تھے

۔۔ ہلکی ہلکی ملاقاتیں ہو رہی تھیں

وہ اسے آسمان کے نیچے لے ایا

۔۔ لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی

پھولوں کی خوشبو محبت کی بھنی بھنی مہک ماحول میں محسوس کی جاسکتی تھی

۔۔ اسنے عیشاء کا چہرہ اونچا کیا

۔۔ اور اہستگی سے جھک کر اسکے گال پر لب رکھ گیا

عیشاء اپنی بھنویں سکیڑتی گھبرا کر حلق میں سانس اتارا گئ جبکہ وہ آنکھیں بند کیا

اسکے گال پر ہونٹ رکھے کھڑا

تھا

۔۔ عیشاء خود ہی دو قدموں کے فاصلے پر ہوئ اور

پلٹنے لگی

"کہاں جارہی ہو

۔۔ ن۔نیچے" اسنے اس سے اپنا پلو چھڑوانا چاہا

کیوں آج میری اور تمھاری رات ہے رات کی ابتدا جلدی ہو یا بادیر کام تو ایک ہی

"ہو گا اور وہ بے پناہ تمھیں چاہنے کا ہے

اسنے پیچھے سے اسے اپنی بانہوں کے ہلکے میں بھرااور اسکے ہاتھوں میں گجرے پہنا

۔ دیے

جن کی مہک پر سانس کے ساتھ اندر اتر رہی تھی

استغفر اللہ استغفر اللہ شیطان نے کافی سپیڈ سے آزادی قبول کی ہے خیر میں نے

بس گجرے دیکھے ہیں اور کچھ نہیں دیکھا" شازین بالاج ماہر حیات اور زائمہ سب

ہی اوپر اگئے تھے عیشاء کا رنگ پھیکا پڑ گیا آپ نے بھای کو دیکھ کر لیکن وہ مسکرا رہا تھا

۔۔۔۔۔

۔۔۔ اس دن بھی کچھ نہیں بولا تھا

لیکن وہ پھر بھی شرمندہ ہوئی تھی

چلو تمھاری شفٹ پوری ہو گی اب میری اور میرے زائمہ کی چاند دیکھنے کی باری

"ہے

۔۔ شازین نے ان سب کو دفع ہو جانے کا کہا

جبکہ زاویر نے دانت پیس کر دیکھا تھا سب کو

" اس گھر میں تین ٹیرس ہیں تم لوگ کہیں بھی دفع ہو سکتے تھے

وہ بھڑکا

" نہیں جو یہاں کا نظارہ تھا وہ کہیں اور تھوڑی ملتا ہمیں

بالاج ماہر اور شازین ایک ساتھ بولے تھے جبکہ زاویر ہاتھ اٹھاتا۔۔ سرد سانس کھینچ کر رہ گیا

۔۔ دفع ہو جاو منحوسوں" وہ بھڑکا

کیوں اچھا سنیں ابھی ہم باہر چلتے ہیں داد جان نے پیسے دیے چاندرات کے " حیات نے پیسے دیکھائے وہ سب آنکھیں نکالے اس سخاوت کو دیکھنے لگے

۔ یہ داد جان اتنے امیر کب ہوئے" وہ حیران تھے

اور کرارے نوٹ دیکھ کر۔ سب ہی خوش ہو گئے تھے وہ لوگ سر ہلاتے سب نیچے

۔۔ اترے جبکہ اچانک حیات کا پلو کسی نے جکڑا

اور وہ مڑی۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

۔۔۔ بالاج اسکے کان کے نزدیک جھکا

چلو چاندرات پر تمھیں چوڑیاں دلاو" بالاج نے کہا تو حیات کے لبوں پر گھیری

۔۔ مسکان ٹھہر گئ

بالاج اسکی مسکراہٹ دیکھ کر مسکرایا

"پہلے میری عیدی کا انتظام کریں

وہ اسے ٹھونگا مارتی تیزی سے نیچے اتر گئ

"لگتا ہے تم بکھاری بناؤ گی مجھے

وہ بڑبڑایا۔۔اور وہ سب ہنستے مسکراتے گھر سے باہر نکل گئے

مہندی اسکے ہاتھوں پر سجی تھی۔۔اور زاویر نے اتنی زیادہ مہندی لگوادی تھی اسکے

۔۔۔ ہاتھ پر

۔۔۔ عیشاء نفی میں سر ہلاتی

۔۔ اپنے روم میں جا رہی تھی

۔ کہ عالیہ نے اسے روکا

" عیشاء بیٹا۔۔۔آپ زاویر کے روم میں جاو

انکی بات پر وہ پریشان سی صورت بنا کر انھیں دیکھنے لگی

"لیکن چچی مما غصہ ہوں گی

" کچھ نہیں ہوتا انشاءاللہ اللہ سب بہتر کر دے گا تم اپنی زندگی کی شروعات کرو

۔۔ عالیہ نے مسکرا کر کہا وہ اب بھی گھبرا رہی تھی

"دیکھو بیوقوف تمھارے کمرے میں جھانک رہا ہے

۔۔ عالیہ نے اسے دور سے دیکھایا

عیشاء اسکے جھانکنے پر بے ساختہ ہنس پڑی

۔۔۔۔ اور زاویر اسکی ہنسی کی کھنکھاہٹ پر پلٹا

"ہاں جی کہاں جھانکا جا رہا ہے

۔ وہ سب بھی کسی جن کیطرح حاضر ہو گئے تھے

میں کہیں بھی نہیں میں تو بس یہ دے رہا تھا میری گاڑی میں وہ اپنا رومال بھول گئ تھی" وہ بولا جبکہ سب کی اووووو نکلی

ویسے یہ رومال عیشاء کا نہیں ہے" زائمہ نے اپنے بھائ کے ہاتھ سے رومال کھینچا

۔۔۔

عیشاء مسکراہٹ ضبط کیے کھڑی تھی

ہاں عیشاء رومال کب استعمال کرتی ہے۔" حیات نے بھی گھورا

وہ۔۔یہ" زاویر ایکدم جیسے گھبرایا اس سے پہلے وہ قہقہہ لگاتے عیشاء نے آگے بڑھ کر رومال پکڑ لیا

"یہ میرا ہی ہے۔۔۔میں واقعی گاڑی میں بھول گئی تھی

۔ وہ اہستگی سے بولی جبکہ سب نے تالیاں پیٹ ڈالی

یہ تو ان کی چونچیں لڑنے کو تیار نہیں تھیں اور اب چونچیں الگ نہیں ہو رہی"

۔۔ ایک حیات کی گوہر افشانی تھی بالاج نے اسکے سر پر چپت ماری

" تمھاری زبان نہیں بند ہوتی

وہ گھور کر بولا

میں نے تو سچ ہی کہا ہے" وہ منمنائی

جبکہ عالیہ نفی میں سر ہلانے لگی

"بس بہت بے حیا ہو گئی ہے یہ لڑکی

۔۔ وہ سب بولے

"اچھا چھوڑو چھوٹی سی دروازہ رکائی کی رسم نہ ہو جائے

ماہر نے ائی بروا چکائی اور سب چلا اٹھے کہ ہاں یہ بلکل ٹھیک سوچا تھا اسنے

۔ اور عالیہ نائمہ سمیت اسے زاویر کے کمرے میں لے ائ جبکہ

۔۔ اسکے دل میں بار بار ماں کا خیال ارہا تھا

۔۔ لیکن وہ اچھے وقت کی تمنا کرتی اس خیال کو جھٹک دیتی

جبکہ باہر ان سب نے زاویر سے بہت پیسہ لوٹ لیا تھا اور وہ بھی۔۔ سکون سے لٹا رہا تھا

آج اسکی زندگی کی سب سے خوش بخت رات تھی وہ کیسے۔۔نہ اسپر سب وار دیتا

۔۔۔ باہر سناٹا چھا گیا تو

کچھ دیر وہ اسکی تصویر کو دیکھتی رہی جو سائیڈ ٹیبل پر پڑی تھی اسنے کبھی یہ لمہہ سوچا بھی نہیں تھا اور اب وہ اس لمہے میں بیٹھی شرما رہی تھی

بیڈ روم میں ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔رات کی مدھم روشنی کھڑکی سے اندر آرہی تھی،اور پردے ہلکی سی ہوا میں مدھم لہرا رہے تھے۔

۔۔ اچانک دروازے کی کھٹ پٹ سے وہ چونکی

زاویر اندر داخل ہوا دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا۔۔۔وہ جھوم گیا تھا اسے اپنے بیڈ ۔۔ پر دیکھ کر

زاویر بیڈ کے کنارے بیٹھا، گہری نظروں سے عیشاء کو دیکھنے لگا۔عیشاء کے لمبے بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے،اور اس کی آنکھوں میں ایک خوابیدہ سی چمک تھی۔

زاویر نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھاما،اور اس کی نرم انگلیوں پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا۔اور اسکی مہندی کی مہک میں وہ کھو سا گیا

"تمہیں پتا ہے، جب بھی میں تمہیں دیکھتا ہوں، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے دنیا تھم سی گئی ہو،" زاویر کی سرگوشی عیشاء کے دل میں اتر گئی۔

عیشاء نے مسکرا کر نظریں جھکا لیں اسکے پاس کہنے کے لیے الفاظ نہیں تھے

زاویر نے آہستہ سے اس کی ٹھوڑی کو چھوا اور اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔

"کبھی مجھ سے خفا مت ہونا عیشاء کیونکہ تم میرے ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہو۔

عیشاء کی آنکھوں میں ایک نرم سی چمک اتر آئی۔زاویر نے نرمی سے اس کے بالوں کو پیچھے کیا اور اس کے رخسار پر اپنی انگلیاں پھیریں۔دونوں کے درمیان خاموشی کے لمحے محبت سے بھرپور تھے

عیشاء کو اپنی ماں کی فکر تھی اسنے سر اٹھا کر زاویر کی جانب دیکھا

"مجھے ڈر لگ رہا ہے مما یہ سب قبول نہیں کریں گی

ہے" وہ دونوں ہتھیلیوں میں اسکا چہرہ بھر گیا۔۔۔میں منالوں گا تمھاری محبت میں

۔۔ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں کچھ بھی

" تم فکر مت کرو

اسنے کہا اسکا تپش زدہ لہجہ واضح کر رہا تھا کہ جو وہ کہہ رہا ہے سب سچ کہہ رہا ہے۔۔۔

وہ سر ہلا گئی اُس کی نظریں عیشاء کے وجود پر جمی ہوئی تھیں۔وہ آہستہ سے اٹھا اور اس

کے قریب آ کر اس کی کمر کے گرد بازو ڈال دیے۔عیشاء کی سانسیں مدھم ہو گئیں،

جب زاویر نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی،"تمہاری خوشبو مجھے دیوانہ کر

"رہی ہے۔

عیشاء نے نرمی سے آنکھیں بند کر لیں، جبکہ لب گھبراہٹ سے کپکپا رہے تھے اور

زاویر کو یہ ہی چیز اب بے چین کر رہی تھی۔جب زاویر نے اس کے بالوں کو ہلکے

سے پیچھے کیا اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیے۔

بڑی اہستگی سے ان لبوں کو حرکت دی تھی اور جتنی سستی سے دی تھی اتنا ہی عیشاء کی سانسیں الجھ رہیں تھیں عیشاء کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔اس کے ہاتھ زاویر کے سینے پر جا ٹکے، مہندی کا ہلکا سا رنگ اسکی قمیض کو داغدار کر گیا۔ جیسے وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہو۔زاویر نے اس کی کمر پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے اور قریب کر لیا۔

زاویر..." عیشاء نے مدھم سی سرگوشی کی، جیسے کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔زاویر" نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور آہستہ سے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔"تمہاری ہر ادا میرے دل کی دھڑکن تیز کر دیتی ہے،" اس کی آواز میں خمار تھا۔

عیشاء نے خود کو زاویر کے لمس میں کھو جانے دیا۔زاویر نے اسے بیڈ کی طرف کھینچ ،لیا

۔ عیشاء کا چہرہ جیسے زرد ہو گیا

وہ انکھیں جھپکتی اسے دیکھنے لگی جبکہ زاویر نے اپنا کرتا اتار دیا

مجھے یقین ہے تم میرا سفید کرتا برباد کر دو گی" وہ ہنسا

۔۔ عیشاء شرم سے دھوری ہوتی نگاہیں بچانے لگی تھی

زاویر نے ایک گھیرہ سانس بھرا

اب جینٹل مین پن ختم کرتے ہیں مس عیشاء زاویر اور زرا ضرورت سے زیادہ

۔۔ " شدتوں کے لیے تیار ہو جاو

وہ بولا جبکہ عیشاء سانس روکے اسے دیکھنے لگی زاویر نے اسکے شانوں پر ہلکا سا دباو دیا

۔۔ ۔۔اور عیشا پیچھے کی جانب تکیے پر گیری

۔۔۔ اور زاویر نے اسکی گردن میں بازو ڈالے اور اسکے ہونٹوں پر وہ جھکا

اور اپنی شدتوں سے اسے ہلکان کرنے لگا زاویر کے ہاتھ جابجا اسکے وجود پر اپنے

۔۔ نشان چھوڑتے جا رہے تھے

۔ عیشاء کا لباس بے ربط سا ہوتا گیا

زاویر کے انداز میں جنون سا بڑھتا چلا گیا۔۔جذبات کی شدت ان کے درمیان

ایک لہر کی مانند دوڑ گئی۔رات کا ہر لمحہ ان کے دلوں کی دھڑکنوں سے جُڑا جا رہا تھا،

اور بیڈ روم کی خاموشی ان کے جذبات کی تپش میں مزید گہری ہو گئی تھی

"نکل آؤ نکل آؤ اپنے کمروں سے عید کی نماز بھی کیا عشاء میں پڑھو گے

داداجان کی بھڑکتی ہوئی آواز ان چاروں کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔عیشاء اسے کافی دیر سے جاگا رہی تھی لیکن وہ تو بے ہوشوں کیطرح پڑا تھا اور اب اس آواز پر اٹھا تھا

عیشاء کو اپنے سامنے دیکھ کر دل باغ باغ ہوا تھا ایک لمحے میں اٹھ کر اسنے بھرپور جذباتی انداز کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکے دونوں گال چوم ڈالے ۔۔

زاویر داداجان اب یہاں آجائیں گے" وہ اس سے دور ہوتے ہوئے۔۔بولی ۔۔۔زاویر جبکہ اسکے اس جذباتی مظاہرے پر چکرا الگ گئی تھی

" یہ ہی تو ڈر ہے ورنہ اج تمھارے پہلو سے مجھے کوئی مائی کا لال نکال نہیں سکتا تھا زاویر مر گئے ہو" اچانک امان صاحب کی آواز پر اسنے اسے بے اوسان واشروم کی طرف بھاگتے دیکھا تھا

عیشاء منہ پر ہاتھ رکھتی ہنستی چلی گئی اور کچھ جھجھکتے ہوئے دروازہ کھول گئی ۔۔۔

عید مبارک چچا جان" اسنے کہا تو امان صاحب زندگی میں پہلی بار شرمندہ ہوئے "
تھے کنوارے بیٹے کے کمرے کا دروازہ بجانے اور شادی شدہ بیٹے کے کمرے کا

۔۔۔۔ دروازہ بجانے

میں ہمیشہ فرق ہوتا ہے انھیں علم نہیں تھا عیشاء بھی یہیں ہے کچھ خفیف سے ہوتے
اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ سر ہلاتے وہاں سے ہٹ گئے جبکہ عیشاء خود شرمائی شرمائی

۔۔۔ سی نیچے اگئی عالیہ نائمہ زائمہ اور حیات سے عید ملی

اسپیشل عید مبارک ہو" حیات نے مزے سے کھیر کھاتے انکھ دباتے ہوئے کہا تو

۔۔۔۔ عیشاء کا دل سا دھڑکا

"بس اس لڑکی کا منہ نہیں بند ہو سکتا جو دل میں آئے گا بولے گی

"مما میں بڑی ہو چکی ہوں

ہاں میری ماں بن جاو" وہ بھڑکیں

عید کے دن بھی ڈانٹ رہی ہیں" وہ نہ دیکھتے آنسو صاف کرتے بولی

۔۔ اب دادا جان کا صبر جواب دے چکا تھا

انھوں نے زاویر کو دیکھا جو بنا بال بنائے ہی بھاگتا ہوا آیا تھا اسکے پیچھے شازین بھی تھا ۔۔ ماہر اور بالاج اچھے بچوں کی طرح تیار ہو کر ان سب کے پہلو میں کھڑے تھے

پوچھتا ہوں آکر تم لوگوں کو تمھارے جسموں پر بہت چربیاں چڑھ گئیں ہیں

مولوی تمھارے باپ کا ملازم ہے جو انتظار کرے تم جا کر مسجد میں دس منٹ خطبہ " نہیں سن سکتے

داداجان کی بس لاٹھی گھوم کر انکی کمروں پر پڑنی رہ گئی تھی

زاویر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور باہر نکل گیا جبکہ ۔۔پورے راستے داداجان بڑبڑائے تھے

شازین اور زاویر سر جھکائے چلتے رہے جبکہ ان دونوں کی مسکراہٹیں دیکھنے لائق ۔۔۔۔ تھیں جیسے گلال کھل رہے ہوں لبوں میں

داداجان جب ساری ساری رات نہیں سوئے گے تو یہ ہی ہو گا نہ " ماہر نے تیلی لگائی ۔

ہاں جاگو ساری رات جاگ کر بے حیائی دیکھو " وہ بھڑکے

داداجان بے حیائی کرنے کے بارے میں اپکا کیا خیال ہے" ماہر بولا جبکہ داداجان نے اسے گھورا تو وہ سٹپٹا کر دور ہوا۔۔زاویر مٹھیاں بھینچ گیا جبکہ شازین کچھ نہ کر کے بھی پھسا تھا

بالاج تو منہ دبائے جلدی سے مسجد میں داخل ہو گیا جبکہ زاویر نے پورے منہ پر ہاتھ پھیرہ تھا بخشنے والا نہیں تھا وہ اسے ۔۔۔۔

وہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے جماعت تیار کھڑی تھی اور۔۔سب نماز کی ادائیگی کرنے لگے ۔۔۔۔

نماز کی ادائیگی کرنے کے بعد وہ سب ایک دوسرے سے عید ملے تھے ملن والا تہوار تھا یہ خوشیوں سے بھرپور ۔۔۔

سب کی مسکراہٹ گھیری ہو گئ ۔۔

داداجان ان چاروں کو مولانہ ریاض کے پاس لے آئے

عید ملو" وہ گھور کر بولے جبکہ بنا جھجھکے ان چاروں نے اس مولانہ کو جھپی ڈالی تھی

تجھے پیسے دیے تھے چونچ بند رکھنے کے لیکن تو نے ہماری پیٹھ میں چھڑا گھونپا ۔۔۔

تیری تو عید بنتی ہے" وہ چاروں اسکے گلے کا جوہار بنے اور چاروں نے جب گرفت

۔۔ ڈالی مولانہ ریاض کی تو آنتیں آنتوں سے جا چپکی

ارے ہٹو کم بختوں" وہ سٹپٹا کر بولے

۔ دادا جان نے گھور کر دیکھا تو وہ سب الگ ہوئے

عید مبارک جھک جھک کر چاروں نے عید مبارک کہا تو مولانہ تو ان سے ڈر ہی گیا

۔۔ اور دادا جان ضبط سے مٹھیاں بھینچتے رہ گئے

وہ لوگ باہر نکلے تو دادا جان اور انکے باپ سوسائیٹی کے ہر بوڑھے سے عید مل رہے

تھے وہ بھی ایسے جیسے اووو ہووو بچپن کے بچھڑے ہوں جبکہ وہ تو بھاگ کر اپنی

۔۔ بیگموں سے ملنے کے خواہش مند تھے

۔۔ لیکن انھیں ان سب کی وجہ سے رکنا پڑ رہا تھا

۔۔۔ بمشکل تمام پانچ منٹ کا سفر پانچ سال میں طے کر کے وہ آئے تو

ابھی مزید امتحان باقی تھا

جہاں انکی بیویوں کو انکے سینوں میں ٹھنڈک ڈالنی چاہیے تھی وہاں وہ دادا جان سے

۔ مل رہی تھیں وہ ایک سائیڈ پر کھڑے تھے

اوو میرے بچے میری پیاری پیاری گڑیاں اتنے پیارے کپڑے بھئی واہ۔۔ بھئی واہ

"

داداجان ان تینوں کی تعریف کرتے ہوئے بولے انکا انداز ایسا ہی تھا وہ ان تینوں کو

۔۔۔ ایسے ہی ٹریٹ کرتے تھے

چچا اور چچیاں سے بھی وہ ملے اور زاویر نے نائمہ کو پیچھے سے جھپی ڈال لی

سوری ماں" وہ لاڈ سے بولا

ناراض نہیں ہوں تم سے میں" وہ اسکی پیشانی چوم گئ

تمھاری خوشی چاہتی ہوں دائمی خوشی" وہ پیار سے بولیں

۔۔ اور ملنے ملانے کا چکر ختم ہوا تو عید کی جلدی پڑ گئ تھی ان تینوں کو

یہ ہمارے سے نہیں ملیں گی" بالاج نے زاویر کے کان میں کہا

اٹھا کر اوپر لے جا اچھے سے مل لیو" زاویر سکون سے بولا

" کیونکہ میں تو یہ ہی ارادہ رکھتا ہوں

۔۔ کمینا تو ہے میں نہیں" بالاج نے گھورا وہ شانے اچکا گیا جبکہ

وہ تینوں داداجان سے لڑ رہی تھیں

داداجان نے انھیں کرارے پانچ پانچ ہزار کے نوٹ نکال کر۔۔۔دو دو نوٹ سب کے ہاتھوں میں تھما دیے ۔

پھر اپنی بہوؤں کے ہاتھوں میں دیے پھر بیٹوں کے اور جب ان چار معصوم شکلوں کی باری آئی تو ریٹ غیر گیا مارکیٹ کریش کر گئ

اور سیدھا پچاس کی گدی نکلی

جس میں سے ایک نوٹ بالاج کو ایک زاویر کو ایک شازین کو اور انکا بس چلتا تو آدھا ماہر کو دیتے لیکن عید کا لحاظ رکھ لیا

نکلو اب سیدھی شرافت سے" وہ بولے وہ سب اپنے ہاتھوں میں پچاس پچاس کے نوٹ دیکھ کر دنگ تھے داداجان نے مسکراہٹ دبالی

کافی تو ہیں اور کتنے چاہیے" امان چچا بولے تو وہ جیب میں پیسے ڈال گئے

۔۔ پاپڑ کھانے چلتے ہیں اجاو" شازین نے کہا

سنبھال کر رکھ لینا شازین بھائی

کل بھی کھانے ہیں آپ نے" حیات ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے بولی

اے خاتون اپنی زبان شریف بند کر لیجیے ورنہ میری حد کا پیمانہ لبریز ہوا نہ

۔۔۔۔۔" وہ ہاتھ دیکھاتا بولا

تو چپل منہ پر پڑے گی" ذیشان نے فقرہ پورا کی

بھائی میں لاوارث ہوں یتیم خانے سے آیا ہوں

تبھی یہ پچاس کا دہرایا ہوا ہے میرے ساتھ" شازین تو بل کھا کر بولا

کافی ہیں بس اتنے ہی" امان بھی بولے

پچاس ایک اور ہی دے دیتے دادا جان" بالاج منمنایا

۔۔ مگر بے سود ان تینوں کی کھلکھلاہٹ ہی الگ تھی

۔۔ اور دادا جان کو تو مزا ہی یوں ہی آتا تھا جب وہ ان چاروں کا خون پی جاتے تھے

۔۔ منہ بنا بنا کر وہ چاروں جگہ پر بیٹھ گئے

مجھے لگتا ہے مجھے نیند ارہی ہے" زاویر نے کچھ تھکے تھکے لہجے میں کہا

" ہاں بیٹا جاو کمرے میں آرام کرو

ایسے بھی کتنے آرام کرنے دادا جان کمرے میں گھسنے کا شوق ہے بس" ماہر تو بل کھا

گیا تھا۔۔ جبکہ ان تینوں نے اسے پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھا

بیٹھے رہو چپکے بن کر" داداجان بھی اسکی باتوں میں اگئے اور وہ خبیثوں والی ہنسی ہنسنے ۔۔۔ لگا۔۔وہ تینوں مکے بنائے ضبط سے بیٹھے رہے

۔۔ شرم جھجھک سی تھی

وہ اسے عید مبارک کیسے کہتی کب سے وہ ڈریسنگ روم میں تھی بار بار اپنے آپ کو دیکھتی اسکی محبت نے عجب رنگ سے بھر دیے تھے اسکے اندر اور دل تھا کہ قابو ۔ میں ہی نہ تھا

اگر اچھے سے خود کا معائنہ ہو گیا ہو تو تھوڑا بہت مجھے بھی کرنے دو" اچانک اسنے دروازہ کھولا اور کہا۔۔۔۔ایکدم عیشاء اچھل پڑی دل پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی

زاویر کی مسکراہٹ گھیری ہو گئ

۔۔ باہر اجاؤ" وہ کہہ کر پلٹ گیا اور عیشاء دل کی کیفیت کو سنبھالتی باہر نکل آئی

وہ باہر آئی تو وہ بیڈ پر کافی شاہی انداز میں بیٹھا تھا

۔۔ تو محترمہ جان زاویر

" ۔۔ دلبر اذرا اچھے سے انداز میں عید مبارک ہو جائے "

وہ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا بولا تھا اسنے لباس تبدیل کیا تھا سفید کی جگہ اب سیاہ پہنا ہوا تھا اور اس میں اسکی شادابی رنگت ایسے چمک رہی تھی پھر جھجھک اور

۔۔ گھبراہٹ

مل ملا کر ایک بار پھر جذبات کی جنگ اس کمرے میں چھیڑ جانے کے اندیشے تھے

۔۔۔

ع۔۔ عید مبارک ز۔۔زاویر" بڑی مشکل سے نگاہ جھکائے وہ بولی

یہ کیسا پھیکا بکواس ماہر کے منہ جیسا عید مبارک کہا ہے تم نے" وہ بولا عیشاء نے ہنسی ضبط کی وہ لوگ اب ماہر کے پیچھے پڑ گئے تھے بچارے بڑی مشکل سے جان چھڑوا کر

۔ یہاں تک ائے تھے

"پھر کیسے کہوں

قریب آؤ۔۔پاس اکر بیٹھو ذرا دل میں ٹھنڈک سی ائے" اسنے اسے اپنے پاس بلا لیا

وہ ذرا جھجھکتے ہوئے اسکے پاس بیٹھی

زاویر نے بلکل اپنے ساتھ اسکی جگہ بنائی تھی

۔۔ وہ دوپٹہ سمیٹتی اسکی نگاہوں کی تپش سے خائف ہوتی بیٹھ گئ

۔۔۔ بار بار بال کان کے پیچھے کرتی وہ جیسے تھک گئ تھی اس سے

ہائے" وہ جیسے بڑی مزے دار سانس بھر گیا تھا مسکراہٹ نے لبوں کو اور حسین کر

۔۔ دیا تھا

" چلو ذرا مجھے کس کرو پھر عید لے جاؤ

۔ اسنے پانچ پانچ ہزار کی تین کاپیاں نکالی تھیں

عیشاء نے فورا نفی کی مجھے نہیں چاہیے یہ کیسی شرط ہے" وہ بھاگنے کی کوشش

کرنے لگی

عید تو میں تمھیں دوگا اور وہ بھی اسی طرح ورنہ میرے ہنگامے کا تو تمھیں یقین ہے

"

اسنے اسکی کلائی پکڑی اور ایکدم موڑ دی عیشاء منہ بنا گئ

ز۔۔زاویرک۔۔کچھ کام مردوں پر ہی سوٹ کرتے ہیں" وہ آہستگی سے ممکنات

تھی

۔۔۔ کیوں عورتیں محنت نہیں کر سکتی" اسنے آنکھوں کو جان دار جنبش دی تھی

۔ عیشاء کی نگاہ جھک جھک جارہی تھی

" آپ اپ

میں بڑا ہوں پتہ ہے تم اپنے کام سے لگو" اسنے اسے اچانک خود پر کھینچا

عیشاء کو اسکے کلون کی خوشبو بہت اچھی لگی

"ز۔۔۔اویر

ہمم" وہ اسے سینے سے لگائے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا

" ایک بات کہوں

۔۔۔۔ وہ اپنی مسکراہٹ بار بار ہونٹوں کو کاٹتے ہوئے بند کر رہی تھی

۔۔ حکم۔" وہ تو جان بھی دے دیتا اسکے لیے

مجھے آپکے کلون کی خوشبو بہت اچھی لگتی تھی ہماری لڑائی سے پہلے بھی لگتی تو تھی

مگر غصہ آتا تھا" وہ لبوں پر ہاتھ رکھ گئ

۔ زاویر خوش سا ہو گیا

اور اپکو پتہ ہے" وہ آہستگی سے جیسے راز بتا رہی تھی زاویر نے کان اسکے لبوں کے

قریب کر لیے

صبح مجھ میں سے آپکی خوشبو رہی تھی" بہت مشکل سے اسنے یہ بات بولی تھی۔۔

جبکہ زاویر ہنس دیا اور پھر اسکے کان کے نزدیک جھکا

میں تمھیں روز صبح اسی احساس میں اٹھاؤ گا انھیں خوشبوؤں میں رچی بسی رہو گی تم

" وہ اسکی پیشانی چوم گیا

لیکن کوئی چالاکی نہیں عیشاء زاویر عیدی چاہیے تو وہ کرو جو کہا ہے" وہ بولا عیشاء

منہ بنا گئ

" آپکے چہرے پر بریڈز ہیں

تمھیں پسند نہیں" وہ آنکھیں نکال گیا

نہیں" وہ جان بوجھ کر بھانے بنا رہی تھی

۔۔ "دھاڑی کے بنا مرد مرد نہیں مرغا لگتا ہے

" مجھے مرغے پسند ہیں

تمھیں صرف زاویر پسند ہونا چاہیئے" اسنے اسکی کمر پر گرفت سخت کی وہ اسکے بازو

۔۔ میں پھنس ہی گئ

۔۔ چہرہ چہرے کے قریب تر ہو گیا

عیشاء نے سانس حلق میں اتارا اور وہ اسکے گال کے قریب بمشکل گئ تھی اور اس سے پہلے وہ اسکے گال پر اپنے ہونٹ رکھتی اور زاویر کا دل جیسے جھوم اٹھتا زاویر نے چہرہ سیدھا کیا ۔۔

اور عیشا کے نازک لب ازل جگہ پہنچ گئے جہاں زاویر چاہتا تھا باقی تو کام اسکا ہی تھا ۔۔

لیکن یہ احساس بڑا حسین تھا وہ پہلا لمس جو اس سے املا تھا کافی دلکش تھا ۔۔۔

اتنے نرم ہونٹ تھے اسکے کہ وہ کب کھانے لگا اسے خود ہوش نہ رہا عیشاء ذرا تلملا کر دور ہوئی اور اپنے ہونٹوں پر اپنی انگلیاں رکھ گئ ۔

خون کی لکیر سی پھوٹ نکلی تھی ۔

زاویر نے اپنے ہونٹوں پر اسے دیکھتے ہوئے ہاتھ پھیرا اور مسکرا دیا ۔۔

" یہ عید کی اچھی قیمت نہیں تھی میں جا رہی ہوں

" ایسے کیسے

" تھوڑی اور وصول کرنے دو

آآآ۔۔۔ن۔۔۔ نہیں زاویر" وہ رونے والی ہوئی

پلیز" وہ معصومیت سے بولا

۔۔۔۔۔ م۔۔ مگر" وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

۔۔ زاویر نے پھر اسے اپنی جانب کھینچا اور ایکدم اسپر آیا

۔۔ عیشاء کے گلے سے دوپٹہ نرمی سے نکال کر اسنے اپنے ہاتھ پر باندھ لیا

جب جب ہمارا ملن ہو گا اس اس دن ناسا کے ہیڈ آفس کی سیٹلائیٹ فون پر یہ پیغام گونجے گا

میشن کمپلیٹیٹ

"۔۔ نظام شمسی نے دو گمشدہ ستاروں نے ایک دوسرے کو پالیا ہے "

اسکے کان میں کہتے اسنے عیشاء کو شرمانے پر مجبور کر دیا

" دل تو اول روز سے تم میں پھنس گیا ہے اب کیا ادھر ادھر دیکھو

اسنے وہ تینوں گدیاں اسکے سرہانے رکھ دی

۔۔ سمجھ نہیں آیا کیا عید دوں۔۔ ہر چیز میں کمی لگ رہی تھی

پھر یہ سمجھ نہ ایا کہ تمھارے چوائس کے عین مطابق ہو گا کیا سب۔۔۔" وہ اسکے چہرے پر اپنی انگلیوں سے جیسے ایک مدہوشی کا احساس جاگتا اسے آہستہ آہستہ بتا رہا تھا

عیشاء حیران تھی وہ اتنا دیوانہ تھا

پھر تمہارے لیے ایک یہ پسند کیا میں نے مجھے امید ہے تمھیں اچھا لگے گا" اسنے ایک ڈائمنڈ پینڈیٹ اپنی جیب سے نکالا بس ایک ہیرا اس چین میں چمک رہا تھا

۔۔ نہایت خوبصورت تھی وہ

۔۔۔ زاویر نے وہ چین اسکے گلے میں ڈال دی عین دل پر جا پڑی تھی وہ چین

۔۔ بہت حسین لگ رہی ہو

خیر تم تو ہو ہی حسین لیکن جب ایسے ہوتی ہو اور بھی زیادہ لگتی ہو" وہ انکھ دباتا ذو معنی لہجے میں کہتا ہنسنے لگا تھا

جبکہ عیشاء اسکے کسرتی بازو پر تھپڑ مار گئ جبکہ زاویر جھکا اور بڑی چاہت سے اسنے اسکی

۔۔ سانسوں کو اپنی سانسوں کا قیدی بنا لیا تھا

اسکے ہر انداز میں وہ جذبات تھے جو عیشاء کے اندر بھی اتر رہے تھے

عیشاء نے پہلی بار اسکی گردن میں بازو ڈالے تھے زاویر کے انداز میں اور جوش اتار گیا ۔

زۓ۔زاویر" اپنے پھٹتے ہوئے بازو کو دنگ نظروں سے دیکھتے وہ اپنے پسندیدہ سوٹ کی تباہی دیکھتی چلائی "

کیوں چلا رہی ہو جوائنٹ فیملی ہے "

لیکن میرا ڈریس" وہ رونے کو ہوئی "

نیا دلا دوں گا" زاویر نے البتہ اپنے ہونٹ اسکے بازو پر رکھے

۔۔۔ عیشاء غم سے نڈھال ہی رہ گئ

وہ بالاج سے پہلے کمرے میں گھسی وہ تھی بالاج نے ایک نگاہ دیکھا اور گھیرہ سانس بھر کر اسے ایکسائٹڈ سا ہوتا دیکھنے لگا ۔۔۔

"میری عیدی دیں جلدی سے جلدی کریں

۔۔۔۔ اسنے بیڈ پر کھڑے ہوتے اسکے آگے ہاتھ پھیلا دیا

" ۔۔ بالاج نے پانچ لاکھ مرمر کر نکالے اور اسکی ہتھیلی پر سجا دیے

۔۔ حیات کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ خوشی سے جھومنے لگی بالاج مسکرادیا

بعض اوقات کسی کی خوشی ہی اتنی اہم ہوتی ہے کہ پیسے کا احساس میٹر نہیں رکھتا اور

۔۔۔۔ آج سے خوش دیکھ کر اسے محسوس ہو گیا تھا

۔۔ وہ لڑکی اسکے دل میں جگہ بنا چکی تھی

تھینکیو تھینکیو سو مچ۔۔بِلو آپ بیسٹ ہیں بہت سارا تھینکیو" وہ اسکے گلے لگ گئ

۔۔

بالاج نے آئی بروا چکا کر اسے دیکھا تھا ایکدم وہ دور ہوئی

اوپس سوری اوکے بائے" کہہ کر وہ وہاں سے جانے لگی

ایک منٹ" بالاج راستے میں حائل ہو گیا

۔۔۔ تمھیں عید مل گئ

۔۔ جی" وہ کرارے نوٹوں کی مہک اندر اتارتی بولی

اب میری عید" بالاج نے چیئر کھینچی اور چیئر پر بیٹھتا ہاتھ پھیلا گیا

حیات نے سختی انداز میں دو نوٹ نکال کر اسکی ہتھیلی پر جما دیے

احسان ان دو نوٹوں کا" وہ چیڑ گیا وہ کھلکھلا دی

آپ کو سارے نہیں دوں گی" وہ اپنے پیسے چھپاتی بولی

" ٹھیک ہے نہ دو۔۔ لیلن تم کچھ بھی دے سکتی ہو اسکے علاوہ

" آڈنر

وہ تو لوں گا اتنے پیسے آئے ہیں تمھارے پاس" وہ بولا تو حیات مان گئ

شاپنگ" وہ دماغ لڑا رہی تھی

نو نیڈ" وہ انکار کر گیا

اوکے میں اور آپ باہر چلیں گے میں لے کر چلوں گی" وہ جوش سے بولی

میں لے جاوں گا کوئی ضرورت نہیں اوور ہونے کی" وہ ڈپٹ گیا

پھر اپکو کیا چاہیے" وہ منہ بناتی بولی

" تم

میں تو آپکی ہی ہوں" اسنے کہا تو بالاج کھل کر مسکرایا

۔ میں جانتا ہوں تم میری ہو" وہ اٹھ کر اسکی پیشانی چوم گیا

۔۔۔۔ اسکی اس بات اور انداز نے جیسے دل میں سرسے بھر دیے تھے

لیکن مجھے تم مزید چاہیے ہو" اوراب اسکے لہجے کی تپش پر حیات کچھ کچھ سمجھنے لگی تھی ۔۔

۔ اسکا چہرہ سرخی مائل ہوا

۔۔۔ بالاج اسکے خاموش ہونے اور شرمانے پر مسکرادیا

" اسنے اسکے ہاتھ سے عیدی کھینچ لی

پہلے عید میں مناوگا پھر تم جہاں مرضی چلی جانا" اسنے وہ پیسے بیڈ پر پھینکے

۔ حیات کے ہاتھ کانپنے لگے

۔ ب۔۔الاج ممانے کہا تھا کھانے میں ہیلپ کرانا" وہ منمنائی کر بولی

نیچے ہزار لوگ ہیں جو کھانا بنوالیں گے " اسنے ایکدم اسے بازوں میں اٹھایا۔۔اور ٹیبل پر بیٹھادیا

" اپ

"شش

فلحال محسوس کرو" وہ اسکی گردن پر جھکا

وہ ہی احساس وہ ہی جذبات حیات اسکا کرتا مٹھیوں میں جکڑ گئی جبکہ بالاج نے اسکی گردن پر حسین کہانی سی بنادی

بڑے خوبصورت لگتے تھے اسے اسکی گردن پر یہ نشان جو وہ بناتا تھا کسی ارٹیسٹ کی طرح ۔۔۔۔

اسکے پیار کی آواز کمروں میں گونج رہی تھی۔۔انکے عکس آئینے میں بن رہے تھے

۔۔

۔۔ بالاج نے اسے گود میں بھر لیا اور دیوار سے لگا دیا

حیات بھی اسکے پاگل پن کا حصہ لگ رہی تھی اس وقت جو اسکی شدت کو سہہ رہی تھی بنا ایک لفظ بھی بولے۔۔۔بالاج نے اسکے ہونٹوں کو اسکے گالوں کو اپنے لمس سے معتر کر دیا ۔

بالاج نے اسکے ہاتھ اپنے کرتے کے بٹنوں پر رکھے حیات کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ واضح تھی لیکن اس وقت جو وہ چاہتا تھا وہ کر رہا تھا۔۔ ۔

۔۔۔ وقت سرکتا چلا گیا کمرے کی خاموشی ملن کی گواہ تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زائمہ کچن میں ہیلپ کرا رہی تھی۔۔۔کہ عالیہ ابھی کمرے میں آ گئ تھی اور نائمہ باہر سبزیاں بیٹھی تھی وہ کچن کے پچھلے دروازے میں سے داخل ہوا تھا اور ایک سیٹی بجائی "

۔۔ زائمہ کا دل سا کانپا

شازین" وہ بے آواز بولی

عید مبارک میری جان" شازین نے اسے انگلی کے اشارے سے اپنے پس بلایا " تھا

۔ لیکن مما باہر بیٹھی ہیں" وہ بہت آہستہ بولتی اسکے پاس چلی گئ

تو پھر میں کیا کروں میرا ابھی نکاح کرنا چاہیے تھا ان ظالموں کو میں بھی بناتا عید یار کے سنگ "

آپ جائیں" وہ ڈر رہی تھی

میں نہ چچی کے پاس چلا جاوں گا" وہ بھڑکا

اچ۔۔اچھا س۔۔سوری" وہ معذرت فورا ہی کر گئ

چلو دوپٹہ ہٹاو "

۔۔۔ شازین" وہ چلا ہی نہ سکی تھی بس

اپنی چیزوں پر ڈاکہ نہیں ڈالتے۔۔علم ہے مجھے" اسنے گھور کر اسے دیکھا اور زائمہ ہلکا سا مسکرائی

لیکن یہ تمھیں میں ہی پہناؤ گا" اسنے ایک گولڈ چین نکالی اور اسکے گلے میں نرمی سے پہنا دی ۔

دل تو باغی ہوا تھا لیکن وہ بغاوت کر نہیں سکتا تھا وہ ساری کی ساری اسکی تھی بغاوت کیسی ۔۔

اسنے ہاتھ کھینچے اور ڈالر زا سکی جانب بڑھائے۔

۔۔ میری عیدی" وہ خوش ہو گئی شازین بھی مسکرا دیا "

ہو گیا ہو تو اندر آجاؤ میں" عالیہ کی آواز پر زائمہ تو چکرا گئی جبکہ شازین شیلف پر بیٹھا تھا ۔۔۔

" جی آیئے۔۔۔اگر نکاح کرا نا دیتے تو کیا نقصان ہو جاتا

بے شرم منہ پھٹ کہیں کا ایک تو تمھاری بہن سے تنگ ہوں میں دوسرا تمھاری زبان کو لگام نہیں" عالیہ نے اسکے بازو پر تھپڑ لگایا اور زائمہ کو پیار کیا تھا

انشاءاللہ عید کے بعد" وہ بولی زائمہ شرما سی گئ

۔۔ شکر ہے" وہ سرد سانس کھینچتا بولا تھا

عالیہ نفی میں سر ہلانے لگی اور شازین نے کھیر کے دو چمچ لگائے اور تیسرا چمچ آدھا لے کر آدھا اسکی سمت بڑھا دیا۔۔

۔ جبکہ۔۔۔عالیہ ہانڈی پر جھکی ہوئی تھی

زائمہ نے اسے دور کرنا چاہا مگر۔۔شازین کہاں ہٹتا اور بلا خر اسے وہ چمچ جلدی سے لینا پڑا کہ کہیں چچی مڑ نہ جائیں

۔۔۔ چمچ لے کر وہ دوپٹہ سے ہونٹ صاف کر گئ

۔ شازین۔۔ مسکرا دیا اور اسے دیکھتے اسنے وہ چمچ اپنے منہ میں دبائی تھی

زائمہ نے رخ موڑ لیا

کیا کیا بنا رہے ہو مما" وہ ماں کے پاس آگیا جبکہ اسکا ہاتھ بھی دوسری طرف سے تھام لیا

بہت ساری ڈیشیز تمھاری پسند کی" وہ مسکرائی

ہممم آپکے ہاتھ کے کھانوں کی تو کیا ہی بات ہے دل کرتا ہے ہاتھ ہی چوم لوں" وہ

۔۔ کہہ ماں کو رہا تھا نگاہ اس پر تھی جو اپنا ہاتھ چھڑانے کی تگ ودو میں تھی

۔ عالیہ مسکرادی

دل کرتا ہے اپکو بھی اپنا کھانا بنالوں" وہ اسکے کان کے نزدیک بولا زائمہ سٹپٹا گئ

۔۔۔ آج اسکا دماغ گھوم گیا تھا شاید

چچی میں مما کی بات سن کرائی" وہ جلدی سے وہاں سے بھاگ گئ جبکہ شازین اسے

۔۔۔ جاتا ہوا دیکھنے لگا

اور پھر مسکرادیا

۔۔۔۔۔۔۔ اب اسنے اپنی ماں کو زچ کرنا تھا ہر چیز میں ہاتھ ڈال کر

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بالاج بیڈ پر لیپ ٹاپ کھولے کوئی ضروری کام کر رہا تھا اج درکشندہ نے واپس آنا تھا معلوم نہیں کیوں وہ فکر مند تھا حالانکہ عید کا دوسرا دن تھا جہاں سب خوشیاں منا رہے تھے وہیں وہ ذرا پریشان تھا معلوم نہیں وہ حیات کو ایکسپٹ کر بھی پاتی یہ نہیں

وہ کوشش کرتا کہ وہ مان جاتی لیکن ہر بار وہ انپر زبردستی کر کے اپنی ضد منوالیتا تھا وہ فکر مندی سے لیپ ٹاپ کی سکرین کو گھور رہا تھا۔

وہ کافی سنجیدہ نظر آرہا ہے دوسری طرف حیات جو کہ بور ہو رہی ہے مسلسل پہلو بدل رہی ہے کبھی تکیے سے کھیلتی کبھی آئینے میں خود کو دیکھتی وہ تیار ہوئی تھی اور آج اسکی توجہ ہی نہیں تھی کب سے لیپ ٹاپ کے اندر سے خزانہ نکال رہا تھا وہ جبکہ حیات کو لگ رہا تھا وہ کل سے زیادہ آج پیاری لگ رہی ہے ایسا کیوں تھا وہ آخر کار بالاج کی طرف متوجہ ہوئی

حیات بالاج آپکی زندگی میں کوئی رنگ ہی نہیں ہے بس کام، کام، اور کام حالانکہ آج عید ہے اپ پھر بھی مجھے نہیں دیکھ رہے "

عید ایک ہی دن کی ہوتی ہے حیات اور میں کچھ ضروری کام کر رہا ہوں ویسے بھی سب ابھی ریسٹ کر رہے ہیں شام تک مما اجائیں گی پھر کہیں چلنے کا پلین بنالیں گے وہ بغیر اسکیطرف دیکھے بولا

آپکی زندگی میں کوئی رنگ نہیں بور بوڑھے " وہ منہ بنا کر اسکے پاس بیٹھ گئ

رنگ کتابوں اور لیپ ٹاپ کی اسکرین میں بھی ہوتے ہیں تمہیں دیکھنے کا ڈھنگ نہیں آتا" حیات بے ساختہ ہنس دی ۔

اوہ بہت گہری بات کی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ اپکو اصل دنیا کے رنگوں کا تجربہ کرانا پڑے گا یہ کہہ کر اسنے اچانک لیپ ٹاپ بند کر دیا بالاج ایک لمحے کے لیے حیران ہوا پھر ناراضی سے اسے دیکھنے لگا

حیات یہ کیا حرکت ہے؟ مجھے ایک ضروری ای میل بھیجنی تھی" حیات مسکین سی شکل بنا کر دیکھنے لگی

ارے ای میل تو ساری زندگی بھیجتے رہیں گے لیکن یہ لمحے دوبارہ نہیں آئیں گے "عید دوبارہ بہت سارے دنوں کے بعد آئے گی

وہ شرارت سے مسکرا کر اس کے قریب ہوئی وہ در حقیقت اسے تنگ کر کے مزے لے رہی تھی اور اچانک اس کی قمیض کا کالر پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتی ہے بالاج کی آنکھیں حیرت سے پھیل جاتی ہیں لیکن وہ خود کو قابو میں رکھتا ہے۔

حیات تم واقعی ایک مصیبت ہو" وہ ایک گہری سانس بھرتا ہے

اوراب اپ میری سب سے پسندیدہ مصیبت ہیں" وہ چمکتی انکھوں سے اسے دیکھتی ہے

اوراسے چھوڑ دیتی ہے اور قہقہہ لگاتی ہے بالاج ایک لمحے کے لیے خاموشی سے اسے دیکھتا ہے پھر سر ہلا کر ہلکی سی مسکراہٹ دباتا ہے وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ دیتا ہے اور گہری نظروں سے حیات کو دیکھتا ہے

اچھا تو پھر تمہاری دنیا کے رنگوں کو دیکھتے ہیں" وہ اچانک حیات کو اپنی بانہوں میں لے لیتا ہے حیات حیرت سے چیخ مارتی ہوئی دور ہونے کی کوشش کرتی ہے لیکن بے سود لیکن پھر اس کی ہنسی بیڈ روم میں گونج اٹھتی ہے بالاج نفی میں سر ہلا کر اسے مزید قریب کر لیتا ہے ۔۔

آپ پریشان ہیں" وہ اسکی بانہوں میں سمٹی سوال کر گئ ۔

اچھا تم اتنی سمجھدار ہو کہ میری پریشانی بھانپ جاؤ" وہ اسکی چھوٹی سی ناک دبا کر بولا ۔۔

ہاں نہ بتائیں کس نے اپکو تنگ کیا ایک ایک کی ہڈی پھسلی توڑ دوں گی" وہ بازو اوپر کرتی ہوئی بولی ۔

" اچھا بس بس ایسی تم قصائی "

بالاج نے حیات کو اپنی بانہوں میں مزید بھینچ اور اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپا لیا

مما کی طرف سے پریشان ہوں وہ تمھیں پہلے بھی ایکسپٹ نہیں کر رہیں تھی اور اب بھی نہیں کریں گی بس یہ ہی فکر ہے" وہ دھیرے سے بولا حیات نے اسکی جانب دیکھا

اور آپ۔۔۔آپ بھی تو نہیں کر رہے تھے" وہ بے ساختہ اسکی بریڈز کو چھونے لگی

اگر تمہیں ایکسپٹ نہ کرتا۔۔تو تمھیں کبھی نہ چھوتا تمھیں اپنی بانہوں کی حدت ۔۔ کبھی محسوس نہ کراتا

وہ اہستگی سے جھکتا اسکے گال کو چھو گیا جبکہ حیات شرما سی گئ

"پھر تائی جان کو میں دیکھ لوں گی

" بس کرو تنگ نہ کرنا انھیں

لو جی میں کسی کو تنگ نہیں کرتی" وہ منہ بنا گئ جبکہ بالاج نے اسکے پھولے پھولے منہ کو ہی پیار کیا حیات کا چہرہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے دمک رہا تھا

وہ اس سے پیار کرتا تھا شاید۔۔ بالاج کی نظریں اس کی آنکھوں میں گہری ہو جاتی ہیں جیسے کچھ کہنے کے لیے الفاظ ڈھونڈ رہا ہو حیات کی سانسوں میں اسکے یوں دیکھنے سے بے ترتیبی سی اتر گئ۔۔ وہ شرارتاً نظر چرا گئ

ویسے آج تو آپ بہت فلمی ہو رہے ہو ویسے آپ بلکل پرفیکٹ ناول کے ہیرو ہیں" وہ مسکرائی بالاج ائ برو اچکا گیا

میرا رومانس میچ کرتا ہے کیا ان سے" اسکے سوال پر وہ شرما گئ اور اہستگی سے اسکے کان میں بولی

۔۔ اس سے بھی کہیں گناہ زیادہ" وہ بولی بالاج کا قہقہہ ابھرا اور وہ اپنا چہرہ چھپا گئ کیا کروں تمہاری شرارتیں کچھ زیادہ ہی ہو رہی تھیں سوچا تمہیں ذرا سنجیدگی کا مزہ چکھاؤں اور عورت مرد کی انھیں حرکتوں سے سنجیدہ ہوتی ہے دیکھو اب تم پہلے سے زیادہ سمجھدار دیکھ رہی ہو" وہ بولا جبکہ اسکی پیشانی بھی چوم لی

بالاج نے آہستہ سے اسے بیڈ پر چھوڑا لیکن اس کا ہاتھ اب بھی حیات کی کلائی تھامے ہوئے تھا حیات اسے دیکھتی ہے پھر اچانک قریب ہو کر اس کی ناک کو انگلی سے چھوتی ہے

سنجید گی آپ پر جچتی تو ہے مگر اپکو تھوڑی دل کی بھی سننا چاہیے اور تائی جان سے اتنا نہیں ڈرنا چاہیے" وہ بولی تو آنکھوں میں شرارت تھی

بالاج چند لمحوں کے لیے خاموشی سے اسے دیکھتا ہے پھر گہری سانس لیتا ہے اور حیات کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچتا ہے وہ ایک دوسرے کے بہت قریب تھے ایک دوسرے کی سانسوں کی گرمی محسوس کر سکتے تھے اور اگر میں کہوں کہ میں دل کی سن رہا ہوں؟ وہ دھیرے سے اسکی کمر پر دباؤ ڈالتے بولا

حیات کا دل زور سے دھڑکا اس کے ہونٹوں پر شرمیلی مسکراہٹ آ گئی جو اس کے لیے غیر معمولی بات تھی کہ یہ چلبلی سی لڑکی شرما بھی سکتی ہے۔۔ بالاج کے چہرے پر ایک نرمی اور گہرائی ابھری وہ آہستہ سے اس کے بالوں کو پیچھے کرتا اس کے چہرے کو اپنے قریب کرتا ہے حیات کی پلکیں لرزنے لگ جاتی ہیں جنھیں بالاج دیکھ کر مدھم سا مسکراتا۔۔ ہوا اسے اپنے مزید قریب کرتا کروٹ لے جاتا ہے

تو پھر دل کیا کہہ رہا ہے؟

حیات کی سرگوشی اسے کچھ اور کرنے پر اکسا رہی تھی کہ تمہاری یہ شرارتیں، یہ مسکراہٹ، اور یہ حیات... ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی اور میں مما کو منالوں گا"

وہ اسکی گردن پر ہونٹ رکھتا بڑے گھیرے لہجے میں بولا اسکی کمر پر اپنی انگلیوں کا جادو بکھیرنے لگتا ہے

۔۔۔ حیات اسکے سینے پر سر رکھ گئی

۔۔ لبوں پر مسکراہٹ۔۔ بڑی میٹھی سی تھی اسکے

وہ حیران تھی زاویر کو کیا ہوا ہے کل تک جو اسکے پیچھے پاگل ہو رہا تھا اچانک اسے کیا ہوا ہے وہ بس اسے چھونا چاہتا تھا ۔

کل وہ رات بھر بھی غائب تھا وہ کچھ متوجہ ہوئی تھی کہ وہ کہاں چلا گیا پھر اسنے اسے شازین بھائی کے ساتھ بیٹھے گپے لڑاتے دیکھا تو ناراضگی سے کمرے میں چلی گئ رات بھی دیر سے آیا حالانکہ وہ جاگ رہی تھی اسنے جھک کر اسکے سر پر پیار کیا اور سو گیا ۔۔

۔۔ پھر آج تو جیسے قسم کھالی اٹھا ہی نہیں وہ تیار ہوئی

۔۔ سب نے اسکی تعریفیں کی

۔۔۔ مگر وہ جناب اٹھ کر پھر ماہ ور شازین کے پاس چلا گیا

۔۔۔ عیشاء فکر مند سی ہو گئی تھی وہ نیچے زائمہ کے پاس سے ہو کر اوپر آئی

آج مما نے بھی آنا تھا مما سے زیادہ وہ خود حیران تھی اسے زاویر کے بدلے ہوئے

۔۔۔ رویے کی فکر ستا رہی تھی

وہ بالوں میں آدھا کیچر لگائے اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں پر رکھے آئینے میں اپنا عکس

دیکھ رہی تھی یہ دیوار گیر آئینہ تھا بہت خوبصورت تھا جس میں وہ پوری نظر آ رہی

۔۔ تھی

وہ اداسی سے خود کو دیکھنے لگی

۔۔ کیا آج وہ اچھی نہیں لگ رہی

یہ شاید وہ کل سے اچھی نہیں لگ رہی تھی اسنے دیکھا ہی نہیں تعریف نہیں کی۔۔۔

۔۔۔ ایک لفظ بھی نہیں بولا

اور اب تو اسے رونا آنے لگا تھا وہ سر جھکائے مرجھائے ہوئے چہرے سے ایسے ہی

بیٹھی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اسکے وجود میں جنبش بھی نہ ہوئی وہ اندر آیا

کل سے شازین نے اسکا دماغ کھایا ہوا تھا وہ نئ گاڑی لینا چاہتا تھا اور اسکے پیچھے لگا ہوا تھا کہ وہ سلیکشن کرائے وہ اسی میں لگا ہوا تھا اور ابھی بھی وہ دونوں کچھ کام ہی کر رہے تھے ۔۔۔

اسنے اسے دیکھا ہلکا سا مسکرایا اور قدم اسکی جانب اٹھائے ۔۔۔

اسکے پاس ایا۔۔۔اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا ۔۔

عیشاء نے اسکا عکس دیکھا تھا ۔۔

بھرپور شاندار تھا۔۔وہ نگاہ جھکا گئ اتنی اداسی سے کہ زاویر اسکو پریشانی سے دیکھنے لگا ۔۔۔

کیا ہوا" اور بس اسکے ایک سوال پر وہ رو پڑی ۔۔۔

عیشاء وہ حیرانگی سے اسکا چہرہ تھام گیا ۔۔

کیا ہوا اوئے کس بات پر رو رہی ہو" وہ سمجھنا چاہ رہا تھا اٹھ کر اسے پانی دیا۔۔جسے اسنے پینے سے انکار کر دیا

ہوا کیا ہے" وہ اب بھی نہیں سمجھا تھا ۔۔

آپ مجھ سے اب پیار نہیں کرتے۔۔۔۔" اسنے اٹھتے ہوئے کہا اور۔۔زاویر کی تو آنکھیں کھل گئ منہ بھی کھل رہے گیا جبکہ وہ منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی ۔۔

۔ ی۔۔۔یہ تمھیں کس نے کہا ہے" وہ پریشان سا پوچھنے لگا

آپ نے اپ۔۔اپ کی بس اتنی خواہش تھی کہ آپ مجھے چھوئے اور آپ نے مجھے چھو لیا اب آپ میری طرف نہیں دیکھتے مجھ سے پیار نہیں کرتے میری تعریف نہیں کی۔۔ عید کا دوسرا دن ہے۔۔آپ نے مجھے اگنور کیا ہوا ہے" وہ باقائدہ ہچکیاں بھر رہی تھی زاویر کے لیے عیشاء کا یہ روپ اتنی انوکھا تھا کہ وہ کچھ سمجھا ہی نہیں اسکے چہرے پر سے ہاتھ ہٹانے چاہے مگر اسنے اسکے ہاتھ جھٹکے دیے اور زاویر کا قہقہہ ابھرا

ایکدم اسنے اسے اپنے بازوں کے حلقے میں بھرا اور۔۔۔اسکے گال چوم ڈالے

اف۔۔ہائے میرے چھوٹے چھوٹے ارمان کیسے پورے کر دیے میرے رب نے ۔۔۔میری جان میری زندگی یہ تمھیں کس نے کہا میں اگنور کر رہا ہوں تمھیں ۔ میری مجال میں" وہ جیسے رک گیا

۔۔۔ وہ اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی اب بھی مسکرا رہی تھی

جی نہیں آپ کر رہے ہیں اپ کو شازین بھائی اتنے اچھے لگ گئے مجھ سے بھی زیادہ

"

آتھو شازین پر۔۔۔۔تم سب سے اہم تم سے سب سے حسین تم میری زندگی تم میرا سب کچھ تم نے سوچا بھی کیوں او تمہیں پیار کروں" اسنے اسکی گردن پر سے بال ہٹائے اور اسکی گردن پر نرمی سے پیار کرنے لگا۔۔

زاویر" وہ جھنجھلا کر دور ہوئی

لو اب پیار کرنے پر بھی اعتراض ہے" وہ اپنی خوشی کو لبوں میں دبائے۔۔بولا جبکہ عیشاء اسکے سینے پر سر رکھ گئ

" آپ مجھے اگنور تو نہیں کر رہے تھے نہ۔۔۔آپ مجھے چاہتے ہیں نہ

افکورس افکورس یار تم۔۔تم اتنی حساس ہو میں نے نہیں سوچا تھا۔۔ایم سوری میں اب دیکھنا دن رات تمہیں اتنا پیار کروں گا۔۔۔کہ تم بس خوش ہو جاو گی" ۔۔وہ مسکرایا جبکہ عیشاء شرمائی۔۔

" زاویر میں پریشان ہوں

اوہ ابھی پریشانی بھی ہے کیا پریشانی ہے" اسنے بڑی چاہت سے پوچھا تھا

" مما آجائیں گی اپکو اور مجھے ساتھ دیکھ کر بہت غصہ ہوں گی

وہ اداسی سے بولی

" تمھیں کیا لگتا ہے زاویر اندھا ہے سارا انتظام ہو گیا ہے میری جان
۔۔ وہ پھر سے اسکا گال چوم گیا عیشاء حیرانگی سے انکھیں پٹپٹانے لگی
اور پھر زاویر نے اسے۔۔ ساری پلاننگ بتائی کہ اسنے کیا کیا کرنا ہے؟؟

اسنے احسن کو گھور کر دیکھا اور شازین نے بھی ائی بروا چکائی جبکہ ماہر ڈنڈا پکڑے
بیٹھا تھا
اب تم سیدھا کہاں جا رہے ہو جلدی جلدی طوطے کیطرح اپنی زبان چلاؤ" ماہر
ڈنڈا ٹیبل پر مارتا بولا جبکہ۔۔۔ احسن اچھل پڑا
مجھے چھوڑ دو تم لوگ میں تم سب کے خلاف کیس کروں گا میں تمھارے دادا بلکہ
امان انکل کو بتاؤ گا تم لوگوں نے مجھے بلیک میل کیا ہے" احسن بولا جبکہ وہ چیئر پر
بندھا بیٹھا تھا
ایک کام کر شازین تو اسکو گنجا کر دے سب سے پہلے" زاویر نے شیونگ میشن
شازین کی جانب اچھال دی اور شازین کے سارے دانت نکل آئے میں بھی کہو تم

یہ کیوں لائے ہو واہ یار کتنے ذہین ہو تم" وہ زاویر کے گال کھینچ گیا زاویر نے اسے گھورا اور احسن حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

" نہیں تم یہ نہیں کر سکتے

کیوں میں تیری بیوی ہوں جو میں اپنے شوہر کو ہرٹ تو کبھی نہیں کروں گی" اسکے اندر کی عورت جاگ گئی تھی شازین اٹھلا کر بولا احسن تلملایا

۔۔ اور شازین نے اسکے سر پر مشین رکھی عین بیچ میں سڑک بنادی

وہ اتنا عجیب اور مزاہیہ لگ رہا تھا کہ انکا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا اور احسن کا تو رونا نکل آیا ۔

زاویر نے شازین کو روکا

اب بتاؤ اور کچھ کٹوانا تو نہیں چاہتے" اسنے اب چاقو نکالا

" نہیں۔۔ نہیں میں وہ ہی کروں گا جو تم کہو گے مجھے نہیں کرنی عیشاء سے شادی لو اس بھولے کو یہ پتہ ہی نہیں کہ اس کو کڈنیپ ہم تینوں عیشاء کی شادی کے لیے نہیں کر رہے" ماہر ڈنڈا پھینکتا چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا ۔

احسن ان تینوں کو حیرانگی سے کرنے لگا ۔

" دیکھ ہمیں مرد بھی پسند ہیں اب تو خود سوچ لے

۔۔ " شازین نے چیئر عین اسکے سامنے رکھی

لعنت" ماہر اور زاویر نے دیکھائی جسے اسنے فخر سے قبول کر لیا

ہاں بھئی چکنے بتا اب کیا سوچ رہا ہے" شازین نے جیسے ہی اسکے منہ پر انگلی پھیری

۔۔۔ احسن کی چیخیں نکل گئی ٹھیک ہے میں جاوگا آنٹی کے پاس اور

۔ میں ویسا ہی کروں گا جو تم کہو گے مگر میرا ریپ نہ کرو" وہ جیسے خود کو چھپانے لگا

بلبل سمجھ گئی" ماہر بولا جبکہ زاویر بھی اسکے سامنے چیئر رکھ کر اسے سب سمجھانے

لگا

اور ذرا بھی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو یہ یاد رکھیو ہم تین سانڈھ تو ایک اکیلی

۔۔۔ جان

۔۔ شازین کے کہتے ہی احسن نے ڈر کر سر ہلا دیا جبکہ وہ تینوں ہاتھ جھاڑ کر اٹھ گئے

احسن پشاور خالہ کے پاس آیا تو گنجا تھا

"یہ تم نے بال کیوں اتروائے "

" آپ کا کیا مسلہ ہے اپ اپنے کام سے کام رکھیں

احسن" درکشندہ حیران ہوئی

چلیں ہٹیں یہاں سے آئی بڑی۔۔آپکی بیٹی تو مجھے بہت زہر لگتی ہے اور آپ۔۔اور ویسے بھی میں تو پیسے کے لیے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔مجھے آپکی بیٹی سے زیادہ اسکے ۔۔۔ بھائی کے پیسے میں انٹرسٹ ہے اور میری بہن کو بھی

اور ایک اور بات۔۔۔۔میں تو اس دن اسے اپنے دوستوں کے بیچ لے گیا تھا مجھے اس جیسی میسنی گھنی لڑکی کی ضرورت نہیں ہے

مجھے بولڈ لڑکی پسند ہے ایک آپکی بیٹی ہے بے کار" وہ بولتا چلا گیا درکشندہ حیران پریشان اسے دیکھتی رہ گئ

آئندہ آپ مجھے کال نہیں کریں گی اور اگر کی تو" وہ وارن کرنے لگا

بکواس بند کرو اپنی" درکشندہ کو غصہ چڑھا

" یہ کیا فضولیات بولے جا رہے ہو تم

سچ بتانا ہے میں نے تو اپکو" وہ شانے اچکا گیا درکشندہ کی آنکھیں بھیگ گئیں

" دو کروڑ لوں گا اگر آپ نے اب بھی زبردستی

تم اپنی شکل دھو کر رکھو شکر ہے میرے اللہ کا کہ تم جیسے لالچی بہن بھائیوں سے میرے بچے بچ گئے ہٹو اب میرے راستے سے" وہ اسے دھکیل کر نکل گئی جبکہ احسن نے کال کر کے زاویر کو بتایا تو زاویر نے اسکے بینک میں دس لاکھ بھجوا دیے پانچ اور مل جاتے تو خوشی ہوتی" احسن بولا تو زاویر نے اسے زبردستی سی گالی دی ۔ اور پانچ لاکھ مزید بھروا کر نمبر بلاک کر دیا

وہ بہت اداس تھیں جب سے آئی کسی سے نہ ملیں کچھ نہ بولیں اور کمرے میں چلی گئیں

بالاج اور عیشاء کو لانکی ناراضگی کی فکر ستا رہی تھی وہ دونوں ہی انکے پاس بیٹھ گئے

" مما

بالاج" انھوں نے کچھ بھی بولنے سے پہلے اسے روک دیا

میں خوش ہوں تم مجھے صفائیاں نہ دو" وہ اسکا گال تھپتھپا گئے

لیکن" وہ حیران ہوئے

میرے بچے خوش تو میں بھی خوش" وہ دونوں کو سینے سے لگا گئی احسن کیطرف سے بہت ہرٹ تھیں اور یہ ذکر انھوں نے کیا ہی نہیں

۔۔ انکی بیٹی اس لالچی انسان سے بچ گئی وہ خوش تھیں

لیکن تمھارے بیوی بہت بیوقوف ہے" وہ ذرا منہ بنا کر بول گئی

تھینکیو تائی جان" وہ کمرے میں گھسی اور دھپ سے اسکے گلے میں بازو ڈال گی

۔ یہ لو لڑکی تم سدھرتی کیوں نہیں دور ہو مجھ سے" وہ غصے سے بولی

میں تو کبھی بھی نہیں ہوں گی مجھے تو بالاج سے زیادہ آپ پسند ہیں بالاج بلو آپ بیلی

"

" استغفراللہ

۔۔ تائی جان کانوں کو ہاتھ لگا گئی جبکہ بالاج اور عیشاء ہنسی روکنے لگے

مما زاویر" عیشاء نے کچھ کہنا چاہا تھا

اچھا لڑکا ہے" وہ بس مسکرا کر اتنا ہی بولیں تھی عیشاء کے چہرے پر بری جاندار مسکراہٹ پھیلی تھی اور پھر جیسے زندگی بڑی آسان دیکھائی دینے لگی

داداجان میری اور زائمہ کی شادی کرادیں ورنہ میں اسے بھگا کر لے جاوں گا میرا صبر ختم ہو گیا ہے" شازین پورے گھر میں زائمہ کا ہاتھ پکڑتا چلایا

جبکہ سب اسکی اس بے غیرتی پر جہاں منہ کھلے دیکھ رہے تھے وہیں زائمہ شرمندگی کی انتہا پر تھی ۔۔۔

ذیشان نے چپل اٹھائی ۔۔

بے حیا" شازین کی کمر پر ماری داداجان نے سر تھام لیا ۔

چک چک شروع ہو گئی تھی

میں سچ کہہ رہا ہوں بھگا کر لے جاؤ گا سیدھی طرح شادی کرادو میری" وہ بھڑکا

" اچھا بس چپ۔۔ ہفتہ تک تو ٹھہرو تیاریاں کرو پھر انشاءاللہ بسم اللہ کرتے ہیں اوہو تھینکیو داداجان" وہ انکے گلے سے لگ گیا وہ مسکرادیے جبکہ سب ہی مسکرائے تھے ۔۔۔

زائمہ شرما کر کمرے میں چلی گئی جبکہ ماہر نے بے چارگی سے داداجان کو دیکھا

" بھئی تمھارے لیے تو لڑکی پسند کریں گے فکر نہ کرو

بہت شکریہ یار مجھے لگا شرافت کی گولیاں کھا کر مر جاوں گا" وہ بولا تو سب ہنسنے لگے ۔

پورے گھر میں خاموشی ویسی ہی تھی ٹیبل پر چار افراد اپنی اپنی بیویوں کے پہلو سے نکل کر تاش کھیلنے بیٹھ چکے تھے

" ایک لاکھ کی شرط ہے" زاویر کی آواز بلند ہوئی

ڈن" سب نے لاکھ لاکھ روپے نکالے۔۔اور سامنے رکھ دیے

پتوں کے ساتھ سیگریٹ کے گھیرے گھیرے کش بھی بھرے جا رہے تھے

وہ تاش کھیل رہے تھے مزاہ ارہا تھا ابھی طہ نہیں تھا جیت کس کی ہے کہ اچانک لائٹس کھلیں ۔۔۔

اور دادا جان کی لاٹھی کی آواز پر بھکلا کر شازین تو ٹیبل پر لاش بن کر لیٹ گیا ۔

دادا جان نے ان سب پر گھوری لگائی

سیگریٹ بالاج نے جیب میں ڈال دی تھی اب اسکی ٹانگ سلگ رہی تھی

زاویر نے ماہر پر پھینک کر سر جھکا لیا

۔۔ ماہر کا سینہ جل بھن گیا

۔۔۔ لاکھ میری طرف سے" داداجان نے اپنے پیسے پھینکے

۔۔ منہ کھل گئے ان چاروں کے

اور اسکے بعد جیسے ہی داداجان ہنسے ان چاروں ڈھیٹ کے نعرے بلند ہوئے۔۔ جیو

۔۔۔۔۔ " دادو

اور بس پھر لاونج میں کھلے عام شور شرابہ شروع ہو گیا

بالاج نے سیگریٹ سب سے پہلے نکال کر پھینکا اور ماہر نے زاویر کا منہ توڑنے کو دادا جان کی لاٹھی اٹھالی

۔۔۔۔۔۔۔۔

ختم شد